امالی الشیخ الطوسی

حصہ اول

شیخ الطائفہ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسی

Presented by Ziaraat.Com

امالی الشیخ الطوسی

جلد اول

تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

نظر ثانی

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون : 35425372

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب	:	امالی الشیخ الطوسی
تالیف	:	محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی
نظر ثانی	:	حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم
پروف ریڈنگ	:	شیر محمد عابد مولائی
فنی تعاون	:	معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری
تزئین	:	زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری
اشاعت	:	جنوری 2013ء
تعداد	:	ایک ہزار
ہدیہ	:	350 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین ۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120

www.Ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

Presented by Ziaraat.Com

ترتیب

☆ عرضِ ناشر 15

بابِ اوّل

☆ سخت دل انسان اللہ سے دُور رہتا ہے 17
☆ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے 17
☆ ایک عربی کی دعا 21
☆ دمشق کی مسجد میں معاویہ کا خطبہ 22
☆ جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جائے 25
☆ میری اُمت کی ملکیت سلب کر لی جائے گی 26
☆ جس دل میں قرآن ہوگا اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا 26
☆ حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کو وصیت کرنا 27
☆ جس کا میں مولاؐ اُس کا علیؑ مولا ہے 31
☆ اے شخص! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہیں کیا؟ 34
☆ جو کوئی چھے میں سے ایک پر عمل کرے گا تو اس پر جنت واجب ہوگی 35
☆ مکارمِ اخلاق دس ہیں 36
☆ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کا خطبہ 37
☆ تمام اُصحاب کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں 40
☆ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریمؑ پر وحی فرمائی 41
☆ ایک بھیڑیے کا چرواہے کی بکریوں پر حملہ کرنا 43
☆ عاقِ والدین کو سزا دنیا میں مل جاتی ہے 45
☆ نجاشی بادشاہ کا جعفر بن ابی طالب کو خبر دینا 46

Presented by Ziaraat.Com

- حضرت امام زین العابدینؑ کی مناجات 48
- میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے 59
- لا الہ الا اللہ نصف ایمان ہے 60
- سورۂ کافرون کا سببِ نزول 60
- علم کی فضیلت کے بارے میں مولائے کائنات کا فرمان 62
- ابتدا بھی ہمارے ساتھ اور اختتام بھی ہمارے ساتھ 65
- طوبیٰ کن کے لیے ہے (جنت کا خوبصورت درخت) 66
- اہلِ بیتؑ سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے 66
- اطاعتِ خدا میں لوگ ہمارے تابع ہیں 67
- امام رضاؑ کی توحیدِ خدا پر گفتگو 68
- نیکی بندۂ مومن کے لیے تحفہ ہے 73
- فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے 74
- امیر المومنینؑ کا محمد بن ابی بکرؓ اور اہلِ مصر کے نام خط 75

بابِ دوم

- کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناؤ 93
- تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو 93
- جناب حارث اعور کی روایت 94
- قیامت کے دن فقط چار ہستیاں سوار ہوں گی 96
- حضرت امام رضاؑ کی دعا 99
- منافق میں دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں 101
- قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا 101
- ایمان کی تعریف، رسولؐ خدا کی زبانی 102
- ایمان کے بارے میں امیر المومنینؑ کا خطبہ 103
- تحقیق کے بارے میں امام محمد باقرؑ کا فرمان 108

Presented by Ziaraat.Com

☼ احمق و بے وقوف کی صحبت سے بچو 109

☼ اللہ تعالیٰ فحش بکنے اور گالیاں دینے والے پر غضب ناک ہوتا ہے 110

☼ حضرت علیؑ کا رسولؐ خدا سے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ طلب کرنا 110

☼ علیؑ و فاطمہؑ کی شادی اور جہیز کا سامان 113

☼ اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہیں تھا 121

☼ حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں علیؑ پر باقی عورتیں حرام تھیں 122

☼ لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو خدا تمھارے عیبوں پر پردہ ڈالے گا 123

☼ اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے 123

☼ جس میں چار اوصاف ہوں وہ کامل الایمان ہے 124

☼ ماہ رجب کے روزوں کا اجر و ثواب 125

☼ جو شخص آل محمدؐ کی اطاعت کرے گا وہ آل محمدؐ میں سے شمار ہو گا 126

☼ آل محمدؐ کی تبلیغ کرنے والے کو قیامت کے دن ایک نور ملے گا 127

☼ امامؑ سے نبی کے مقام پر پانچ سو سوال کرنا 128

☼ ہشام بن حکم کے بارے میں امام سے سوال 129

☼ مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان 129

☼ آسمانوں پر کچھ لوگ عظیم ہوں گے 131

☼ زیارت امام حسینؑ کا پندرہ شعبان کو اجر و ثواب 132

☼ جو بھی اہل بیتؑ سے محبت نہیں رکھتا اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو گا 132

☼ علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہو گا 133

☼ فیروزہ کی انگوٹھی کا کمال 134

☼ سید بن محمدؒ کے آخری اشعار 135

☼ رسولؐ خدا مصیبت کے وقت الحمد للہ پڑھا کرتے تھے 137

☼ علیؑ تمام مسلمانوں کا سردار ہے 138

☼ شبہ بن غفال کی تقریر کا امام جعفر صادقؑ کی طرف سے جواب 139

Presented by Ziaraat.Com

✡ حضرت امیرؑ کے ساتھ حضرت خضرؑ کا ملاقات کرنا	141
✡ امیر المومنین علیؑ جنگ جمل کی طرف جاتے ہوئے	143
✡ پھر گنہگار شرم سار ہو گیا	146
✡ ابوذرؓ سب سے سچا تھا	147
✡ مجالس امانتیں ہیں	147
✡ علیؑ کا حق اس اُمت پر	148
✡ شہادت امام حسینؑ پر تین نہیں روئے	148
✡ امام حسینؑ کے زائر کی قدر و منزلت	150
✡ مومن کی آنکھ	151
✡ امیر المومنینؑ کا قبرستان سے گزرنا	151
✡ علیؑ اور ان کی آل کو گالیاں نہ دو	152
✡ اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں	153
✡ قیامت، عقل اور نجات	154
✡ تواضع بلندی کا سبب ہے	154
✡ نبی اکرمؐ ہر سیاہ وسفید کی طرف مبعوث ہوئے ہیں	155
✡ اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے شیعہ جنت میں جائیں گے	157
✡ اے لوگو! میرے بعد علیؑ کی اطاعت کرنا	158
✡ کسی کا کسی کے لیے بددعا کرنا	159
✡ حضرت علیؑ کا دعویٰ سلونی	159
✡ نبی اکرمؐ کے گھر میں سانپ کا پایا جانا	160
✡ اللہ سے ڈرو اور نیک بھائی بن جاؤ	162
✡ میرے اہل بیتؑ کی مثال باب حطہ کی ہے	163
✡ لیلۃ القدر کیا ہے؟	164
✡ جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو وہ کم نہیں ہوتا	165

Presented by Ziaraat.Com

☼ جو رزق تیرے مقدر میں ہے وہ موت کی طرح ضرور ملے گا 165

باب سوئم

☼ زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ 167
☼ ابنِ عباسؓ کا بصرہ کے منبر پر خطبہ 169
☼ علیؑ کے کسی حکم میں نبی سے اختلاف نہیں ہوگا 170
☼ ماں کی ناراضگی کا اثر 170
☼ سورۂ فتح کی شانِ نزول 173
☼ علیؑ کے شیعوں کے معاملے کو خدا میرے سپرد کردے گا 176
☼ تم میں سے سب سے اچھے لوگ سخی ہیں 179
☼ لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا 180
☼ رسولؐ خدا اور علیؑ دونوں عدالت میں مساوی ہیں 181
☼ علیؑ سے محبت کرو 182
☼ کوثر سے کیا مراد ہے؟ 182
☼ عبداللہ بن خلیفہ طائی کی جنگ بصرہ کے راستہ میں ملاقات 183
☼ السابقون السابقون سے مراد کون ہیں؟ 189
☼ وہ لوگ جن کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جائے گا 190
☼ چار چیزوں سے ایمان کامل ہوتا ہے 191
☼ امام محمد باقرؑ کا اپنے بچوں کو وصیت کرنا 192
☼ رمضان کی فضیلت 193
☼ مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تم لوگوں کے پاس پہنچتی ہے 193
☼ نبی اکرمؐ کی خدمت میں بارش کی التجا کرنا 194
☼ مکہ میں عبیداللہ بن عباسؓ کے دو بچوں کا قتل 200
☼ یا علیؑ! آپ سے فقط مومن محبت رکھے گا 203
☼ ہمارے شیعہ اس اُمت میں سے بہتر ہیں 204

Presented by Ziaraat.Com

☆ جس شخص کو موت یاد رہے وہ دنیا کی خواہش کو ترک کر دیتا ہے 205
☆ جو شخص اللہ کی نشانیوں کا منکر ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے 206
☆ مومن ہر حال میں نماز ادا کرے گا 206
☆ جب حاکم جھوٹے ہوں تو اللہ بارشوں کو روک دیتا ہے 207
☆ قیامت کے دن فقط علیؑ کے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا 208
☆ اللہ تعالیٰ اُسے ہلاک کرے جو ہمارا دشمن ہو 209
☆ واقعہ فیل کی رپورٹ 209
☆ امام حسنؑ کا لوگوں کے سامنے حضرت علیؑ کی موجودگی میں خطبہ دینا 216
☆ چار چیزیں دلوں کو فاسد بنا دیتی ہیں 218
☆ کون ہے جو جہنم کی آگ کے شعلوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے؟ 218
☆ جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ دے گا 219
☆ دین نصیحت ہے 220
☆ اسلام کی بنیاد اہل بیتؑ کی محبت پر ہے 220
☆ فاطمۃ الزہراءؑ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں 221
☆ سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوں گا 222
☆ میرے علاوہ جو بھی دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے 223
☆ کون ہے جو رسولِ اکرم کو گالیاں دیتا ہے؟ 223
☆ ہمارے امر کو فقط قبول کرنا ہی کافی نہیں ہے 224
☆ اس اُمت میں جنت کی نشانی کیا ہے؟ 225
☆ مغیرہ کا امیر المومنین کو مشورہ 226
☆ محاقاۃ کیا ہے؟ 230
☆ سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے؟ 231
☆ سب سے بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے 232
☆ رسولؐ خدا کا امیر المومنینؑ کے حق میں دعا کرنا 232

Presented by Ziaraat.Com

☆ دروازہ اہلِ بیتؑ پر آیتِ تطہیر کی تلاوت کرنا 233
☆ بنت عقیل کا روضۂ نبی پر مرثیۂ امام حسینؑ پڑھنا 233
☆ حضرت اُمِ سلمہؓ کا نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھنا 235
☆ قبرِ امام حسینؑ پر ھاتف کا مرثیہ 236
☆ حضرت زینبؑ بنت علیؑ کا کوفہ کے بازار میں خطبہ 239
☆ سب سے پہلا مرثیہ جو امام حسینؑ پر پڑھا گیا 243
☆ میرا رشتہ دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا 245
☆ مومن بھائیوں سے ملاقات خوشی کا باعث ہوتی ہے 246
☆ اے علیؑ! آپ جہنم سے فرمائیں گے یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے 247

بابِ چہارم

☆ مسلمان مومن بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت 248
☆ امامؑ کا ایک شخص کو نصیحت کرنا 248
☆ ایک مومن بھائی کے دوسرے مومن پر سات حقوق واجب ہیں 250
☆ جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے وہ اپنے بھائی کو بھی عظیم شمار کرے 252
☆ جو اپنے مومن بھائی کا دفاع کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا 253
☆ مومن بھائی کی قدرت کی باوجود مدد نہ کرنے پر مذمت 253
☆ خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟ 254
☆ بصرہ میں ابن عباسؓ کا لوگوں سے خطاب 256
☆ قیامت کے دن آوازِ قدرت آئے گی 257
☆ دعبل بن علی خزاعی کے اشعار 258
☆ امیر المومنینؑ نے نمازِ صبح کے بعد فرمایا 265
☆ قیامت کے دن آواز آئے گی: اہلِ صبر کہاں ہیں؟ 266
☆ امام حسنؑ کا لوگوں سے خطاب 269
☆ ہر نبی کو آخری وقت وصی کے بارے میں حکم ہوا 270

Presented by Ziaraat.Com

☼ علیؑ اور معراج نبی اکرمؐ 271
☼ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم خدا 277
☼ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرے 279
☼ رسولؐ خدا کا علیؑ کے بارے میں خدا سے سوال کرنا 280
☼ عبدالملک بن مروان کا مکہ میں خطاب 281
☼ سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کا علیؑ کو وصیت کرنا 284
☼ موت گناہوں کا کفارہ ہے 288
☼ دین تیرا بھائی ہے 288
☼ اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی لوگوں سے نا اُمید ہو جاؤ 289
☼ علم کو اپنے لیے خزانہ قرار دو 290
☼ اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو 294
☼ علیؑ اپنے محب سے محبت کرنے والے ہیں 295
☼ حضرت علیؑ کا طلحہ اور زبیر کے بارے میں خبر دینا 297
☼ محمدؐ و آل محمدؐ کا عمل ایک ہے 298
☼ علم بہترین وراثت ہے 300
☼ اے ابنِ آدمؑ! قیامت کے سوالوں کے جواب تیار کر 301
☼ جو اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا 302
☼ اس حدیث کو سونے کے پانی سے تحریر کرنا چاہیے 302
☼ میں اور میرے شیعہ حوض پر چمکتے ہوئے چہروں سے آئیں گے 303
☼ ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے 305
☼ غمِ حسینؑ میں ایک آنسو سے اللہ جنت میں گھر عطا کرے گا 306
☼ حسد گزشتہ اُمتوں سے سرایت کر کے آیا ہے 307
☼ خواہشات اتباع حق سے روک دیتی ہیں 307
☼ اہلِ بیتؑ کا دشمن جہنم میں جائے گا 308

Presented by Ziaraat.Com

- رسولؐ خدا کو علیؑ کی فضیلت بیان کرنے کا حکم ہوا 309
- محمد بن حنفیہؒ کا ابنِ عباسؓ کے نام خط 313
- واجبات کو ادا کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو 315

باب پنجم

- حضرت امام حسنؑ کا پہلا خطبہ 317
- جو اپنے نفس کو خدا کی خاطر روکے وہ جنت میں جائے گا 317
- میرے بعد تم کو کمزور قرار دیا جائے گا 320
- اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنینؑ سے آخری حدیث سنی 321
- اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے 325
- ہر شخص سے چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا 325
- جناب سلمان فارسیؓ نے فرمایا 326
- سالم بن ابو حفصہ کا تعجب کرنا 327
- بندے کا ایمان چار چیزوں سے مکمل ہوتا ہے 328
- حدیثِ قدسی 329
- علم کی خیانت مال کی خیانت سے سخت ہے 330
- بنی اسرائیل کے ایک قاضی کی وصیت 331
- اُونٹ خود بول اُٹھا 332
- نبی اکرمؐ نے بادل کے وقت دعا کی 335
- ملک الموت مومنین کے ساتھ بہت زیادہ نرم ہے 336
- نبی اکرمؐ کی دعا سے بارش کا برسنا 337
- عمر بن عبدالعزیز کی شان میں شعر 338
- خلیفہ کا لوگوں کے گھر میں تجسس کرنا 339
- کعب بن سور بصرہ کا قاضی 340
- علیؑ کے مقابل میں کفر کے سردار 343

Presented by Ziaraat.Com

☆ جس کو موت یاد ہو وہ فراق نہیں کرتا	344
☆ زمین کا سب سے افضل ٹکڑا	345
☆ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر اُمید کے بھی نعمت ملتی ہے	346
☆ رسولِ خدا کی دُعا	346
☆ علیؑ سے محبت کرنے والا	347
☆ سلمان فارسیؓ علیؑ سے محبت کیوں کرتے تھے؟	347
☆ سلمانؓ، فارسی نہیں بلکہ محمدی ہے	348
☆ جس نے علیؑ کو اذیت دی، اس نے رسول کو اذیت دی	349
☆ حق و باطل کو لوگوں کے ذریعے پہچانو	350
☆ معاویہ اور عمرو بن عاص کی نوک جھوک	351
☆ ہمارے ماننے والوں کو ہماری طرف سے سلام دینا	354
☆ دعا قضا کو ٹال دیتی ہے	355
☆ رسولِ خدا کی علیؑ کو یمن کے سفر کے وقت وصیت	355
☆ رسولِ خدا کا اہلِ بیتؑ کے حق میں دعا کرنا	356
☆ علیؑ کو رسولِ خدا سے دس نسبتیں	357
☆ علیؑ کا جنگِ جمل سے پہلے زبیر کو نصیحت کرنا	358
☆ قیامت کے دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ ہوگا	363
☆ ایمان کیا ہے؟	364
☆ مساجد آخرت کے بازار ہیں	365
☆ مومنِ کامل کون ہے؟	365
☆ وہ عمل جس سے انسان محبوبِ خدا بن جاتا ہے	366
☆ ولایتِ اہلِ بیتؑ کے کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا	367
☆ جنگِ موتہ کے حالات	367
☆ جنگِ اُحد کے دن نبی اکرمؐ کا دعا کرنا	372

Presented by Ziaraat.Com

☼ لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ	373
☼ حضرت عمارؓ کا جناب عائشہ سے مکالمہ	375
☼ اہل کوفہ کے بارے میں ابو عبداللہؑ نے فرمایا	376
☼ چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح	378
☼ نبی اکرمؐ پر درود	378
☼ مساجد زمین پر سب سے مبارک جگہ ہیں	379
☼ بازار میں داخل ہونے کی دعا	379
☼ نبی اکرمؐ کی ولادت کے دن اہلِ کتاب کا مکہ والوں سے سوال کرنا	380
☼ مولائے کائناتؑ کی وصیت	382
☼ حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب میں فرمایا	384
☼ علیؑ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں	386
☼ میں اللہ اور اس کے رسول کی جماعت ہوں	387
☼ ہماری اور ہمارے شیعوں کی خلقت علیین سے ہے	389
☼ رات کا وہ حصہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے	389
☼ رمضان، مبارک مہینہ ہے	390
☼ فضیلت ماہِ رمضان	391
☼ چار بندوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے	391

☼☼☼

Presented by Ziaraat.Com

عرضِ ناشر

بحمد للہ امالی شیخ صدوق اور امالی شیخ مفید کے بعد ہمیں امالی شیخ الطائفہ طوسی علیہ الرحمہ شائع کرنے کا شرف بھی حاصل ہو رہا ہے۔ مذہب حقہ اثنا عشریہ میں اِن بزرگوں کا جو مقام اور خدمات ہیں اُن سے اگرچہ ہر باشعور مومن واقف ہے اور تہِ دل سے اُن کا معترف اور ممنون ہے۔ مگر افسوس کہ اُردو زبان و ادب کی تقریباً چار سو سالہ نثری تاریخ کے باوجود ان معتبر کتب کا ترجمہ نہ ہوا تھا۔ عربی زبان سے ان کے ادوار تراجم کرنے کے لیے ہم نے جناب حجۃ الاسلام علامہ سیّد منیر حسین رضوی دام عزہٗ کی خدمات حاصل کی ہیں، جو نہایت پرہیزگار، متقی اور باعمل عالمِ دین ہیں اور مذہب کی بے لوث علمی خدمت کے لیے پیش پیش رہے ہیں۔

امالی شیخ الطائفہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے مروی انمول روایات و اخبار کا وہ خزانہ ہے جو دنیا و آخرت کی امارت کا ضامن بن سکتا ہے۔ عقائد کی پختگی، مذہب کی تفہیم، تاریخ کی تعلیم، فقہ کی ترویج اور عمل کی تَرغیب سے مملو ہم تک پہنچا کر شیخ ممدوح نے عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اُن کے بے شمار علمی شاہکار تشیع کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا باعث بنے۔ ہمارے لیے باعثِ فخر ہے اور لائق تقلید ہیں، ان شاء اللہ ان کے تراجم کی یکے بعد طباعت و اشاعت کا اہتمام ہماری اوّلین خواہش ہے۔

کتاب ہذا کی تصحیح ترجمہ پروفیسر مظہر عباس صاحب نے کی اُن کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔ نیز ہم اس کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں۔ پوری کوشش کی گئی کہ کتاب میں پروف ریڈنگ کے کڑے عمل کو بطریق احسن نبھایا جائے نیز کمپوزنگ کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ادارہ کی دیگر کتب کی طرح یہ کاوش بھی اپنا مقام حاصل کر کے رہے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کتاب کا اچھا استقبال ہوا۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ چونکہ پہلے ایڈیشن میں فقط ترجمہ پیش کیا گیا تھا۔ قارئینِ محترم کی خواہش پر عربی عبارت بھی ساتھ پیش کردی گئی ہے۔ ایک تو کتاب کی وثاقت بڑھ گئی ہے اور ساتھ اگر کوئی متنِ روایت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لیے سہولت بھی ہے۔ کتاب کا سائز بھی تبدیل کردیا گیا ہے، اس لیے حجم بھی بڑھ گیا ہے۔

ہمارا آیندہ قدم ''جواہر الامالی وتفسیر اللعالی'' ہے جس میں ہر سہ امالی سے منتخب روایات کی شرح وبسط کا کام کیا جائے گا اور تقابلی وتفصیلی مطالعہ کا تجزیہ پیش کیا جائے گا۔ نیز مؤلفین (شیخ الصدوق، شیخ المفید اور شیخ الطائفہ کی علمی خدمات کو بھی ساتھ ساتھ رکھا جائے گا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

الداعی الی الخیر

ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

صدر نشین ادارہ منہاج الصالحین لاہور

www.Ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

باب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخت دل انسان اللہ سے دُور رہتا ہے

(حدثنا) الشيخ المفيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسين بن على الطوسى رحمه الله فى شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: أملى علينا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الطيب الحسن ابن على بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن أحمد قال: حدثنى جدى قال: حدثنا على بن حفص المدائنى قال: أخبرنا ابراهيم بن الحرث عن عبدالله بن دينار عن أبى عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله، قال: كثرة الكلام بغير ذكر الله تقسو القلب، ان أبعد الناس من الله القلب القاسى

ابوعمر نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو مت کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہے۔

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه الله

Presented by Ziaraat.Com

قال: حدثنا أبو الطيب قال: حدثنا على بن ماهان قال: حدثنا عمى قال: حدثنا محمد ابن عمر قال: حدثنا ثور بن يزيد عن مكحول قال: لما كان يوم خيبر خرج رجل من اليهود يقال له ﴿مرحب﴾ وكان طويل القامة عظيم الهامة، وكانت اليهود تقدمه لشجاعته ويساره۔ قال: فخرج فى ذٰلك اليوم الى أصحاب رسولﷺ فما وافقه قرن الا قال: أنا مرحب، ثم حمل عليه فلم يثبت له، قال: وكانت له ظئر، وكانت كاهنة، وكانت تعجب بشبابه وعظم خلقته، وكانت تقول له: قاتل كل من قاتلك وغالب كل من غالبك الا من تسمى عليك بحيدرة فانك ان وقفت له هلكت۔

قال: فلما كثر مناوشته وبعل الناس بمقامه شكوا ذٰلك الى النبىﷺ وسألوه أن يخرج اليه علياً عليه السلام، فدعا النبى صلى الله عليه وآله علياً عليہ السلام وقال له: ياعلى اكفنى مرحباً فخرج اليه أمير المؤمنين عليہ السلام، فلما بصربه مرحب أسرع اليه فلم يره يعبأبه، فأنكر ذٰلك وأحجم عنه، ثم أقدم وهو يقول: ﴿أنا الذى سمتنى أمى مرحب﴾ فأقبل على عليہ السلام بالسيف وهو يقول: ﴿أنا الذى سمتنى أمى حيدرة﴾ فلما سمعها منه مرحب هرب ولم يقف خوفاً مما حذرته منه ظئره، فتمثل له ابليس فى صورة حبر من أحبار اليهود فقال: الى أين يامرحب؟ فقال: قد تسمى على هذا القرن بحيدرة، فقال له ابليس: فما حيدرة؟ فقال: ان فلانة ظئرى كانت تحذرنى من مبارزة رجل اسمه حيدرة وتقول انه قاتلك، فقال له ابليس: شوهاً لك لولم يكن حيدرة الا هذه وحده لما كان مثلك يرجع عن مثله، تأخذ بقول النساء وهن يخطئن أكثر مما يصبن، وحيدرة فى الدنيا كثير،

Presented by Ziaraat.Com

فارجع فلعلك تقتله، فان قتلته سئدت قومك وأنا فی ظهرك استصرخ اليهود لك، فرده فوالله الا ما كان كفوات ناقة حتٰی ضربه علی علیہ السلام ضربة سقط منها لوجهه وانهزم اليهود ويقولون: قتل مرحب قتل مرحب۔

قال: وفی ذٰلك يقول الكميت بن يزيد الأسدی رحمہ اللہ فی مدحه لعلی علیہ السلام

سقی جرع الموت ابن عثمان بعدما
تعاورها منه وليد ومرحب

فالوليد هو ابن عتبة خال معاوية بن أبی سفيان، وعثمان بن طلحة من قريش، ومرحب من اليهود۔

مکحول نے روایت بیان کی ہے کہ خیبر کے دن یہودیوں کی طرف سے ایک جوان نکلا، جس کو مرحب کہا جاتا تھا۔ وہ لمبے قد اور عظیم جثے کا مالک تھا۔ اُس کی شجاعت کی وجہ سے ہر جنگ میں اُس کو مقدم رکھا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس دن وہ نبی اکرمؐ کے اصحاب کی طرف بڑھا، اور وہ جس کے مقابلے میں بھی آتا اُس سے کہتا: میں مرحب ہوں اور پھر حملہ کر دیتا۔ پس مدمقابل اُس کے سامنے ثابت قدم نہ رہتا، یہاں تک کہ مارا جاتا یا فرار ہو جاتا۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس کی ایک دایا (یعنی پالنے والی ماں) تھی جو کاھنہ اور نجومیہ تھی، وہ اُس کے جوانی اور عظیم جثے پر بہت نازاں اور حیران رہتی تھی۔ اُس نے مرحب سے کہہ رکھا تھا کہ جو بھی تجھ سے نبرد آزما ہوگا وہ تیرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا اور تو ہر مقابل پر غالب ہوگا اور اُس نے کہہ رکھا تھا کہ ہر غالب کے مقابل میں جاؤ، لیکن جس شخص کا نام حیدر ہو اس کے مقابلے سے بچنا، کیونکہ اگر تو اس کے مقابلے میں چلا گیا اور اُس کے سامنے ٹھہر گیا تو مارا جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: جب مرحب کے حملے مسلمانوں پر زیادہ ہو گئے اور اصحابِ نبیؐ پریشان ہو گئے اور اُن کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اُس کے مقابلے میں کیا کیا جائے تو سب نے مل کر

Presented by Ziaraat.Com

نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں مرحب کی شکایت کی اور سب نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ اُس کے مقابلے میں علیؑ کو روانہ کریں۔

نبی اکرمؐ نے علیؑ کو بلایا، اور فرمایا:

اے علیؑ! اِس مرحب سے میری جان چھڑاؤ۔ اور اُس کے مقابلے میں میری مدد کرو۔

امیر المومنین علی علیہ السلام اُس کے مقابلے کے لیے نکلے۔ جب مرحب نے آپؑ کو دیکھا تو وہ جلدی سے آپؑ کی طرف بڑھا۔ پس آپؑ نے اُس کی کوئی پروا نہ کی، جب آپؑ نے لاپروائی کا اظہار کیا تو وہ آپؑ کی اس اُدا سے ڈر گیا اور واپس جانے کا ارادہ کیا، پھر وہ واپس ہٹا اور یہ کہتا ہوا بڑھا کہ میں وہ ہوں جس کی ماں نے میرا نام ''مرحب'' رکھا ہے۔ پس علیؑ بھی اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے اُس کی طرف بڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ''حیدرؑ'' رکھا ہے۔ جب مرحب نے یہ سنا کہ میرے مقابلے میں آنے والا وہ ہے کہ جس کی ماں نے اُس کا نام حیدرؑ رکھا ہے تو وہ اُس (علیؑ) کے خوف سے ڈر گیا اور اپنی دایا کی بات کو یاد کر کے لرز گیا۔ پھر آپؑ کے مقابلے سے ہٹ کر واپس جانے لگا، تو ابلیس یہودی سرداروں میں سے ایک سردار اور یہودی عالم کی شکل میں اس کے سامنے آ گیا اور کہنے لگا: اے مرحب! کہاں کا ارادہ ہے؟ مرحب نے کہا: تو نے نہیں سنا کہ اس آنے والے جوان کا نام ''حیدرؑ'' ہے۔

ابلیس نے کہا: اگر اِس جوان کا نام حیدرؑ ہے تو پھر کیا ہوا؟

اِس نے کہا: میری فلاں دایا نے جو کاہنہ بھی ہے مجھ سے کہہ رکھا ہے کہ جس جوان کا نام حیدر ہو اُس کے مقابلے میں مت جانا اور اُس نے مجھے بتایا ہے کہ حیدرؑ نامی جوان تمھارا قاتل ہے۔

ابلیس نے اُس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! کیا پوری دنیا میں یہ ایک ہی حیدرؑ ہے، دوسرا اور کوئی حیدر نہیں ہے؟ ممکن ہے جو تمھارا قاتل ہو وہ کوئی اور حیدرؑ ہو اور تم اس اپنے جیسے نوجوان سے ڈر کر بھاگ رہے ہو۔ نیز عورتوں کی باتوں پر اعتماد کر رہے ہو کہ جن کی خطائیں ان کی سچائیوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ حیدرؑ نامی شخص دنیا میں بہت زیادہ ہیں واپس چلو اور اُس کا مقابلہ کرو، ممکن ہے کہ تم اُس کو قتل کرو۔ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو گویا تم نے اپنی پوری

Presented by Ziaraat.Com

یہودی قوم کی مدد کی اور اُن کو مضبوط کیا۔ چلو میں تمھاری پشت پناہی کرتا ہوں اور پھر یہودیوں نے تم سے مدد بھی طلب کی ہے۔ پس ابلیس نے اس کو دوبارہ علیؑ کے مقابلے میں واپس لا کر کھڑا کیا۔

خدا کی قسم! وہ ابھی موت کی اونٹنی پر سوار ہی تھا کہ علی علیہ السلام نے اس پر ایک ایسی کاری ضرب لگائی جس سے وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور اس کے گرتے ہی یہودیوں نے اپنی شکست کو مان لیا اور بلند آواز سے کہنے لگے: مرحب مارا گیا، مرحب مارا گیا۔

راوی بیان کرتا ہے: کمیت بن یزید اسدی، خدا اس پر رحم کرے، نے علیؑ کی شان میں اس موقع پر ایک شعر کہا ہے:

سقی جرع الموت ابن عثمان بعدما
تعاورها منه ولید و مرحب

''اُس نے ابنِ عثمان کو موت کا ذائقہ چکھایا، اور اس کے بعد ولید اور مرحب کو بھی موت کے پیمانے سے لبریز کیا۔''

ولید سے مراد معاویہ کا ماموں اور عتبہ کا بیٹا ہے اور عثمان سے مراد عثمان بن طلحہ ہے جو قریش میں سے تھا اور مرحب یہودی تھا۔

ایک عربی کی دعا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا أبو الطيب قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا أبو عثمان قال: حدثنا العتبي قال: سمعت اعرابياً يدعوا ويقول: ﴿اللهم ارزقني عمل الخائفين وخوف العاملين حتى اتنعم بترك النعيم رغبة فيما وعدت وخوفاً مما أوعدت﴾

قال: وسمعت آخر يدعو فيقول في دعائه: ﴿اللهم ان لك علي حقوقاً فتصدق علي بها، وللناس علي تبعات فتحملها عني، وقد أوجبت لكل ضيف قرئً وأنا ضيفك فاجعل قراي الليلة الجنة﴾

عتبی نے بیان کیا ہے: میں نے ایک اعرابی کو دعا مانگتے ہوئے سنا کہ وہ یوں دعا کر رہا

Presented by Ziaraat.Com

تھا:

اللهم ارزقني عمل الخائفين

''اے میرے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا سا عمل کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھ سے ڈرنے والے ہیں۔''

وخوف العاملين: اور اُن کا سا خوف عطا فرما جو فقط تیری خاطر عمل کرتے ہیں۔

فرمایا: حتّٰی اتنعم بترك النعيم رغبة فيما وعدت

''یہاں تک کہ میں آسانی سے تیری (میسر) نعمت کی لذت کو ترک کر کے تیری وعدہ شدہ چیز کی طرف رغبت پیدا کر سکوں۔''

وخوفاً ممّا اوعدت: ''اور جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے اس کے خوف سے میں لطف اُٹھا سکوں۔''

راوی بیان کرتا ہے: میں نے سنا کہ وہ اپنی دعا کے آخر میں یوں کہہ رہا تھا:

اللهم ان لك على حقوقا فتصدق على بها

''اے میرے اللہ! تو نے میرے اوپر اپنے حقوق کو واجب قرار دیا ہے ان حقوق کو میرے لیے تصدق فرما یعنی معاف فرما۔''

وللناس على تبعات فتحملها عنى

''اور نیز لوگوں کے مجھ پر حقوق ہیں، ان حقوق کو میری طرف سے خود ادا فرما یعنی مجھے ان کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔''

وقد أوجبت لكل ضيف قرى

''اور تو نے سب پر مہمان نوازی کو واجب قرار دیا ہے۔''

وان ضيفك فاجعل قرى الليلة الجنة

''اور مَیں آج رات تیرا مہمان ہوں۔ اے میرے اللہ! آج رات میری مہمان نوازی میں جنت میرے لیے مقرر فرما دے۔''

دمشق کی مسجد میں معاویہ کا خطبہ

(وبالاسناد) عن أبي الطيب قال: حدثنا محمد بن القاسم

Presented by Ziaraat.Com

الأنباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا أبو الحسن علی بن الحسن الاعرابی قال: حدثنا علی بن عُروس عن هشام بن السائب عن أبیه قال: خطب الناس یوماً معاویة بمسجد دمشق وفی الجامع یومئذ من الوفود علماء قریش وخطباء ربیعة ومدارهما وصناديد اليمن وملوكها فقال معاوية ان اللّٰه تعالٰی أكرم خلفاء ، فأوجب لهم الجنة فأنقذهم من النار، ثم جعلنی منهم وجعل أنصاری أهل الشام الذابين عن حرم اللّٰه المؤيدين بظفر اللّٰه المنصورين على أعداء اللّٰه۔

قال: وفی الجامع من أهل العراق الأحنف بن قيس وصعصعة بن صوحان فقال الأحنف لصعصعة: اتكفینی أم أقوم أنا اليه؟ فقال صعصعة: بل اكفيكه أنا۔ ثُمَّ قام صعصعة فقال: يابن أبی سفيان تكلّمت فأبلغت ولم تقصر دون ما أردت، وكيف يكون ما تقول وقد غلبتنا قسراً وملكتنا تجبراً ودتنتنا بغير الحق واستوليت بأسباب الفضل علينا، فأما اطراؤك أهل الشام فما رأيت اطوع لمخلوق وأعصى لخالق منهم، قوم ابتعت منهم دينهم وابدانهم بالمال، فان اعطيتهم حاموا عليك ونصروك وان منعتهم قعدوا عنك ورفضوك، فقال معاوية اسأت يابن صوحان، فواللّٰه لولا انی لم اتجرع غصة غيظ قط أفضل من حلم واحمد من كرم سيما فی الكف عن مثلك والاحتمال لدونك لما عدت الى مثل مقالتك، فقعد صعصعة فأنشأ معاوية يقول:

حلمت جاهلهم حملًا وتكرمة
والحلم عن قدرة فضل من الكرم

Presented by Ziaraat.Com

ہشام بن سائب نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: معاویہ نے ایک دن دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اُس دن مسجد میں قریش کے علماء کا ایک وفد، قبیلہ ربیعہ کے خطبا اور ان دونوں قبیلوں کے سرکردہ نیز یمن کے سردار اور امرا بھی موجود تھے۔ پس معاویہ نے خطبہ میں یوں کہا:

تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خلفا کو عزت و کرامت عطا فرمائی ہے۔ اور اُن کے لیے جنت کو لازم قرار دیا ہے اور ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائی ہے اور پھر اُس نے مجھے اپنے ان خلفا میں سے قرار فرمایا ہے اور تمام اہل شام کو میرے لیے مددگار قرار دیا ہے کہ جو اللہ کی حرمت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور جن کی اُس نے اپنی کامیابی کے ساتھ تائید فرمائی ہے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں جن کی مدد فرمائی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: اس دوران جامع مسجد میں اہلِ عراق کی بھی ایک جماعت موجود تھی کہ جن میں احنف بن قیسؒ اور صعصعہ بن صوحانؒ بھی موجود تھے۔ اس کا یہ خطبہ سننے کے بعد احنف بن قیس نے صعصعہ بن صوحان سے کہا: کیا آپ اسے جواب دینے کے لیے کھڑے ہوں گے اور آپ کا اسے کھڑے ہو کر جواب دینا کافی رہے گا یا میں اس کے سامنے بولنے کے لیے کھڑا ہو جاؤں؟

صعصعہ نے کہا: اس کے لیے آپ مجھے ہی کافی سمجھیں۔ میں ہی اس کا جواب دوں گا پس صعصعہ کھڑے ہوئے اور کہا:

اے ابوسفیان کے بیٹے! تو نے بہت گفتگو کی ہے اور جو کچھ تو بیان کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کو بیان کرنے میں تو نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ تو یہ کیسے کہہ سکتا ہے حالانکہ تو نے اس حکومت پر جبراً قبضہ کیا ہے، ہم پر ظلم و جور سے حکومت کر رہا ہے، بغیر حق کے، ہمارے دینی منصب پر مسلط ہو چکا ہے اور اَسباب کے ذریعے تو ہم پر برتری حاصل کر کے ہم پر حاکم بن چکا ہے۔ باقی رہے یہ شام والے، جو تیرے مددگار اور حواری ہیں پس میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخلوق کی اطاعت میں سب سے جلدی کرتے ہیں اور اپنے خالق کی نافرمانی میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والے ہیں۔ یہ وہ قوم ہے کہ جن کے جسموں اور دین کو تو نے مال کے بدلے خرید لیا ہے۔ پس اگر تو ان کو مال دیتا رہے گا تو یہ تیرے اِردگرد گھومتے رہیں گے اور تیری مدد بھی

Presented by Ziaraat.Com

کریں گے اور اگر تو ان کو مال دینا بند کر دے گا تو یہ تجھے چھوڑ دیں گے اور تجھے رُسوا کر دیں گے۔

پس اس پر معاویہ نے جناب صعصعہ سے کہا: اے ابن صوحان! تو نے بُرا کیا ہے۔

اس کے بعد اس نے کہا: خدا کی قسم! اگر میں نے اپنے غصّے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی نہ لیا ہوتا کہ جو حلم سے افضل ہے اور کرم سے زیادہ قابلِ ستائش ہے، خصوصاً تیرے جیسے بندے سے اپنے آپ کو روکنا اور درگذر کرنا، تو میں ضرور تیری اس گفتگو کو تیری طرف پلٹا دیتا۔ پس صعصعہ بیٹھ گئے اور معاویہ نے شعر پڑھا:

”میں نے اس جاہل سے درگذر کیا اور اس کو عزت بخشی اور قدرت کے باوجود درگذر کرنا کرم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جائے

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب الحسين بن التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عبدالله بن أيوب قال: حدثنا يحيٰى بن عنبسة الجعفى عن حميد الطويل عن انس بن مالك قال: قال رسول اللهﷺ: ما فتح لأحد باب دعاء الا فتح الله له فيه باب اجابة ، فاذا فتح لأحدكم باب دعاء فليجهد، فان الله عزّ وجلّ لا يملُّ حتٰى تملوا ۔

قال أبو الطيب: الملل من الانسان الضجر والسأمة، ومن الله تعالٰى على جهة الترك للفعل، وانما وصف نفسه بالملل للمقابلة بملل الانسان، كمال قال: ﴿نسوا الله فنسيهم﴾ أى تركوا طاعته فتركهم من ثوابه ۔

انس بن مالک نے جناب رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

کسی ایک کے لیے دعا کا دروازہ نہیں کھلتا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے قبولیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس میں پوری کوشش کرے، کیونکہ خدا ہرگز نہیں اُکتاتا، جب تک کہ تم نہ اُکتا جاؤ۔

Presented by Ziaraat.Com

ابوطیب نے بیان کیا ہے: انسان کی طرف سے اُکتاہٹ اس کی بے قراری اور سستی ہے اور خدا کی طرف سے اکتاہٹ اُس کے کام کو چھوڑ دینا ہے (یعنی اس کی خواہش کو پورا نہ کرنا ہے) اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اکتاہٹ کو بیان کیا اور اُس کے مقابلے میں انسان کے لیے بھی اُکتاہٹ بیان کی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نسو اللّٰہ فنسیھم

''وہ اللہ کو بھول گئے ہیں اور اللہ ان کو بھول گیا ہے۔''

فرمایا: اس سے مراد ہے کہ اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے۔ پس اللہ نے بھی اُن کو ثواب عطا کرنا چھوڑ دیا ہے۔

میری اُمت کی ملکیت سلب کر لی جائے گی

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب قال: حدثنا محمد بن القاسم الانباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا العنزی قال أبوبكر: وقد سمعت هذا الهديث من العنزی وقرأته عليه قال: حدثنی ابراهيم بن مسلم قال: حدثنا عبدالمجيد بن عبدالعزيز بن أبی رواد عن مروان بن سالم قال: حدثنا الأعمش عن أبی وابل وزيد بن وهب عن حذيفة بن اليمانی قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: تاركوا الترك ما تركوكم، فان أول من يسلب أُمتی ملكها وما خولها اللّٰهُ لبنو قنطور بن كركرة وهم الترك۔

(بحذف اسناد) رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ترکوں سے مصالحت کرو، جب تک وہ تم سے مصالحت کرتے ہیں اور سب سے پہلے جو میری اُمت سے چیز منسوب ہو گی وہ ان کی ملکیت ہے جو خدا نے ان کو عطا کی ہے، قطور بن کرکرہ کی اولاد ہی ترک ہیں۔

جس دل میں قرآن ہو گا اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن القاسم الأنباری قال:

Presented by Ziaraat.Com

حدثنا أبوبكر محمد بن علی بن عمر قال: حدثنا داؤد بن رشيد قال: حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالله بن لهيعة عن المسرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال: قال رسول الله ﷺ: لا يعذب الله قلباً وعی القرآن

(بحذف اسناد) عقبہ بن عامرؓ نے جناب رسولِ خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو دل قرآن کا محل ہوگا اُس کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا۔

حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کو وصیت کرنا

(وعنه) قال: حدثنی والدی (ره) قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان فی شهر رمضان سنة تسع وأربعمائة قال: حدثنا أبوحفص عمر ابن محمدبن علی الصيرفی المعروف بابن الزيات قال حدثنا أبو علی محمد بن همام الاسكافی قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا أحمر بن سلامة الغنوی قال: حدثنا محمد بن الحسن العامری قال: حدثنا أبومعمر عن أبی بكربن عياش عن الفجيع العقيلی قال: حدثنی الحسن بن علی بن أبی طالب علیه السلام: قال لما حضرت والدی الوفاة أقبل يوصی فقال: هذا ما أوصی به علی بن ابی طالب أخو محمد رسول الله صلی الله عليه وآله وابن عمه وصاحبه، أول وصيتی انی اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسوله وخيرته اختاره بعلمه وارتضاه لخيرته، وان الله باعث من فی القبور وسائل الناس من أعمالهم عالم بما فی الصدور، ثم انی اوصيك ياحسن وكفی بك وصياً بما اوصانی به رسول الله صلی الله عليه وآله، فاذا كان ذلك يابنی الزم بيتك، وابك علی خطيئتك، ولا تكن الدنيا أكبر همك، وأوصيك يابنی بالصلاة عند وقتها، والزكاة فی

Presented by Ziaraat.Com

أهلها عند محالها،والصمت عند الشبهة والاقتصاد، والعدل فی الرضاء والغضب، وحسن الجوار، واكرام الضيف، ورحمة المجهود وأصحاب البلاء، وصلة الرحم، وحب المساكين ومجالستهم، والتواضع فانه من أفضل العبادة وقصر الامل، واذكر الموت، وازهد فی الدنيا فانك رهين موت وغرض بلاء وصريع سقم۔

واوصيك بخشية اللّٰه فی سر أمرك وعلانيتك، وأنهاك عن التسرع بالقول والفعل، واذا عرض شئ من أمر الآخرة فابداء به، واذا عرض شئ من أمر الدنيا فتأنه حتٰی تصيب رشدك فيه، واياك ومواطن التهمة والمجلس المظنون به السوء، فان قرين السوء يغير جليسه ۔

وكن للّٰه يابنی عاملًا ، وعن الخناء زجوراً، وبالمعروف آمراً وعن المنكر ناهياً، وواخ الاخوان فی اللّٰه، وأحب الصالح لصلاحه، ودار الفاسق عن دينك وابغضه بقلبك وزايله بأعمالك كی لا تكون مثله، واياك والجلوس فی الطرقات، ودع المماراة ومجازاة من لا عقل له ولا علم، واقتصد يابنی فی معيشتك، واقتصد فی عبادتك، وعليك فيها بالأمر الدائم الذی تطيقه، والزم الصمت تسلم، وقدم لنفسك تغنم، وتعلم الخير تعلم، وكن للّٰه ذاكراً علی كل حال، وارحم من أهلك الصغير، ووقر منهم الكبير، ولا تأكلن طعاماً حتٰی تصدق منه قبل أكله، وعليك بالصوم فانه زكاة البدن وجُنة لأهله وجاهد نفسك، واحذر جليسك، واجتنب عدوك، وعليك بمجالس الذكر، واكثر من الدعاء فانی لم آلك يابنی نصحاً، وهذا فراق بينی وبينك۔

Presented by Ziaraat.Com

وأوصيك بأخيك محمد خيراً فانه شقيقك وابن أبيك وقد
تعلم حبي له، فأما أخوك الحسين فهو ابن امك، ولا ازيد
الوطأة بذلك، والله الخليفة عليكم، وإياه أسأل أن يصلحكم
وان يكف الطغاة البغاة عنكم، والصبر الصبر حتى ينزل
الله الأمر، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں:

جب میرے والد محترم علیؑ بن ابی طالبؑ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ علی ابن طالبؑ جو حضرت محمد رسولؐ خدا کے بھائی اور ان کے چچا کے بیٹے اور اُن کے ساتھی ہیں، کا وصیت نامہ ہے۔

''میری سب سے پہلی وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ حضرت محمدؐ اُس کے رسول اور اُس کے برگزیدہ ہیں کہ جن کو اُس نے اپنے علم کا مختار بنایا ہے اور اپنی تمام خیرات کے لیے اُن کو چن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبروں سے مُردوں کو مبعوث کرنے والا ہے، اور وہ لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں سوال کرنے والا ہے اور جو کچھ لوگوں کے دلوں میں ہے اس کو جاننے والا ہے۔ اے میرے فرزند! (حسنؑ) میں آپؑ کو وصیت کرتا ہوں اور میں آپ کے لیے وہ وصیت کافی سمجھتا ہوں جو رسولؐ خدا نے مجھے فرمائی تھی۔

اے میرے فرزند! جب آپؑ کے ساتھ وہ معاملہ پیش آئے جو رسولؐ کے بعد میرے ساتھ پیش آیا تھا تو اس وقت آپؑ بھی اپنے لیے خانہ نشینی کو لازم قرار دینا، اور انہی خطاؤں اور لغزشوں پر گریہ کرنا (اس سے مراد ظاہری مفہوم نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد اُمت کی خطاؤں اور لغزشوں پر گریہ کرنا ہے، کیونکہ وہ خود معصوم تھے، اُن سے خطا اور لغزش ممکن نہیں ہے یا پھر اس سے مراد ہمیں سبق دینا ہے۔ نیز عجز حضور پروردگار بھی مقصود ہے تاکہ یہ دنیا آپ کی آخری اور سب سے بڑی کوشش اور خواہش نہ ہو جائے)۔

اے میرے فرزند! میں تمہیں اول وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں، اور زکوٰۃ ادا کرنے اور مستحقین تک پہنچانے کی وصیت کرتا ہوں اور شبہ کے وقت خاموشی اور میانہ روی

Presented by Ziaraat.Com

اختیار کرنا، مصائب اور غضب دونوں حالتوں میں عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور اچھی ہمسائیگی کی وصیت کرتا ہوں۔ مہمان کا احترام واکرام کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

نیز بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں پر رحم کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ صلہ رحم، مساکین اور نادار لوگوں سے محبت کرنا اور اُن کی مجالس میں جانا اور اُن کے لیے تواضع وانکساری کرنے کی، کیونکہ یہ سب سے افضل ترین عبادت ہے۔ خواہش کو کوتاہ رکھنا، موت کو یاد کرنا اور دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرنا کیونکہ تم موت کے رہین آور بلا ومصیبت کا نشانہ ہو اور بیماری تمہیں بچھاڑ دے گی۔

اے میرے فرزندؑ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اپنے ظاہر اور پوشیدہ اُمور میں خدا سے ڈرتے رہنا اور کسی بات کے کرنے اور کام کے انجام دینے میں جلدی کرنے سے روکتا ہوں اور جب کوئی ایسا معاملہ تمھارے سامنے پیش آئے جس کا تعلق آخرت، بھلائی اور خیر سے ہو تو اُس کو انجام دینے میں جلدی کرنا اور اگر کوئی ایسا کام اور معاملہ تمھارے سامنے آئے جس کا تعلق دنیا کے ساتھ ہو تو اس کو انجام دینے میں جلدی نہ کرنا، انتظار کرو، یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ تمھارے لیے بہتر ہے اور اُس کی رشد وخیر کو پا سکو۔ تہمت کے مقام سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو اور جس محفل کے بارے میں بُرا گمان ہو اُس سے اپنے آپ کو دور رکھو، کیونکہ بُرا دوست اپنے ساتھی کو تبدیل کر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! اللہ کے لیے عمل کرنے والے، فحش کلامی سے روکنے والے، نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ اپنے بھائیوں سے خدا کی خاطر برادری کو قائم رکھو اور نیک لوگوں سے اُن کی نیکی کی وجہ سے محبت کرو اور فاسق کو اپنے دین سے دور رکھو اور اپنے دل میں اُس سے نفرت کرو، اور اپنے عمل سے اس کے اثرات کو ضائع کرتے رہو، تاکہ تم بھی اس جیسے نہ بن جاؤ۔ راستہ میں بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ اور کھینچا تانی کو چھوڑ دو، اور جس کے پاس عقل اور شعور علم نہ ہو اُس سے درگذر کرو اور اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو اور عبادت میں بھی میانہ روی اپناؤ۔ اس عبادت میں اپنے لیے وہ لازم قرار دو جس کو ادا کرنے کی ہمیشہ تمھارے پاس طاقت وقدرت ہے۔ خاموشی کو اپنے لیے لازم قرار دو، تاکہ سالم رہ سکو اور اپنے لیے وہ چیز آخرت کے لیے آگے بھیجو جو تمھارے لیے فائدہ مند ہو۔ نیکی اور خیر کی تعلیم

Presented by Ziaraat.Com

حاصل کرواور اُس کی تعلیم دواور ہر حال میں خدا کو یاد رکھو۔ اپنے خاندان کے چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کا احترام کرو۔ کوئی کھانا نہ کھاؤ، یہاں تک کہ اس کے کھانے سے پہلے اس کا صدقہ ادا کرو۔ (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور روزے کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے، اور جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو اور اپنے ہم محفل سے بچ کر رہو (یعنی اس پر ممکن اعتماد اور بھروسہ نہ کرو) اور اپنے دشمن سے ہوشیار رہو اور جس مجلس میں ذکرِ خدا ہوتا ہو اس میں حاضری کو اپنے لیے لازمی قرار دو اور دعا کو اپنے لیے زیادہ کرو۔

اے میرے فرزندؑ! میں نے تمہیں وصیت کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور یہ میرے اور آپؑ کے درمیان جدائی کا وقت ہے۔

اے میرے فرزندؑ! میں تمہیں تمہارے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارا بھائی تمہارے باپ کا بیٹا ہے اور تم میری محبت جو اُس کے ساتھ ہے اُس کو بھی جانتے ہو۔ بہر حال حسینؑ جو تمہارا بھائی اور ماں جایا ہے کے بارے میں، میں تمہیں زیادہ سخت وصیت نہیں کرتا۔ اللہ تم سب کا محافظ و نگہبان ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری اصلاح کے بارے میں سوال و دعا کرتا ہوں اور باغیوں کی سرکشی و بغاوت سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہوں اور تمہارے لیے خیر کی دعا کرتا ہوں ایسا صبر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم تمہارے لیے نازل ہو جائے:

وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے

(وعنه) قال: حدثنا شيخي رضى الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسين بن علي الزعفراني قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا المسعودي قال: حدثنا محمد بن كثير عن يحيى بن حماد القطان قال: حدثنا أبومحمد الحضرمي عن أبي علي

Presented by Ziaraat.Com

الھمدانی ان عبدالرحمٰن بن أبی لیلی قام الی أمیر المؤمنین علیہ السلام فقال: یاأمیر المؤمنین انی سائلك لآخذ عنك، وقد انتظرنا ان تقول من امرك شیئاً فلم تقله الا تحدثنا عن أمرك، ھذا کان بعھد من رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أم شئ رأیته، فانا قد أکثرنا فیك الأقاویل، واوثقه عندنا ما قلناه عنك وسمعنا من فیك، انا کنا نقول: لو رجعت الیکم بعد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینازعکم فیھا أحد، واللّٰہ ما أدری اذا سئلت ما أقول، ازعم ان القوم کانوا أولی بما کانوا فیه منك فان قلت ذٰلك فعلی م نصبك رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حجة الوداع، فقال: أیھا الناس من کنت مولاہ فعلی مولاہ، وان کنت أولی منھم بما کانوا فیه فعلی م نتولاھم؟

فقال أمیر المؤمنین علیہ السلام: یا عبدالرحمٰن ان اللّٰہ تعالٰی قبض نبیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأنا یوم قبضه أولی بالناس منی بقمیصی ھٰذا، وقد کان من نبی اللّٰہ الی عھد لو خزمتمونی بأنفی لأقررت سمعاً للّٰہ وطاعة، وان أول ما انتقصنا بعدہ ابطال حقنا فی الخمس، فلمادق أمرنا طمعت رعیان قریش فینا، وقد کان لی علی الناس حق لو ردوہ الی عفواً قبلته وقمت به وکان الی أجل معلوم، وکنت کرجل له علی الناس حق الی أجل، فان عجلوا له ماله أخذہ وحمدھم علیه وان أخروہ أخذہ غیر محمودین، وکنت کرجل یأخذ السھولة وھو عند الناس محزون، وانما یعرف الھدیٰ بقلة من یأخذہ من الناس، فاذا سکت فاعفونی، فانه لو جاء أمر تحتاجون فیه الی الجواب اجبتکم، فکفوا عنی ما کففت عنکم۔

فقال عبدالرحمٰن: یا أمیرالمؤمنین فأنت لعمرك کما قال الأول:

Presented by Ziaraat.Com

لعمری لقد ایقظت من کان نائماً

وأسمعت من کانت له اذنان

ابوعلی ہمدانی نے بیان کیا ہے: عبدالرحمٰن بن ابولیلی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ سے سوال کرنا چاہتا ہوں، تاکہ حقائق کو حاصل کرسکوں۔ آپؑ اپنے امر خلافت کے بارے میں جو کچھ بیان فرمائیں گے ہم اُس کے سننے کے انتظار میں ہیں اور آپ جو کچھ بیان کریں گے ہم اس کو آپ کے حوالے سے دوسروں کے سامنے بیان کریں گے اور آپؑ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسولؐ خدا کی طرف سے ہے۔ جو آپؑ کے ساتھ عہد لیا گیا ہے، وہ ہوگا یا وہ چیز ہوگی جو آپؑ نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی، کیونکہ آپؑ کے بارے میں ہمارے درمیان بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ قابلِ وثوق و اعتماد وہ بات ہوگی جو ہم آپؑ سے نقل کرتے ہوئے بیان کریں گے اور جو کچھ ہم نے آپؑ کی زبانی سنا ہوگا، کیونکہ ہم سب اس کے قائل ہیں۔ اگر رسولؐ خدا کے بعد تمام لوگ آپ اہل بیتؑ کی طرف رجوع کرتے تو اس امرِ خلافت میں آپؑ کے ساتھ کوئی اختلاف نہ کرتا، لیکن خدا کی قسم! میں سوال کر چکا ہوں، لیکن میں نہیں جانتا کہ میں اب کیا کہوں؟ کیونکہ اگر میں یہ گمان کروں کہ اس خلافت کے معاملہ میں رسولؐ خدا کے بعد وہ لوگ آپؑ کی نسبت زیادہ سزاوار تھے۔ میں اگر اس کا قائل ہو جاؤں تو پھر رسولؐ خدا نے اپنے آخری حج کے بعد یہ کیوں فرمایا: اے لوگو!

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''جس جس کا میں مولا و حاکم ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا (حاکم) ہے۔''

اور اگر آپؑ اُن لوگوں کی نسبت اس امرِ خلافت کے لیے زیادہ سزاوار تھے تو پھر ہم نے ان لوگوں کو خلافت کا والی کیوں قرار دیا؟

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا:

اے عبدالرحمٰن! سنو، تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرمؐ کی جان کو قبض کیا میں آپؐ کی وفات کے وقت نبی اکرمؐ کے اس قدر قریب تھا جس طرح میری قمیض میرے قریب ہے اور میں تمام لوگوں سے نبی اکرمؐ کے ساتھ زیادہ اولیت رکھتا تھا اور یہ نبی اکرمؐ کا میرے لیے عہد تھا

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر تم سب مل کر میری ناک کو رگڑ دیتے تب بھی میں اللہ کے حکم کو سننے اور اُس کی اطاعت پر برقرار رہتا۔

رسولِؐ خدا کے بعد سب سے پہلے ہم پر جو ظلم کیا گیا وہ ہمارے خمس کے حق کو ضائع کرنا تھا۔ پس جب ہمارا امر دشوار ہوا تو قریش کے چند احمق لوگوں نے ہمارے امرِ خلافت میں لالچ کیا جبکہ لوگوں کی گردنوں پر میرا حق تھا۔ اگر وہ ہمارے حق کو میرے سپرد کر دیتے اور میں اس کو قبول کر لیتا تو یہ ان کے لیے بہتر تھا۔ اور میں اس کے ساتھ قیام کرتا اور یہ ایک مدت معلوم تک ہوتا۔ اور میں اس شخص کی مانند ہوں کہ جس کا حق لوگوں کی گردنون پر ہو۔ اگر لوگ اس کا حق بروقت ادا کر دیتے ہیں تو وہ اپنا حق وصول کرتا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے اور اگر وہ اس کا حق بروقت ادا نہیں کرتے، بلکہ دیر سے ادا کرتے ہیں تو وہ اپنا حق حاصل کرتا ہے، لیکن وہ لوگ اس کے نزدیک قابلِ ستائش وتعریف نہیں ہیں۔

پس اس شخص کی مانند ہوں جو اپنے حق کو لوگوں سے آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کا حق لوگوں نے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ لوگوں میں سے ہدایت یافتہ لوگ کم ہوتے ہیں اور یہی اُن کی پہچان ہے۔

میں خاموش ہوں، اس وجہ سے اُنھوں نے مجھ سے درگذر کیا ہے اور جو کام یا معاملہ اُن کو پیش آتا جن میں سے وہ میرے جواب کے محتاج ہوتے پس میں اُن کو جواب دیتا ہوں۔ پس تم مجھ سے وہ کچھ روک کر رکھو جو کچھ میں نے تم سے روک رکھا ہے (یعنی جب میں تم کو اذیت نہیں دیتا پس تم بھی مجھے اذیت نہ دو)۔

میں عبدالرحمٰن نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! مجھے آپؑ کی قسم! آپؑ ایسے ہی ہیں جیسا کہ پہلے کہا گیا اور اس نے شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

''مجھے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ آپؑ نے ہر سونے والے کو بیدار کر دیا ہے اور ہر کان رکھنے والے کو سنا دیا ہے۔''

اے شخص! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہیں کیا؟

(وعنه) قال: حدثنا والدي رضي الله عنه قال: حدثنا أبو

Presented by Ziaraat.Com

عبداللّٰه محمد ابن محمد قال: أخبرنی أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی محمد بن عبداللّٰه بن جعفر الحمیری عن أبیه عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن زیاد قال: سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام وقد سئل عن قوله تعالٰی: ﴿فللّٰه الحجة البالغة﴾ فقال: ان اللّٰه تعالٰی یقول للعبد یوم القیامة: عبدی أکنت عالماً؟ فان قال: نعم، قال له: أفلا عملت بما علمت؟ وان قال: کنت جاهلًا۔ قال له: أفلا تعلمت حتٰی تعمل؟ فیخصمه، فتلك الحجة البالغة۔

(بحذفِ اسناد) جناب مسعدہ بن زیادؒ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: فَلِلّٰهِ الْحُجَّةِ الْبَالِغَة کے بارے میں سوال کیا گیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن بندے کے خلاف محکم دلیل ہوگی)۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تیرے پاس علم تھا؟

پس اگر اس بندے نے عرض کیا: ہاں! میرے پاس علم تھا۔ آوازِ قدرت آئے گی کہ جب تو عالم تھا تو پھر اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟

اگر اس نے عرض کیا: نہیں! میں جاہل تھا، تو آوازِ قدرت آئے گی، تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا، تاکہ اس پر عمل کرتا۔ پس وہ مغلوب ہو جائے گا، پس یہ ہی دلیل محکم ہے۔

جو کوئی چھے میں سے ایک پر عمل کرے گا تو اس پر جنت واجب ہوگی

(وعنه) قال: حدثنا شیخی رضی اللّٰه عنه قال: حدثنا محمد بن محمد ابن النعمان قال حدثنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا القسم ابن محمد بن حماد قال: حدثنا عبید بن تعیش قال: حدثنا یونس بن بکر قال: أخبرنا یحیی بن أبی حیة ابوالحباب الکلبی عن أبی العالیة قال: سمعت أبا امامة یقول: قال رسول اللّٰه ﷺ: ست

Presented by Ziaraat.Com

من عمل بواحدة منهن جادلت عنه يوم القيامة حتٰى تدخله الجنة تقول: أى رب قد كان يعمل بى فى الدنيا: الصلاة، والزكاة، والحج، والصيام، واداء الامانة، وصلة الرحم۔

(بحذفِ اسناد) ابوامامہ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

چھ چیزیں ایسی ہیں جو شخص اُن میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرے گا قیامت کے دن وہ چیز اس کا دفاع کرے گی، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

وہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! اس شخص نے دنیا میں مجھ پر عمل کیا ہے۔ اور وہ چیزیں یہ ہیں:

﴿۱﴾ نماز ﴿۲﴾ زکوٰۃ ﴿۳﴾ حج

﴿۴﴾ روزہ ﴿۵﴾ امانت ادا کرنا ﴿۶﴾ صلہ رحمی کرنا

مکارمِ اخلاق دس ہیں

(وعنه) قال: أخبرنا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم محمد بن جعفر بن محمد (رض) قال: حدثنا على بن الحسين بن موسٰى بن بابويه قال: حدثنا على بن ابراهيم بن هاشم عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الهيثم بن ابى مسروق والفهدى عن يزيد بن اسحاق عن الحسن بن عطية عن أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: المكارم عشر فان استطعت ان تكون فيك فلتكن، فانها تكون فى الرجل ولا تكون فى ولده وتكون فى الابن ولا تكون فى أبيه وتكون فى العبد ولا تكون فى الحر، قيل: وما هن يابن رسول الله؟ قال: صدق اللسان، وصدق الناس، واداء الامانة، وصلة الرحم، واقراء الضيف، واطعام السائل، والمكافاة على الصنائع، والتذمم للجار، والتذمم للصاحب، ورأسهن الحيا۔

Presented by Ziaraat.Com

حسن بن عطیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مکارمِ اخلاق دس ہیں۔

پس اگر تیرے اندر طاقت ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر، کیونکہ یہ ان میں سے ہیں کہ یہ چیزیں اگر ایک مرد میں ہیں تو ضروری نہیں کہ وہ اُس کے بیٹے میں بھی ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں، اور ممکن ہے کہ بیٹے میں ہوں، لیکن باپ میں نہ پائی جاتی ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ کسی غلام میں ہوں لیکن آزاد میں نہ پائی جاتی ہوں)۔

عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟

آپؐ نے فرمایا:

۱۔ زبان کی سچائی
۲۔ لوگوں کے ساتھ سچ بولنا
۳۔ امانت ادا کرنا
۴۔ صلہ رحمی کرنا
۵۔ مہمان کی عزت واحترام کرنا
۶۔ سوال کرنے والے کو کھانا دینا
۷۔ غلاموں اور کام کرنے والوں کی مدد کرنا
۸۔ ہمسائے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا
۹۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی اختیار کرنا
۱۰۔ ان سب کا رأس و رئیس حیا ہے

امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کا خطبہ

(وبالاسناد) قال: أملى علينا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الطيب الحسين بن محمد التمار النحوي قال: حدثنا محمد بن الحسين قال: حدثنا أبونعيم قال: حدثنا صالح بن عبدالله قال: حدثنا هشام عن ابى مخنف عن الأعمش

Presented by Ziaraat.Com

عن أبى اسحاق السبيعى عن الأصبغ بن نباتة رحمه الله قال: ان أمير المؤمنين عليه السلام خطب ذات يوم، فحمدالله وأثنى عليه وصلى على النبى صلى الله عليه وآله وسلم، ثم قال: أيها الناس اسمعوا مقالتى وعوا كلامى، ان الخيلاء من التجبر والنخوة من التكبر، وان الشيطان عدو حاضر يعدكم الباطل، ألا ان المسلم أخو المسلم فلا تنابزوا ولا تجادلوا، فان شرائع الدين واحدة وسبله قاصدة، من أخذ بها لحق ومن تركها مرق ومن فارقها محق، ليس المسلم بالخائن اذا ائتمن ولا بالمخلف اذا وعد ولا بالكذوب اذا نطق، نحن أهل بيت الرحمة وقولنا الحق وفعلنا القسط ، ومنا خاتم النبيين، وفينا قادة الاسلام وامناء الكتاب، ندعوكم الى الله ورسوله والى جهاد عدوه والشدة فى أمره وابتغاء رضوانه ، والى اقامة الصلاة وايتاء الزكوة وحج البيت وصيام شهر رمضان وتوفير الفئ لأهله، ألا وان أعجب العجب ان معاوية بن أبى سفيان الأموى وعمرو بن عاص السهمى يحرصان الناس على طلب الدين بزعمهما، وانى والله لم أخالف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قط ولم أعصه فى أمر قط، أقيه بنفسى فى المواطن التى تنكص فيها الابطال وترعد فيها الفرائص بقوة أكرمنى الله بها ، فله الحمد، ولقد قبض النبى صلى الله عليه وآله وسلم وان رأسه فى حجرى، ولقد وليت غسله بيدى تقلبه الملائكة المقربون معى ، وايم الله ما اختلفت امة بعد نبيها الا ظهر باطلها على حقها الا ماشاء الله ۔

قال : فقام عمار بن ياسر رحمه الله فقال: يا أمير المؤمنين فقد أعلمكم ان الأمة لم تستقم عليه، فتفرق الناس وقد نفذت بصائرهم ۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) جناب اصبغ بن نباتہؒ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: پس آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور اس کے بعد نبی اکرمؐ پر درود وسلام پڑھا۔

پھر فرمایا: اے لوگو! میری گفتگو کو سنو اور میری باتوں کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسند اور بڑائی ظاہر کرنے والے متکبر ہیں۔

یاد رکھو! شیطان تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے، جو باطل کو تمھارے لیے آمادہ کرتا ہے۔

یاد رکھو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پس تم ایک دوسرے کو بُرے القاب سے نہ پکارو اور ایک دوسرے سے جھگڑا اور اختلاف نہ کرو۔ پس خدائی اَحکام سب کے لیے ایک ہیں اور سب اس کے راستوں کا قصد کرنے والے ہیں۔

پس جس نے ان اَحکام کو اخذ کرلیا وہ اس کے ساتھ ملحق ہو جائے گا اور جو اِن اَحکام کو چھوڑ دے گا وہ بدعتی بن کر دین سے خارج ہو جائے گا اور جو دین سے جدا ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو مسلمان امانت داری کے وقت خیانت کرے گا وہ مطمئن نہیں ہے۔ ایسے ہی جو وعدہ کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے اور جو بولتے وقت جھوٹ بولے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔

اے لوگو! ہم اہلِ بیتؑ سب کے لیے رحمت ہیں اور ہمارا قول حق ہے اور ہمارا فعل عینِ عدل ہوتا ہے۔ خاتم الانبیاء ہم سے ہیں اور اسلام کی قیادت اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان قرار دی ہے اور کتاب کے امین ہمیں قرار دیا ہے اور ہم ہی خدا کے دشمن کے خلاف جہاد کی دعوت دیتے ہیں اور اس کے امر و حکم کی شدت کے ساتھ اطاعت کرنے کی طرف تم سب کو بلاتے ہیں اور اس کی خیانت اور خوشنودی کو تلاش کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے، بیت اللہ کے حج بجالانے، ماہِ رمضان کے روزے رکھنے اور مالِ غنیمت کو اُن کے اہل کی طرف پہنچانے کی دعوت دیتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ، سب سے عجیب یہ ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان اُموی اور عمرو بن عاص یہ دونوں اپنے گمان میں لوگوں کو طلبِ دین پر اُبھارتے ہیں، اور آمادہ کر رہے ہیں، حالانکہ خدا کی قسم! میں نے کبھی رسولِ خدا کی مخالفت نہیں کی اور کبھی اُن کے کسی حکم و امر کی نافرمانی نہیں کی

Presented by Ziaraat.Com

(یعنی میں نے اُن کے کسی حکم کو نہیں جھٹلایا) اور میں نے کبھی اپنے آپ کو ان مواقع سے نہیں بچایا (یعنی میں کبھی مشکل اوقات و مواقع میں پیچھے نہیں رہتا) کہ جن مواقع میں باطل کو روکنا مقصود و مطلوب ہوتا تھا اور میں نے پوری قوت کے ساتھ فرائض کو قائم کیا، وہ قوت کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے ذریعے مجھے عزت بخشی ہے۔ پس اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔

تحقیق جب رسولؐ خدا نے اس دنیا سے آخرت کی طرف سفر اختیار فرمایا تو اُس وقت ان کا سر اقدس میری گود میں تھا اور میں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیا، جبکہ ملائکہ غسل کے وقت میرے ساتھ ان کے جسد اطہر کو تبدیل کرنے والے تھے۔

آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! جب اپنے نبی کے بعد اُمت نے اختلاف کیا تو انھوں نے حق پر اپنے باطل کو غلبہ دیا مگر یہ کہ جو خدا چاہتا ہے وہ ہی ہوتا ہے۔ پس اس کے بعد عمار بن یاسرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا:

اے امیر المومنینؑ! آپؑ نے ہم سب کو یاد کروا دیا ہے کہ تحقیق اُمت اس پر قائم نہیں رہی۔ پس لوگ متفرق ہو گئے جبکہ اُن کی آنکھیں چیر کر کھا جانے والوں کی طرح دیکھ رہی تھیں۔

تمام اُصحاب کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں

(وعنه) قال: حدثنا والدی رضی اللّٰه عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد قال: حدثنا زید بن الحسین الکوفی قال: حدثنا جعفر بن نجیح قال: حدثنا جندل بن والق التغلبی قال: حدثنا محمد بن محمد بن عمر المازنی عن أبی زید الأنصاری عن سعید بن بشیر عن قتادة عن سعید بن مسیب قال: سمعت رجلًا یسأل ابن عباس عن علی ابن ابی طالبؑ فقال له ابن عباس: ان علی بن أبی طالبؑ صلی القبلتین، وبایع البیعتین، ولم یعبد صنماً ولا وثناً، ولم یضرب علی رأسه بزکم ولا بقدح، ولد علی الفطرة، ولم یشرك باللّٰه طرفة عین۔

Presented by Ziaraat.Com

فقال الرجل : انی لم أسألك عن هذا ، انما أسألك عن
حمله سيفه على عاتقه يختال به حتٰی أتی البصرة فقتل بها
أربعين ألفاً ، ثم صار الى الشام فلقى حواجب العرب
فضرب بعضهم ببعض حتٰی قتلهم ، ثم أتى النهروان وهم
مسلمون فقتلهم عن آخرهم ۔
فقال له ابن عباس: اعلى أعلم عندك ام أنا؟ فقال: لو كان
على أعلم عندى منك لما سألتك ۔ قال: فغضب ابن عباس
حتٰی اشتد غضبه ، ثم قال: ثكلتك امك على علمنى ۔ وكان
علمه من رسول الله ﷺ ، ورسول الله علّمه الله من
فوق عرشه ، فعلم النبى ﷺ من اللّٰه وعلم على من النبى
وعلمى من علم على ، وعلم أصحاب محمد كلهم فى علم
على كالقطرة الواحدة فى سبعة أبحر ۔

سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے: میں نے سنا کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ سے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا۔ پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا: تحقیق علی ابن ابی طالبؑ وہ ہیں جنھوں نے قبلتین کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور دونوں بیعتیں نبی اکرمؐ کے ہاتھوں پر کی ہیں اور ایک لحہ کے لیے بھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے ہیں اور چشمِ زدن میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیا۔

پس اس شخص نے کہا: میں نے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ میں نے تو اس چیز کے بارے میں سوال کیا کہ اُنھوں نے اپنی تلوار سے عرب کے آزاد لوگوں پر حملہ کیا اور پھر اس کے ساتھ پروپیگنڈا کیا اور پھر وہ بصرہ میں آئے اور وہاں پر چالیس ہزار مسلمانوں کو قتل کیا۔ پھر آپؑ شام کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؑ عرب کے سورماؤں سے ملے اور ان کو ایک دوسرے پر مارا، یہاں تک ان کو بھی قتل کیا، آپؑ نہروان میں آئے، حالانکہ وہ بھی مسلمان تھے۔ پھر ان کو بھی قتل کر دیا۔

پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا: یہ بتاؤ کہ تیرے نزدیک علیؑ زیادہ عالم ہے یا میں؟

Presented by Ziaraat.Com

اس نے جواب دیا: اگر میرے نزدیک علیؑ کو آپ سے زیادہ علم ہوتا تو پھر میں آپ سے کیوں سوال کرتا۔

راوی بیان کرتا ہے: ابن عباسؓ غضب ناک ہوئے اور وہ سخت غصہ میں آ گئے، پھر آپ نے فرمایا: تیری ماں تیری غم میں روئے میں نے علیؑ سے علم حاصل کیا ہے اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے علم حاصل کیا ہے اور رسولِ خداؐ کو اللہ نے اپنے عرش پر ہی علم کی تعلیم دے کر مبعوث فرمایا ہے۔

پس نبی اکرمؐ کا علم اللہ کی طرف سے ہے اور علیؑ کا علم نبی اکرمؐ کی طرف سے ہے اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحابِ نبی کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریمؑ پر وحی فرمائی

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر رضى الله عنه قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنى أبوجعفر محمد ابن على بن الحسين بن بابويه قال: حدثنا محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار، قال: محمد بن الحسين بن أبى الخطاب عن على بن أسباط عن على بن أبى حمزة عن أبى بصير عن أبى عبدالله جعفر ابن محمد عليهما السلام قال: أوحى الله الى عيسىٰ بن مريم عليه السلام ياعيسىٰ هب لى من عينيك الدموع، ومن قلبك الخشوع، والكحل عينيك بميل الحزن اذا ضحك البطالون، وقم على قبور الاموات فنادهم بالصوت الرفيع لعلك تأخذ موعظتك منهم، وقد: انى لاحق فى اللاحقين۔

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰؑ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کا ہدیہ میری

Presented by Ziaraat.Com

بارگاہ میں پیش کرو اور اپنے دل سے میرے لیے خشوع و انکسار کا اظہار کرو اور جب باطل پرست ہنس رہے ہوں اس وقت اپنی آنکھوں کا مکمل حزن وغم کو قرار دو۔

اے عیسیٰؑ! مردوں کی قبروں پر کھڑے ہو جاؤ اور ان کو بلند آواز سے پکارو، شاید تم ان سے کوئی وعظ و نصیحت حاصل کرسکو، جبکہ میں ہر لاحق ہونے والے کے ساتھ لاحق ہوتا ہوں۔

ایک بھیڑیے کا چرواہے کی بکریوں پر حملہ کرنا

(وعنه) قال: حدثنا والدی رحمه الله قال: حدثنا أبو عبدالله محمد ابن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الحسن علی بن مالك النحوی قال حدثنا أبو عمر محمد بن عبدالواحد الزاهد قال: حدثنا احمد بن عبدالجبار قال: حدثنا یونس بن بکیر عن عبدالحمید بن بهرام الفزاری قال: حدثنی شمر بن حوشب عن أبی سعید الخدری انه قال: بینا رجل من أسلم فی غنیمة له یهش علیها ببیداء ذی الحلیفة اذ عدا علیه الذئب فانتزع شناة من غنمه، فهجهج به الرجل ورماه بالحجارة حتٰی استنقذ منه شاته، قال: فأقبل الذئب حتٰی اقعی مستنفراً بذنبه مقابلًا للرجل، ثم قال له: أما اتقیت الله عزّوجلّ حلت بینی وبین شاة رزقنی اللّٰه؟ فقال الرجل: باللّٰه ما سمعت کالیوم قط، فقال الذئب: لم تعجب؟ قال: أعجب من مخاطبتك ایای، فقال الذئب: اعجب من ذٰلك رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم بین الحرتین فی النخلات یحدث الناس بما خلا ویحدثهم بمّا هو آتٍ وأنت هاهنا تتبع غنمك فلما سمع الرجل قول الذئب ساق غنمه یحوزها حتٰی اذا أدخلها قباء قریة الأنصار سأل عن رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم فصادفه فی بیت أبی أیوب، فأخبره خبر الذئب، فقال له رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم: صدقت احضر العشیة

Presented by Ziaraat.Com

فاذا رأيت الناس قد اجتمعوا فأخبرهم ذلك ، فلما صلى رسول الله ﷺ الظهر واجتمع الناس اليه أخبرهم الأسلمي خبر الذئب، فقال لهم رسول الله ﷺ: صدق صدق صدق، فتلك الاعاجيب بين يدى الساعة ، أما والذى نفس محمد بيده ليوشك الرجل أن يغيب عن أهله الروحة أو الغدوة فيخبره سوطه أو عصاه أو نعله بما احدث أهله من بعده۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے: اسلمی قبیلہ کا ایک شخص ذی الحلیفہ کے بیابان میں اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیے نے اُس کی بکریوں پر حملہ کر دیا اور اُس کے ریوڑ سے ایک بکری اُٹھا کر لے گیا۔ اُس شخص نے اُس بھیڑیے پر حملہ کیا اور اُس کو پتھر سے مارا یہاں تک کہ اُس سے اپنی بکری چھڑا لی۔

وہ بیان کرتا ہے: وہ بھیڑیا واپس پلٹا اور اپنی دم ہلاتے ہوئے اُس شخص کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر اُس نے اس شخص سے کہا: بکری کہ جس کو میرے اللہ نے میرے لیے رزق قرار دیا ہے تو میرے اور اس کے درمیان حائل ہونا چاہتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بکری کو مجھ سے بچا لے۔ اس شخص نے جواب میں کہا: خدا کی قسم! میں نے آج سے پہلے کبھی ایسا سنا اور نہ دیکھا ہے۔

بھیڑیے نے جواب دیا: تو متعجب کیوں ہے؟

اس شخص نے جواب دیا: میں متعجب ہوں کہ ایک بھیڑیا میرے ساتھ مخاطب ہے۔

اس بھیڑیے نے جواب دیا: اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ان درختوں کے درمیان ایک وادی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے، جو لوگوں کو گزشتہ اور آنے والے زمانے کی خبریں دیتا ہے اور تو یہاں پر اپنی بکریاں چرا رہا ہے۔ جب اُس شخص نے اس بھیڑیے کی گفتگو سنی تو اس نے اپنی بکریوں کو اکٹھا کیا اور ہانکتا ہوا لے گیا، یہاں تک کہ وہ انصار کی (مملوکہ) وادی قبا میں داخل ہوا، اور اس نے لوگوں سے رسولِ خدا کے بارے میں سوال کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؐ سے اُس کی ابوایوب انصاری کے گھر میں ملاقات ہوئی تو اس شخص نے بھیڑیے کی ساری گفتگو آپؐ کی خدمتِ اقدس میں پیش کی۔

رسولؐ خدا نے اس شخص سے فرمایا: تم بالکل سچ کہہ رہے ہو۔ بعدازظہر یہاں آنا اور جب تم دیکھو کہ لوگ جمع ہو چکے ہیں تو اس وقت اس واقعہ کی خبر دینا۔ جب رسولؐ خدا نے نماز ظہر ادا کی اور لوگ آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے تو اس اسلمی شخص نے بھیڑیے کی گفتگو والا سارا واقعہ ذکر کیا۔

رسولؐ خدا نے ان لوگوں سے فرمایا: سچ کہہ رہا ہے، یہ سچ کہہ رہا ہے، یہ سچ کہہ رہا ہے۔ قیامت کے قریب کے عجیب سے عجیب تر واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے، لیکن مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، عنقریب (یعنی آخری امامؑ کے زمانہ میں) ایک وقت آئے گا کہ جس میں ایک شخص اپنے خاندان اور گھر والوں سے ایک رات یا ایک دن غائب ہوگا اور جب وہ واپس آئے گا تو جو کچھ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا ہوگا اس مرد کا تازیانہ یا عصا یا جوتا اسے اس کے بارے میں آگاہ کردے گا۔

عاقِ والدین کو سزا دنیا میں مل جاتی ہے

(وعنه) رحمه الله قال: حدثني والدي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد ابن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبو حفص عمر بن محمد بن علي الزيات قال: حدثنا عبيدالله بن جعفر بن محمد بن اعين قال: حدثنا مسعر بن يحيٰى النهدي قال: حدثنا شريك بن عبدالله القاضي قال: حدثنا ابواسحاق الهمداني عن أبيه عن أمير المومنين عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ثلاثة من الذنوب تعجل عقوبتها ولا تؤخر الى الآخرة: عقوق الوالدين ، والبغي على الناس، وكفر الاحسان۔

(بحذفِ اسناد) امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تین گناہ ایسے ہیں جن کی سزا کو دنیا میں آخرت پر موٴخر نہیں کیا جا

Presented by Ziaraat.Com

اور وہ یہ ہیں:

① والدین کی نافرمانی کی وجہ سے عاق ہونا ② لوگوں پر ظلم وستم کرنا

③ احسان کا انکار اور کفر کرنا

نجاشی بادشاہ کا جعفر بن ابی طالب کو خبر دینا

(وعنه) قال : حدثنا والدی رحمہ اللہ قال: أخبرنی محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنی أبوالحسین أحمد بن الحسین بن اسامة البصری اجازة قال: حدثنا عبیدالله بن محمد الواسطی قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن یحیٰی قال: حدثنا هارون بن مسلم بن سعدان قال: حدثنا مسعدة بن صدقة قال: حدثنی جعفر بن محمد علیهما السلام عن أبیه انه قال: ارسل النجاشی ملك الحبشة الی جعفر بن أبی طالب وأصحابه ، فدخلوا علیه وهو فی بیت له جالس علی التراب وعلیه خلقان الثیاب، قال فقال جعفر بن أبی طالب: فأشفقنا منه حین رأیناه علی تلك الحال، فلما رأی ما بنا وتغیر وجوهنا قال: الحمد للّٰه الذی نصر محمداً وأقر عینی به، ألا ابشركم؟ فقلت: بلٰی أیها الملك، فقال: انه جاء نی الساعة من نحو أرضكم عین من عیونی هناك وأخبرنی ان اللّٰه قد نصر نبیه محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأهلك عدوه وأسر فلان و فلان و فلان، وقتل فلان وفلان وفلان التقوا بواد یقال له ﴿البدر﴾ لكأنی أنظر الیه حیث كنت أرعی لسیدی هناك وهو رجل من بنی ضمرة، فقال له جعفر: أیها الملك الصالح ما لی أراك جالساً علی التراب وعلیك هذه الخلقان؟ فقال: یاجعفر أنا نجد فیما أنزل اللّٰه علی عیسٰی صلوات اللّٰه علیه ان من حق اللّٰه علی عباده أن یحدثوا للّٰه

Presented by Ziaraat.Com

تواضعاً عندما يحدث لهم من نعمة، فلما احدث الله لی نعمة نبيه محمدٍ احدثت لله هذا التواضع۔

قال: فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلك قال لأصحابه: ان الصدقة تزيد صاحبها كثرة فتصدقوا يرحمكم الله ، وان التواضع يزيد صاحبه رفعة فتواضعوا يرفعكم الله، وان العفو يزيد صاحبه عزاً فاعفوا يعزكم الله۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والدِ مکرم سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے بیان فرمایا: ایک دن حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنا غلام حضرت جعفر بن ابی طالبؑ اور آپ کے ساتھیوں کی خدمت میں بھیجا اور ان کو اپنے پاس بلایا۔ جب آپ اور آپ کے ساتھی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت وہ اپنے گھر کے صحن میں زمین پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بدن پر دو چادریں تھیں۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت جعفر بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس حالت میں دیکھا تو ہمیں اُس پر بہت ترس آیا۔ جب اس نے ہماری طرف دیکھا تو ہمارے چہروں کا رنگ اُڑ گیا۔

پھر اُس نے کہا: تمام حمد ہے اس ذات کی کہ جس نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور میری آنکھوں کو ان کی مدد کر کے ٹھنڈک پہنچائی ہے۔ کیا میں تم کو خوش خبری دوں۔

حضرت جعفرؓ نے فرمایا: اے بادشاہ سلامت! کیوں نہیں، ضرور آپ ہمیں خوش خبری سنائیں۔

اُنھوں نے کہا: تمھاری سرزمین سے میرے جاسوسوں میں سے ایک جاسوس آیا ہے اور اُس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور آپ کے دشمنوں کو ہلاک کیا ہے اور فلاں کو اسیر کروا دیا ہے اور فلاں کو قتل کروا دیا ہے اور ان کا آپس میں ٹکراؤ بدر کے مقام پر ہوا ہے۔ گویا میں اپنے سردار کی کامیابی کو دیکھ رہا ہوں اور جو جاسوس وہاں سے آیا ہے وہ قبیلہ بنی ضمرہ کا ایک شخص ہے۔

جناب جعفرؓ نے فرمایا: میرے نیک سیرت بادشاہ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ آپ زمین پر

Presented by Ziaraat.Com

تشریف فرما ہیں اس کی کیا وجہ ہے آپ کے بدن پر دو چادریں ہیں۔

اس نے عرض کیا: اے جعفر! ہم نے اُس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر نازل فرمائی ہے، پایا ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں گفتگو کریں تو اس کے لیے تواضع اور انکساری کا اظہار کریں اور جب اُس کی کسی نعمت کو بیان کریں تو بھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اپنی نعمت اپنے نبی محمدؐ کی صورت میں نازل کی ہے تو میں اُن کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور تواضع کا اظہار کر رہا ہوں۔

راوی بیان کرتا ہے: جب اس بات کی خبر نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی گئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: صدقہ اپنے ساتھی کے لیے (یعنی صدقہ دینے والے کے لیے) بہت زیادہ کثرت کا موجب بنتا ہے۔ پس تم صدقہ دو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ تحقیق تواضع و انکسار اپنے ساتھی (یعنی فاعل) کی بلندی اور رفعت میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی تواضع و انکسار کا اظہار کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی بلندی عطا فرمائے اور عفو و درگذر اپنے ساتھی یعنی (فاعل) کے لیے عزت و بزرگی میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی عفو اور درگذر کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمھاری عزت و بزرگی میں اضافہ فرمائے۔

حضرت امام زین العابدینؑ کی مناجات

(وعنه) قال: حدثنا والدی رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنی أبی قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن هارون ابن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال: سألت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام ان يعلمنی دعاء ادعو به فی المهمات، فأخرج الی أوراقاً من صحيفة عتيقة فقال: انتسخ ما فيها فهو دعاء جدی علی بن الحسين زين العابدين عليه السلام للهمات، فكتبت ذلك علی وجهه، فما كربنی شئ قط واهمنی الا دعوت به ففرج الله همی وكشف كربی

Presented by Ziaraat.Com

وأعطانی سؤلی، وهو:

﴿اللهم هديتنى فلهوتَ ، ووعظتَ فقسوتُ، وابليتَ الجميل فعصيتُ ، وعرفتَ فأصدرتُ ثم عرفتَ ، فاستغفرتُ فأقلتَ، فعدتُ فسترتَ۔

فلك الحمد الهى تقحمت اودية هلاكى، وتحللت شعاب تلفى، وتعرضت فيها لسطواتك وبحلولها لعقوباتك، ووسيلتى اليك التوحيد وذريعتى انى لم أشرك بك شيئاً ولم اتخذ معك اِلهاً، وقد فررت اليك من نفسى واليك يفر المسئ، وأنت مفزع المضيع حظ نفسه۔

فلك الحمد اِلهی، فكم من عدوٍ انتضى على سيف عداوته، وشحذ لى ظباة مديته، وأرهف لى شبا حده، وداف لى قواتل سمومه ، وسدد نهوى صوائب سهامه، ولم تنم عنى عين حراسته، واضمر ان يسومنى المكروه، ويجرعنى زعاق مرارته۔

فنظرت يا اِلهی الی ضعفی عن احتمال الفوادح، وعجزی عن الانتصار ممن قصدنی بمحاربته، ووهدتی فی كثير عدد من ناوانی، وأرصد لی البلاء فيما لم أعمل فيه فكری، فابتدأتنی بنصرتك ، وشددت أزری بقوتك، ثم فللت لی حده وصيرته من بعد جمع وحده، واعليت كعبی ، وجعلت ما سدده مردوداً عليه فرددته ، لم يشف غليله ولم يبرد حرارة غيظه ، قد عض على شواه، وادبر مولياً قد اخلفت سراياه۔

وكم من باغٍ بغانی بمكائده ، ونصب لی أشراك مصائده ووكل بی تفقد رعايته، واضبأ الی اضباء السبع لطريدته، انتظار لانتهاز الفرصة لفريسته۔

فناديتك يا الٰهى مستغيثًا بك ، واثقاً بسرعة اجابتك، عالماً انه لن يضطهد من آوى الى ظل كنفك ، ولن يفزع من لجاء الى معاقل انتصارك ، فحصنتنى من بأسه بقدرتك ۔
وكم من سحائب مكروه قد جليتها، وغواشى كربات كشفتها ، لا تسأل عما تفعل، وقد سئلت فأعطيت ولم تسأل فابتدأت، واستميح فضلك فما اكديت، ابيت الا احساناً وأبيت الا تقحم حرماتك وتعدى حدودك والغفلة عن وعيدك ۔
فلك الحمد الهى من مقتدر لا يغلب وذى أناةٍ لا يعجل، هذه مقام من اعترف لك بالتقصير، وشهد على نفسه بالتضييع۔
اللهم انى أتقرب اليك بالمحمدية الرفيعة، وأتوجه اليك بالعلوية البيضاء فأعذنى من شر ما خلقت وشر من يريدنى سوءاً ، فان ذٰلك لا يضيق عليك فى وجدك ولا يتكأدك فى قدرتك وأنت على كل شئ قدير۔
اللهم ارحمنى بترك المعاصى ما ابقيتنى ، وارحمنى بترك تكلف ما لا يعنينى، وارزقنى حسنِ النظر فيما يرضيك عنى، والزم قلبى حفظ كتابك كما علمتنى، واجعلنى اتلوه على ما يرضيك به عنى ، ونور به بصرى، وأوعد سمعى، واشرح به صدرى ، وفرج به عن قلبى، واطلق به لسانى، واستعمل به بدنى، واجعل فى من الحول والقوة ما يسهل ذٰلك على، فانه لا حول ولا قوة إلا بك۔
اللهم اجعل ليلى ونهارى ودنياى وآخرتى ومنقلبى ومثواى وعافية منك ومعافاة وبركته منك۔
اللهم أنت ربى ومولاى وسيدى وأملى والهى وغياثى

Presented by Ziaraat.Com

وسندى وخالقى وناصرى وثقتى ورجائى، لك محياى ومماتى، ولك سمعى وبصرى وبيدك رزقى واليك أمرى فى الدنيا والآخرة، ملكتنى بقدرتك وقدرت على بسلطانك لك القدرة فى أمرى وناصيتى بيدك، لا حول احد دون رضاك، برأفتك ارجو رحمتك وبرحمتك ارجوا رضوانك، لا أرجو ذلك بعملى، فقد عجز عنى عملى فكيف أرجوا ما قد عجز عنى، أشكو اليك فاقتى وضعف قوتى وافراطى فى أمرى، وكل ذلك من عندى وما أنت أعلم به منى، فاكفنى ذلك كله۔

اللهم اجعلنى من رفقاء محمد حبيبك وابراهيم خليلك، ويوم الفزع الأكبر من الآمنين، فآمنى وببشارتك فبشرنى، وباظلالك فأظلنى، وبمفازة من النار فنجنى، ولا تمسنى السوء ولا تحزنى، ومن الدنيا فسلمنى، وحجتى يوم القيامة فلقنى، وبذكرك فذكرنى، ولليسرى فيسرنى، وللعسرى فجنبنى، والصلاة والزكاة ما دمت حياً فألهمنى، ولعبادتك فوفقنى، وفى الفقه وفى مرضاتك فاستعملنى، ومن فضلك فارزقنى، ويوم القيامة فبيض وجهى، وحساباً يسيراً فحاسبنى، وبقبيح عملى فلا تفضحنى، وبهداك فاهدنى، وبالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة فثبتنى، وما أحببت فحببه الى، وما كرهت فبغضه الى، وما أهمنى من الدنيا والآخرة فاكفنى، وفى صلاتى وصيامى ودعائى ونسكى وشكرى ودنياى وآخرتى فتبارك لى، والمقام المحمود فابعثنى، وسلطاناً نصيراً فاجعل لى، وظلمى وجرمى واسرافى فى أمرى فتجاوز عنى، ومن فتنة المحيى والممات فخلصنى ومن الفواحش ما ظهر منها

Presented by Ziaraat.Com

وما بطن فنجنی، ومن اولیائك یوم القیامة فاجعلنی، وأدم لیّ صالح الذی آتیتنی، وبالحلال عن الحرام فاغننی، وبالطیب عن الخبیث فاکفنی، اقبل بوجهك الکریم الی ولا تصرفه عنی، والی صراطك المستقیم فاهدنی، ولما تحب وترضی فوقفنی۔

اللهم انی أعوذ بك من الریاء والسمعة والکبریاء والتعظیم والخیلاء والفخر والبذخ والاشر والبطر والاعجاب بنفسی والجبریة، رب وأعوذبك من البخل والعجز والشح والحسد والحرص والمنافسة والغش، وأعوذبك من الطمع والطبع والهلع والجزع والزیغ والقمع، وأعوذبك من البغی والظلم والاعتداء والفساد والفجور والفسوق، وأعوذبك من الخیانة والعدوان والطغیان، رب وأعوذبك من المعصیة والقطیعة والسیئة والفواحش والذنوب وأعوذبك من الاثم والمأثم والحرام والمحرم والخبیث وکل ما لا تحب، رب وأعوذبك من الشیطان وبغیه وظلمه وعدوانه وشرکه وزبانیته وجنده، وأعوذ بك من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیها، وأعوذبك من شر ما خلقت من دابة وهامةٍ أو جنٍ أو انس مما یتحرك، وأعوذبك من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیها ومن شر ما ذرأ فی الأرض وما یخرج منها، وأعوذبك من شر کل کاهن وساحر وزاکن ونافث وراقٍ، وأعوذبك من شر کل حاسد وطاغٍ وباغٍ ونافس وظالم ومعتد وجائر، وأعوذبك من العمی والصمم والبکم والبرص والجذام والشك والریب، وأعوذبك من الکسل والفشل والعجز والتفریط والعجلة والتضییع والابطاء وأعوذبك من شر ما خلقت فی

Presented by Ziaraat.Com

السموات والارض وما بينهما وما تحت الثرىٰ، رب
وأعوذبك من الفقر والحاجة والمسكنة والضيقة والعايلة،
وأعوذبك من القيلة والزلة، وأعوذ بك من الضيق والشدة
والقيد والحبس والوثاق والسجون والبلاء وكل مصيبة
لاصبر لى عليها آمين رب العالمين۔
اللهم اعطنا كل الذى سألناك وزدنا من فضلك على قدر
جلالك وعظمتك بحق لا إله إلا أنت العزيز الحكيم

(بحذف اسناد) جناب مسعدہ بن صدقہ نے روایت کی ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مجھے کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمائیں جس کو میں اپنی مہمات اور غموں میں پڑھوں اور اُس کے ذریعے خدا سے طلب کروں۔ پس آپ نے مجھے ایک پرانے صحیفے کے چند اوراق عطا فرمائے اور فرمایا:

ان اوراق میں جو کچھ ہے اس کو یاد کرلو یہ میرے جد حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی دعا ہے جو آپ خود کو درپیش مہمات وقت مانگا کرتے تھے۔ میں نے اس کو یاد کرلیا۔ پس مجھے جو مصیبت مہم پیش آتی تو میں اس دعا کو پڑھتا تو خداوندِ تعالیٰ میری مہم کو آسان فرما دیتا اور میرے کرب و مصیبت کو دور کرتا اور میرے سوال پر عطا کرتا اور وہ دعا یہ ہے:

''اے میرے معبود! تو نے میری رہنمائی فرمائی مگر میں غافل رہا۔ تو نے مجھے پند و نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث اس پند و نصیحت سے متاثر نہ ہوا۔ تو نے مجھے عمدہ نعمتیں عطا فرمائیں میں نے تیری نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا تھا جبکہ تو نے مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی تو مَیں نے گناہوں کی بُرائی کو پہچان کر توبہ و استغفار کی۔ جس پر تو نے مجھے معاف کردیا اور میں پھر ان گناہوں کا مرتکب ہوا تو پھر تو نے ان کی پردہ پوشی فرمائی۔

اے میرے معبود! میری تمام حمد تیرے لیے خاص ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں کودا اور تباہی اور بربادی کی گہرائیوں میں اُترا۔ ان ہلاکت خیز گہرائیوں میں تیری قہر فرمائیوں، سخت

Presented by Ziaraat.Com

گیریوں اور ان میں تیری عقوبتوں سے میرا سامنا ہوا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری توحید اور وحدانیت کا اقرار ہے اور میرا ذریعۂ بخشش صرف اور صرف یہ ہے کہ میں نے کسی کو تیرا شریک نہیں قرار دیا۔ اور تیرے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کی اور میں اپنے نفس سے فرار کر کے تیری بارگاہ میں آیا ہوں جو کہ ایک گناہ گار کی پناہ گاہ ہے اور اس التجا کرنے والے کی آخری پناہ گاہ ہے جو اپنا حصہ ضائع کر چکا ہو وہ تیرے دامن میں پناہ لیتا ہے۔

اے میرے معبود! میری ساری حمد وثنا تیرے لیے ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنھوں نے اپنی عداوت کی تلواروں کو میرے لیے بے نیام کیا۔ اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو تیز کیا اور انھوں نے پانی میں میرے لیے زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانہ بنانے کی کوشش کی ان کی تیز نگاہوں نے ہمیشہ میرا تعاقب کیا اور اپنے دلوں سے مجھے اذیت رسانی کے منصوبے بنائے اور تلخ گھونٹوں کی تلخی سے مجھے متواتر تلخ بناتے رہے (جن کو تو نے اپنی رحمت کے سبب مجھ سے دور رکھا)۔

اے میرے معبود! ان رنج وآلام کے برداشت کرنے میں میری کمزوری، تیری نظر میں ہے اور جو میرے خلاف آمادہ پیکار ہیں ان کے مقابلے میں میری عاجزی اور زیادہ دشمنوں کے مقابلے میں میری تنہائی اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلے میں میری کمزوری کو تو نے ملحوظ خاطر رکھا اور جس سے میں غافل تھا (اس کے معاملے میں) تو نے میری مدد کرنے میں پہل کر دی اور اپنی قوت وطاقت سے میری کمر کو مضبوط کیا اور ان کی تیزی کو ختم کیا اور میرے دشمنوں کی کثرت کو منتشر کر دیا اور ان کو تنہا کر دیا اور مجھے ان کے مقابلے میں قہر وغلبہ عطا فرمایا اور جو تیر، انھوں نے اپنی کمان میں میرے لیے جوڑا تھا وہ اس کی طرف پلٹا دیا اور دشمن نہ تو اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش ختم ہو سکی اور اس نے اپنے جسم کی بوٹیاں کاٹیں اور منہ پھیر کر چلا گیا اور اس کے لشکر نے بھی اس کے ساتھ دغا کی اور کتنے ہی ایسے ستم گر تھے جنھوں نے مکر وفریب سے مجھ پر ظلم وتعدی کی اور اپنے شکار کے جال میرے لیے بچھائے اور اپنی تیز اور تلاش کرنے والی نگاہوں سے میرا پہرہ دیا اور یوں گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔

اے میرے اللہ! میں نے تجھ سے تیری فریاد رسی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت

Presented by Ziaraat.Com

روائی پر بھروسہ کرتے ہوئے، تجھے پکارا درحالانکہ میں یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایۂ رحمت میں پناہ لے گا وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتا اور جو تیری محکم پناہ گاہ انتقام میں پناہ حاصل کرے گا وہ خوف زدہ نہیں ہوتا اور تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت اور شرانگیزی سے مجھے محفوظ رکھا۔ اور کتنے ہی مصائب کے بادل تھے جو تو نے چھانٹ دیے اور کتنے ہی غموں کے تاریک پردے میرے دل پر تھے جو تو نے اُٹھا اور ہٹا دیئے اور جو کچھ تو کرتا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا اور جو بھی تیری ذات سے میں نے مانگا تو نے عطاء کیا اور جو کچھ میں نے نہیں مانگا تو نے ازخود مجھے عطا فرمایا اور جب بھی میں نے تیرے کرم وجود و فضل کے سامنے جھولی پھیلائی تو نے بخل نہیں کیا اور تو نے جب بھی کیا احسان کیا اور میں تیرے محرمات میں گرتا رہا اور تیری حدود سے تجاوز کرتا رہا اور تیری تہدید و سرزنش سے ہمیشہ غافل رہا۔

اے میرے معبود! تمام حمد وثنا تیرے لیے ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہو سکتا تو ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا مقام ومحل ہے جو فرواں نعمتوں کا اقرار کرے اور اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کا اعتراف کرے اور اپنے خلاف اپنی زیاں کاری کی گواہی دے۔

اے میرے معبود! حضرت محمد مصطفیٰؐ کی بلند پایہ منزلت کے صدقے تیرے قرب کا سوال کرتا ہوں اور علیؑ کے روشن اور درخشاں مرتبے کے واسطے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں تا کہ تو مجھے ان چیزوں کی بُرائی سے پناہ دے جس کو تو نے خلق کیا ہے اور جو میرے بارے میں بُرا گمان رکھتا ہے ان سے پناہ دے اور یہ تیری قدرت وطاقت کے لیے دشوار اور مشکل (ہرگز) نہیں ہے کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! میری زندگی جو باقی رہ گئی ہے اس میں مجھ پر رحم فرما کہ میں تیری نافرمانیوں اور معصیتوں کو چھوڑ سکوں اور جو جس چیز کی میرے اندر طاقت نہیں ہے اس کی تکلیفیں نہ دے کہ مجھ پر رحم کر اور جو چیز میری طرف سے تجھے راضی اور خوش کرتی ہے اس میں مجھے حسن نظر عطا فرما۔ (یعنی مجھے توفیق عطا فرما تا کہ اس کو انجام دے سکوں) اور جیسے تو نے مجھے اپنی کتاب کی تعلیم دی ہے ویسے ہی اس کو یاد کرنے کے لیے میرے دل کو لازم قرار دے اور مجھے یوں قرار دے کہ جو چیز تجھے میری طرف سے راضی وخوشنود کرے اس کو پورا کر سکوں اور میری آنکھوں میں نور قرار فرما اور میری سننے کی طاقت کو زیادہ کر۔ میرے سینے کو کشادگی دے اور اس

Presented by Ziaraat.Com

کے ذریعے میرے دل کو وسعت عطا فرما اور میری زبان کو قوتِ گویائی عطا فرما اور میرے بدن کو اس کے ذریعے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما اور حول وقوت میں میرے لیے وہ چیز قرار دے جس کو میرے لیے آسان قرار دے کیونکہ تیرے علاوہ کسی کی قدرت وطاقت نہیں ہے۔

اے میرے اللہ! میری راتیں، میرے دن، میری دنیا میری آخرت، میری تبدیلی، میرا ٹھکانہ، سب میں اپنی عافیت قرار دے اور درگذر کر اور اپنی طرف سے برکت سے پُر فرما۔

اے میرے اللہ! میرے پروردگار، میرے مولا، میرے رازدار، میری آرزو! میرے معبود! میرے غوث (یعنی مددگار)! میری سند! میرے خالق، میرے ناصر روزگار! میرے قابلِ اعتماد! میری اُمید! میری زندگی اور میری موت تیرے لیے ہے اور میرے سننے اور دیکھنے کی طاقت تیری طرف سے ہے اور تیری لیے ہے۔ میرا رزق تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور میرا دنیا اور آخرت کا معاملہ تیرے سپرد ہے تو نے اپنی قدرت کے تحت مجھے مالک قرار دیا ہے اور تیری قدرت وسلطنت میرے اوپر کارفرما ہے۔ میرے معاملہ میں تیری قدرت کارفرما ہے اور میری بھاگ دوڑ تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری رضایت کے بغیر کوئی بھی تبدیلی نہیں کرسکتا۔ میں تیری نرمی اور عافیت سے تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں اور تیری رحمت کے ذریعے تیری رضایت ورضوان کی اُمید رکھتا ہوں۔ ورنہ میرے اعمال اس قابل نہیں کہ میں اس کی اُمید کرسکوں۔ پس میرے اعمال عاجز ہیں اور جب میرے اعمال عاجز وناتواں ہیں تو پھر ان کے ذریعے میں ان چیزوں کی اُمید کیسے کرسکتا ہوں میں تیری بارگاہ میں اپنی ناداری، کمزوری اور اپنے معاملہ میں اپنی افراط وکوتاہی کا شکوہ کرتا ہوں اور میرے پاس جو کچھ ہے تو اس سب کو جانتا ہے اور ان تمام چیزوں میں تو میری کفایت فرما۔

اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمدؐ اور اپنے خلیل (دوست)! حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں میں سے قرار فرما، اور وہ دن جس کا خوف اور ڈر سب سے زیادہ ہوگا اس دن مجھے ان میں سے قرار دے جن کو تو نے امن وامان عطا کی ہے۔ پس مجھے خوف وڈر سے امن عطا فرما اور اپنی بشارت اور خوشخبری کے ذریعے مجھے خوشخبری عطا فرما، اور اپنے سایہ رحمت میں سے مجھے سایہ عطا فرما اور اپنے درگذر اور عافیت کے ذریعے مجھے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما اور مجھ سے ہر قسم کی بُرائی اور حزن وملال کو دور فرما۔ میری دنیا کو سالم قرار فرما اور

Presented by Ziaraat.Com

قیامت کے دن میری دلیل و حجت مجھے تلقین فرما اور اپنے ذکر کے ذریعے مجھ حقیر کو یاد رکھنا اور آسانی کے ذریعے مجھے آسانی عطا فرما! اور سختی کو مجھ سے دور فرما جب تک میں زندہ ہوں نماز اور زکوٰۃ کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما مجھے اپنے دین کی سمجھ اور اپنی خوشنودی کے حصول میں مشغول فرما اور اپنے فضل سے مجھے عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن و سعید فرما اور میرے حساب و کتاب میں میرے ساتھ نرمی فرماتے ہوئے میرا حساب کم سے کم قرار فرما اور میرے بُرے عمل سے مجھے رسوا نہ کرنا اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرمانا۔ دنیا کی زندگی اور آخرت میں مجھے قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم قرار فرما اور دنیا و آخرت میں جو میری جائز خواہشات ہیں ان میں میری کفایت فرما اور میری نماز، میرے روزے، میری دعا، میری عبادت، میرا شکر، میری دنیا اور میری آخرت میں مجھے میرے لیے برکت عطا فرما اور مجھے مقامِ محمود پر فائز فرما اور ایک ہمیشہ مدد کرنے والا سلطان میرے لیے قرار فرما، اور میں نے جو ظلم کیا ہے جو میرے جرم ہیں اور جہاں میں نے اپنے معاملہ میں اسراف کیا ہے ان سب سے درگذر فرما اور موت و حیات کے فتنے سے مجھے نجات عطا فرما اور جو بُرائیاں بھی ہیں خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ان سب سے مجھے نجات عطا فرما اور قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں اور اولیاء میں سے قرار فرما اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا اس کو میرے لیے نیک نمونہ قرار دے اور حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و پاکیزہ کے ذریعے ہر خبیث و ناپاک سے میری کفایت فرما اور اپنی رحمت کا رُخ میری طرف موڑ دے اور اس کو میری طرف سے دوسری طرف نہ موڑنا اور صراطِ مستقیم کی طرف میری ہدایت فرما، اور جو چیز تیری محبوب ہے اور تیری خوشنودی کا باعث ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ریا، دکھلاوے، بڑائی، خود پسندی، تکبر، فخر، شر، بہک جانے، تعجب کی کثرت اور جبر سے۔

اے میرے رب! میں بخل، ناتوانی، لالچ، حسد، حرص اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنے، اور ملاوٹ کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں لالچ، جہالت، غم اور خوف و خطر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس بغاوت، ظلم، حسد تجاوز کرنے، فساد، فجور اور جھوٹ سے تیری

Presented by Ziaraat.Com

پناہ چاہتا ہوں اور میں خیانت کاری، عدوان اور سرکشی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب میں گناہ، گناہ کے محل، حرام، حرام کی جگہ، خبیث اور ہر اُس چیز سے جو تیری نا پسندیدہ ہیں، سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں شیطان، اس کی بغاوت، اس کے ظلم، اس کی عداوت، اس کی شرکت اور اس کے لشکر اور سپاہیوں کے مقابلے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس جو کچھ آسمان سے نازل ہوا ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے پروردگار! جو کچھ تو نے خلق کیا ہے خواہ، چوپاؤں میں سے ہو یا پرندہ ہو یا جن یا انسان جو متحرک ہیں ان سب کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے آسمان سے نازل کی ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے ان کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر جادوگر، ہر کاہن اور (بُرا) گمان کرنے والے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر حاسد کے شر، سرکشی کرنے والے، باغی، برتری چاہنے والے، ظالم، تجاوز کرنے والے اور جابر کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں اندھے پن، بہرے پن، گونگے پن، برص، خرام، شک اور زنا سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں سستی، بزدلی، عجز و ناتوانی، کوتاہی جلدی بازی، ضیاع کاری، تقصیر اور ٹال مٹول کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس جو کچھ تو نے زمین و آسمان میں خلق کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ میں تو نے خلق کیا ہے ان سب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں فقر، محتاجی، تنگ دستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں دوستوں کی قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تنگی، شدت، قید، حبس و وثاق، بندش اور ہر اُس مصیبت سے جس

Presented by Ziaraat.Com

پر میں صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے اللہ! میری اس دعا کو قبول فرما، تو پوری کائنات کا پروردگار ہے۔

اے میرے اللہ! جو کچھ میں نے تیری بارگاہ سے طلب کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنے فضل نیز اپنی بزرگی کے حساب اس میں اضافہ فرما اور اپنی عظمت کے اس حق کے ساتھ کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تو عزیز اور حکیم ہے۔

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو محمد عبدالله بن محمد الابهري قال: حدثنا على بن احمد الصباح قال حدثنا ابراهيم بن عبدالله ابن أخي عبدالرزاق قال: حدثني عمى عبدالرزاق ابن همام قال: أخبرني أبي همام بن نافع قال: أخبرني مينا مولى عبدالرحمٰن ابن عوف الزهرى قال: قال لى عبدالرحمٰن: يامينا ألا احدثك بحديث سمعته عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟ قلت: بلى۔ قال: سمعته يقول: أنا شجرة، وفاطمة فرعها، وعلى لقاحها، والحسن والحسين ثمرها، ومحبوهم من اُمتي ورقها۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن ابن عوف زہری کے غلام نے بیان کیا ہے: مجھے عبدالرحمٰن نے کہا: اے مینا! کیا میں تیرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسولؐ خدا سے سنی ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ضرور یہ حدیث میرے لیے بیان کریں۔

اس نے کہا: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

''میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ، علیؑ اس کا تنا، حسن وحسینؑ اس کا پھل اور میری اُمت میں سے جوان سے محبت کرنے والے ہیں وہ اس درخت کے پتے ہیں۔''

الحمد للہ ہم نخلِ مودّت کے پتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

لا الٰہ الا اللہ نصف ایمان ہے

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: حدثنى محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبوبكر محمد بن عجلى الجعافى قال: حدثنى محمد بن على ابن ابراهيم قال: حدثنا محمد بن أبى العنبر قال: حدثنا على بن الحسين ابن واقد عن أبيه عن أبى عمرو بن العلا عن عبدالله بن بريدة عن بشير بن كعب عن شداد بن اوس قال: قال رسول الله ﷺ: لا إله إلّا الله نصف الميزان، والحمدلله يملأه.

(بحذف اسناد) شداد بن اوس نے رسولؐ خدا سے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میزان (ایمان) کا نصف حصہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور الحمدللہ کہنے سے میزان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

سورۂ کافرون کا سبب نزول

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو محمد عبدالله بن أبى شيخ اجازة قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد ابن أحمد الحكيمى قال: أخبرنا عبدالرحمٰن بن عبدالله أبو سعيد البصرى قال: حدثنا وهب بن حريز عن أبيه قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن يسار المدنى قال: حدثنى سعيد بن مينا عن غير واحد من أصحابه: أن نفراً من قريش اعترضوا لرسول الله ﷺ منهم عتبة بن ربيعة وامية ابن خلف والوليد بن مغيرة والعاص بن سعيد فقالوا: يامحمد هلم فلتعبد ما نعبد فنعبد ما تعبد فنشرك نحن وأنت فى الأمر، فان يكن الذى نحن عليه الحق فقد أخذت بحظك منه وان يكن الذى أنت عليه الحق فقد أخذنا بحظنا منه، فأنزل الله

Presented by Ziaraat.Com

تبارك وتعالی: ﴿قل یایها الکافرون لا أعبد ما تعبدون ولا أنتم عابدون ما أعبد﴾ الی آخره السورة۔ ثم مشی أبی بن خلف بعظم رمیم ففته فی یده ثم نفخه وقال: أتزعم ان ربك یحیی هذا بعد ما تری؟ فأنزل الله تعالی: ﴿وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ○﴾ الی آخر السورة۔

(بحذفِ اسناد) سعید بن مینا نے اصحابِ رسولؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں قریش کے چند مشرک پیش ہوئے کہ جن میں عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ اور عاص بن سعید شامل تھے۔

انھوں نے نبی اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا: اے محمدؐ! آؤ ہم مصالحت کرلیں جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کی آپ بھی عبادت کرو اور جس کی آپ عبادت کرتے ہیں اس کی ہم عبادت کرتے ہیں۔ پس ہم عبادت والے معاملہ میں ایک دوسرے کے شریک ہو جاتے ہیں اگر ہم حق پر ہوئے تو آپ اس میں سے اپنا حصّہ حاصل کرلیں گے اور اگر آپ حق پر ہوئے تو ہم آپ کے حق میں سے اپنا حصّہ حاصل کرلیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے سورۂ کافرون کو نازل کیا: ''اے میرا رسولؐ! کہہ دے: ان کافروں سے، اے کافرو! جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کی میں کبھی عبادت نہیں کروں گا''، آخر سورہ تک۔

پھر ایک دن ابی بن خلف بوسیدہ ہڈیوں کے قریب سے گزرا ان (میں سے ایک) کو اس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر اس کو پھونک مار کر اس سے گرد صاف کی اور کہا: اے محمدؐ! کہہ اس ہڈی کو کہ جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اس کے بارے میں تمھارا گمان ہے کہ تمھارا رب اس کو دوبارہ زندہ کرسکتا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ کافرون کی آیات ۷۸-۷۹ نازل فرمائیں:

''یہ لوگ ہماری نسبت باتیں بناتے ہیں اور اپنی خلقت کی حالت کو بھول گئے اور کہنے لگے: جب یہ ہڈیاں گل سڑ کر خاک ہو جائیں گی بھلا ان کو دوبارہ کون خلق کرے گا؟ اے میرے رسولؐ! ان سے کہہ دو

Presented by Ziaraat.Com

کہ وہ ذات کہ جس نے ان کو پہلی مرتبہ خلق کیا ہے وہ ان کو دوبارہ خلق فرمائے گا وہ ہر طرح کی تخلیق سے واقف ہے۔"

علم کی فضیلت کے بارے میں مولائے کائنات کا فرمان

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوجعفر محمد بن على بن الحسين بن موسٰى بن بابويه قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد بن القاسم ما جيلويه عن محمد بن على الصيرفى عن نصر بن مزاحم عن عمر بن سعد عن فضيل بن خديج عن كميل بن زياد النخعى قال: كنت مع أمير المؤمنين عليه السلام فى مسجد الكوفة وقد صلينا العشاء الآخرة، فأخذ بيدى حتٰى خرجنا من المسجد ، فمشى حتٰى خرج الى ظهر الكوفة ولا يكلمنى بكلمة، فلما اضجر تنفس ثم قال: ياكميل ان هذه القلوب أوعية فخيرها أوعاها، احفظ عنى ما أقول: الناس ثلاثة: عالم ربانى، ومتعلم على سبيل نجاة، وهمج رعاع اتباع كل ناعق يميلون مع كل ريح لم يستضيئوا بنور العلم ولم يلجأوا الى ركن وثيق۔

ياكميل العلم خير من المال ، العلم يحرسك وأنت تحرس المال، والمال تنقصه النفقة والعلم يزكوا على الانفاق۔

ياكميل صحبة العالم دين يدان الله به، تكسبه الطاعة فى حياته وجميل الاحدوثة بعد وفاته۔

ياكميل منفعة المال تزول بزواله ، ياكميل مات خزّان المال والعلماء باقون ما بقى الدهر، أعيانهم مفقودة وأمثالهم فى القلوب موجودة، هاه هاه ان ههنا ـ وأشار بيده الى صدره ـ لعلماً جماً لو أصبت له حملةً ، بلى اصيب له لقناً غير مأمون يستعمل آلة الدين فى الدنيا

Presented by Ziaraat.Com

ويستظهر بحجج الله على خلقه وبنعمه على عباده ليتخذه الضعفاء وليجة دون ولى الحق، أو منقاداً للحكمة لا بصيرة له فى احنائه، يقدح الشك فى قلبه بأول عارض لشبهة، ألا لاذا ولا ذاك، أو منهوماً باللذات سلس القياد بالشهوات، أو مغترا بالجمع والادخار، وليس من رعاة الدين أقرب ـ شبهاً بهؤلاء الأنعام السائمة ، كذٰلك يموت العلم بموت حامليه.

اللهم بلى لا يخلوا الارض من قائم بحجة ظاهراً مشهوراً أو مستتراً مغموراً لئلا تبطل حجج اللّٰه وبيناته واين اولئك؟ واللّٰه الأقلون عدداً الأعظمون خطراً، بهم يحفظ اللّٰه حججه حتٰى يودعوها نظراء هم ويزرعوها فى قلوب أشباههم، هجم بهم العلم على حقائق الأمور فباشروا أرواح اليقين، واستلانوا ما استوعره المترفون، وأنسوا بما استوحش منه الجاهلون، صحبوا الدنيا بأبدان أرواحها متعلقة بالمحل الأعلى، اولئك خلفاء اللّٰه فى أرضه والدعاة الى دينه ، آه آه شوقاً الٰى رؤيتهم، واستغفر اللّٰه لى ولكم ، ثم نزع يده من يدى وقال : انصرف اذا شئت.

(بحذف اسناد) کمیل ابن زیاد النخعی کہتا ہے: میں مسجد کوفہ میں امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپؑ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپؑ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ پس جب صحرا میں چلے گئے تو آپؑ نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمیل! تحقیق یہ دل خزانہ ہے اور یہ خیر کا خزانہ ہے۔ پس جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کرلو۔ جان لو کہ لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

① عالم ربانی ② وہ طالب علم جو راہ نجات پر چلنے والا ہے

③ عوام الناس بے عقل لوگ۔ یہ وہ ہیں جو ہر ہانکنے والے کی اتباع کرتے ہیں اور

Presented by Ziaraat.Com

ہر سمت کی ہوا کے، اس طرف جھک جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کا سہارا حاصل نہیں کرتے۔

اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے، کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تو خود حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

اے کمیلؓ! عالم کی صحبت اس کا ساتھ اس دین میں بہترین چیز ہے کیونکہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اپنی موت کے بعد وہ دنیا میں اچھی یادیں چھوڑ کر جاتا ہے۔

اے کمیلؓ! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن علما نہیں مرتے بلکہ جب تک زمانہ ہے وہ باقی رہتے ہیں۔ علما کے جسم مرتے ہیں لیکن ان کی امثال دل و دماغ میں ہمیشہ کے لیے موجود رہتی ہیں۔ آپؑ نے اس کے بعد اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، یہاں علم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس علم کو کوئی اُٹھانے والا اور برداشت کرنے والا مل جاتا۔ ہاں! کیوں نہیں۔ اس کو ضرور اسے یاد کرنے والے مل جائیں گے جو خود امن میں نہیں ہوں گے وہ اس علم کو دین کا ہتھیار بنا کر اس سے دنیا حاصل کریں گے اور وہ اس علم کے ذریعے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے حجت خدا بنا کر پیش کریں گے۔ اور وہ اپنے آپ کو اللہ کی نعمت بنا کر بندوں پر ظاہر کریں گے۔ تم لوگ حق کے والی کو چھوڑ کر کمزور لوگوں کو اپنا رازدار بناتے ہو اور وہ اپنے آپ کو (ظاہراً) حکمت کا تابع قرار دیتے ہیں، لیکن ان کو زندگی میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوتی اور ان کے دلوں میں پہلی فرصت ہی میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے لیے نہ یہ جہاں ہے اور نہ وہ جہاں ہوگا۔ یہ لوگ اپنی ذات میں حریص اور خواہشات کی بہت جلدی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیں گے اور ان کو ذلیل و خوار کریں گے۔ دین کے محکم اور مضبوط ستونوں میں جانوروں (جاہلوں) سے بھی جلدی شبہ پیدا کریں گے۔

یاد رکھو! عالم کے مرنے سے علم نہیں مرتا۔

اے میرے اللہ! کیوں نہیں۔ یہ زمین کبھی حجت خدا کے ساتھ قائم رہنے والوں سے خالی نہیں ہوگی۔ خواہ ظاہر و مشہور ہو یا وہ پوشیدہ و غیر معروف ہو، تا کہ خدا کی حجت دلیل اور اس

Presented by Ziaraat.Com

کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہو جائیں۔ یہ لوگ کہاں ہیں؟ خدا کی قسم! یہ لوگ تعداد میں بہت کم ہوں گے لیکن عظمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہوں گے اور ان کے ذریعے اللہ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حجت کو امانت کے طور پر عطا کرتا ہے۔ وہ ان میں غور وفکر کرتے ہیں اور وہ اپنی عقل کے دلوں میں اس کا بیج بوتے ہیں اور چیزوں کے حقائق کا علم ان کو حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی ارواح ان کو بشارت دیتی ہیں اور وہ چیز جس کو سرکش اور دشوار جانتے ہیں وہ ان کے لیے نرم و آسان ہوتی ہے اور جس سے جاہل لوگ وحشت ناک ہوتے ہیں وہ ان سے اسے حاصل کرتے ہیں۔ ان کے بدن اس دنیا میں ہوتے ہیں، لیکن ان کی ارواح کا آخرت سے تعلق ہوتا ہے وہ اعلیٰ محل سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہی اللہ کی زمین پر اللہ کے نائب ہوتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں۔ آہ! آہ! کاش میں ان کی زیارت کرسکتا۔ میں اللہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اپنے لیے اور تمھارے لیے پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا اور فرمایا: جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

ابتدا بھی ہمارے ساتھ اور اختتام بھی ہمارے ساتھ

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر بن محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی علی بن اسحاق النحوی قال: حدثنا عثمان بن عبدالله الشامی قال: حدثنا أبو لهيعة عن أبی زرعة الحضرمی عن عمر بن علی بن ابی طالب عن أبيه عليه السلام قال: قال لی النبی صلی الله عليه وآله: ياعلی بنا يختم الله الدين كما بنا فتحه، وبنا يؤلف الله بين قلوبكم بعد العداوة والبغضاء۔

(بحذف اسناد) حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی ابتدا بھی ہمارے ساتھ کی تھی اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں کو دشمنی اور بغض کے بعد دوبارہ جوڑے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

طوبیٰ کن کے لیے ہے (جنت کا خوبصورت درخت)

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن محمد بن مروان عن محمد ابن عجلان عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: طوبى لمن لم يبدل نعمة الله كفراً، طوبى للمتحابين في الله۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: طوبیٰ ان لوگوں کے لیے ہے جو کفر کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں کو تبدیل نہیں کرتے اور ایک دوسرے سے اللہ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتے ہیں۔

اہل بیتؑ سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا عبدالكريم بن محمد قال: حدثنا سهل بن تكلمة الرازي قال: حدثنا ابن أبي اويس قال: حدثني ابي عن حميد بن قيس عن عطاء عن ابن عباس قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يابني عبدالمطلب اني سألت الله لكم ان يعلم جاهلكم، وان يثبت قائمكم، وان يهدي ضالكم ، وان يجعلكم نجداء جوداء رحماء، أم والله لو ان رجلًا صف قدميه بين الركن والمقام مصلياً فلقي الله ببغضكم أهل البيت دخل النار۔

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: اے اولاد عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے واسطے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے جاہل کو علم کی دولت سے نوازے اور تمہارا جو فرد راہ خدا میں قیام کرے اس کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور

Presented by Ziaraat.Com

تمھارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور وہ تمھیں بہادر، سخی اور رحم کرنے والے قرار دے۔

آ گاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر ہمیشہ نماز ادا کرتا رہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں پیش ہو کہ اہل بیتؑ سے بغض رکھتا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

اطاعتِ خدا میں لوگ ہمارے تابع ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان قال: أخبرنى الشريف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة العلوى الحسينى الطبرى رحمه الله قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن جعفر الحميرى عن أبيه عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن مروك بن عبيد الكوفى عن محمد ابن يزيد الطبرى قال: كنت قائماً على رأس الرضا على بن موسىٰ عليهما السلام بخراسان وعنده جماعة من بنى هاشم منهم اسحاق بن العباس بن موسىٰ، فقال له: يااسحاق بلغنى انكم تقولون ان الناس عبيد لنا، لا وقرابتى من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما قلته قط ولا سمعته من أحد من آبائى ولا بلغنى من واحد منهم قاله، لكنا نقول الناس عبيد لنا فى الطاعة موال لنا فى الدين، فليبلغ الشاهد الغائب۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن یزید طبری نے بیان کیا ہے: مَیں خراسان میں حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور آپؑ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی موجود تھی، ان میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ بھی تھے۔

پس آپؑ نے اس سے فرمایا: اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اور مجھے قسم ہے اس قرابت کی جو مجھے رسولؐ خدا سے حاصل ہے میں نے یہ کبھی نہیں کہا اور نہ ہی میرے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایسا کہا ہے اور نہ

Presented by Ziaraat.Com

ہی ان میں سے کسی کے بارے میں کوئی ایسی خبر مجھے ملی ہے کہ کسی نے ایسے فرمایا ہو۔ البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لوگ اطاعت خدا میں ہمارے غلام و تابع ہیں (یعنی جو ہماری اتباع میں خدا کی اطاعت کی جائے تو وہی قابلِ قبول ہے اور جو دین کو ہم سے حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے غلام اور موالی ہیں۔ پس ہر حاضر اس بات کو ہر غائب تک کو پہنچا دے۔

امام رضاؑ کی توحید خدا پر گفتگو

(وبهذا الاسناد) قال: سمعت الرضاؑ يتكلم في توحيد الله فقال: أول عبادة الله معرفته، واصل معرفة الله ـ جل اسمه ـ توحيده، ونظام توحيده نفي التحديد عنه ، لشهادة العقول أن كل محدود مخلوق، وشهادة كل مخلوق أن له خالقاً ليس بمخلوق ، والممتنع من الحدث هو القديم في الأزل، فليس الله عبد من نعت ذاته، ولا اياه وحّد من اكتنهه، ولا حقيقة أصاب من مثله، ولا به صدّق من نهاه، ولا صمد صمده من أشار اليه بشئ من الحواس، ولا اياه عنى من شبهه، ولا له عرف من بعضه ، ولا اياه أراد من توهمه ، كل معروف بنفسه مصنوع، وكل قائم في سواه معلول، بصنع الله يستدل عليه ، وبالعقول تعتقد معرفته، وبالفطر تثبت محبته خلق الله تعالى الخلق حجاباً بينه وبينهم، ومباينته اياهم مفارقته انّيتهم، وابتداؤه لهم دليلهم على ان لا ابتداء له، لعجز كل مبتدئ منهم عن ابتداء مثله، فأسماؤه تعالى تعبير وأفعاله سبحانه تفهيم، قد جهل الله من حده وقد تعداه من اشتمله وقد أخطأه من اكتنهه، ومن قال ﴿كيف﴾ هو فقد شبهه ، ومن قال فيه ﴿لم﴾ فقد علله، ومن قال ﴿متى﴾ فقد وقته، ومن قال ﴿فيم﴾ فقد ضمنه ، ومن قال ﴿الى م﴾ فقد نهاه، ومن قال

Presented by Ziaraat.Com

﴿حتّٰى م﴾ فقد غياه ، ومن غياه فقد جزأه ومن جزأه فقد ألحد فيه ۔

لا يتغير اللّٰه بتغير المخلوقات، ولا يتحدد بتحدد المحدود، واحد لا بتأويل عدد ، ظاهر لا بتأويل المباشرة، متجل لا باستهلال رؤية باطن لا بمزايلة مبائن لا بمسافة، قريب لا بمداناة، لطيف لا بتجسم، موجود لاعن عدم، فاعل لا باضطرار، مقدر لا بفكرة ، مدبر لا بحركة، مريد لا بعزيمة، شاءٍ لا بهمة ، مدرك لا بحاسة، سميع لا بآلة، بصير لا بأداة، لا تصحبه الأوقات ولا تضمه الا ماكن ، ولا تأخذه السناة، ولا تحده الصفات، ولا تقيده الأدوات۔

سبق الأوقات كونه، والعدم وجوده، والابتداء، أزله، بخلقه الأشباه علم انه لا شبه له، وبمضادته بين الأشياء علم ان لا ضد له، وبمقارنته بين الامور عرف ان لا قرن له ، ضاد النور بالظلمة، والصر بالحر ، مؤلف بين متعاقباتها، مفرق بين متدانياتها، بتفريقها دل على مفرقها ، وبتأليفها دل على مؤلفها، قال اللّٰه تعالٰى: ﴿ومن كل شئ خلقنا زوجين لعلكم تذكرون﴾۔

له معنى الربوبية اذ لا مربوب، وحقيقة الالهية اذ لا مألوه ، ومعنى العالم ولا معلوم، ليس منذ خلق استحق معنى الخالق، ولا من حيث احدث استفاد معنى المحدث، لا يغيبه منذ، ولا يدنيه قد، ولايحجبه لعل، ولا يوقته متى، ولا يشتمله حين ، ولا يقارنه مع، كل ما فى الخلق من أثر غير موجود فى خالقه ، وكل ما أمكن فيه ممتنع من صانعه، لا تجرى عليه الحركة والسكون، كيف يجرى عليه ما هو أجراه، أو يعود فيه ما هو ابتداه؟ اذاً لتفاوتت دلالته ولا

Presented by Ziaraat.Com

متنع من الأزل معناه۔

ولما كان للبارى معنى غير المبره لوحد له وراء لحد له امام، ولو التمس له التمام للزمه النقصان ، كيف يستحق الأزل من لا يمتنع من الحدث، وكيف ينشئ الأشياء من لا يمتنع من الانشاء۔

لو تعلقت به المعانى لقامت فيه آية المصنوع، ولتحول عن كونه دالاً الى كونه مدلولاً عليه، ليس فى مجال القول حجة، ولا فى المسألة عنه لجواب لا اله الا الله العلى العظيم۔

(بحذف اسناد) راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔

پس آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کی معرفت حاصل کی جائے اور اللہ جل جلالہ کی معرفت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کے لیے توحید کو مانا جائے (یعنی اس کو واحد و یکتا تسلیم کیا جائے) اور اس کی توحید کا نظام یہ ہے کہ اس کو محدود نہ کیا جائے کیونکہ عقل گواہی دیتی ہے کہ جو محدود ہو وہ مخلوق ہے۔ اور ہر مخلوق گواہی دیتی ہے کہ اس کے لیے کوئی خالق ہے اور اللہ مخلوق نہیں ہے۔ اس کا حادث ہونا ممتنع ہے وہ ہمیشہ سے قدیم ہے۔ پس جس شخص نے اس کی ذات نعت وصفت بیان کرنا شروع کی اس نے اس کی عبادت نہیں کی۔ اور جو اس کی اصل وحقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ اس کی توحید پر ایمان نہیں رکھ سکتا اور جس نے اس کی مثل بیان کی وہ اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتا اور جو اس کی نفی کرے گا وہ اس کی تصدیق نہیں کر سکتا اور جو اس کی طرف خواہش ظاہری کے ذریعے اشارہ کرے گا وہ اس کو بے نیاز تسلیم نہیں کرتا۔ جس نے اس کی تشبیہ بیان کی اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور جس نے اس کے حصے قرار دیئے اس کو اس کی معرفت حاصل نہیں ہوئی اور جس نے اس کے بارے میں توھم کیا اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور ہر معروف بذات خود مصنوع ہے اور اس کے علاوہ جو بھی قائم ہے وہ کسی علت کا معلول ہے اور خود اللہ کی مصنوعات کے ذریعے اس کے وجود پر استدلال کیا جاتا

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ اور عقل کے ذریعے اس کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے اور فطرت کے ذریعے اس کی محبت کو ثابت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خلق کیا اور ان کے اور اپنے درمیان ایک حجاب (پردہ) قرار دیا ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مباینت قرار دی ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مفارقت کو ثابت رکھا ہے، اس کا انہی مخلوق کے لیے ابتدا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے اپنے لیے کوئی ابتدا نہیں ہے (یعنی وہ ہمیشہ سے ہے) کیونکہ اس مخلوق میں سے ہر ایک اس جیسی ابتدا رکھنے سے عاجز وناتواں ہے۔

اس کے اسما صرف اس کی ذات کی تعبیر ہیں نہ کہ اس کی حقیقت۔ اس ذات مبرا ومنزہ کے تمام افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں اور جس نے اس کی حد معین کی وہ اس کی حقیقت سے جاہل ہے اور جس نے اس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعداد کا قائل ہو جائے گا اور جو اس کی اصل حقیقت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس نے اس کے بارے میں خطا کی ہے۔ اور جو اس کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ پس اس نے اس کو تشبیہ دی ہے۔ جس نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کیوں کر ہے؟ پس اس نے اس کی علت وتعلیل بیان کی ہے اور جس نے کہا کہ وہ کب سے ہے پس اس نے اس کے لیے وقت کی حد بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کس میں ہے پس اس نے اس کسی کے ضمن میں قرار دیا اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کب تک ہے پس اس نے اس کی نفی کر دی ہے اور جس نے اس کے بارے میں بیان کیا کہ وہ فلاں وقت تک ہے اس نے اس کی غایت وانتہا بیان کی ہے اور جس نے اس کی انتہا بیان کی اس نے اس کا تجزیہ کیا اور جس نے اس کا تجزیہ کیا وہ اس کا منکر وکافر ہو جائے گا۔

مخلوقات کی تبدیلی سے اللہ میں تبدیلی نہیں آ سکتی اور مخلوق کی حدود کے ساتھ اس کی حدود کو معین نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایک ہے لیکن کسی عدد کی تاویل میں نہیں ہے۔ وہ ظاہر ہے لیکن ظاہری آنکھیں اس کی تجلی کا نظارہ نہیں کر سکتی (بلکہ حقیقی وباطنی نظریں اس کی تجلی کا مشاہدہ کرتی ہیں)۔ وہ ایسا پوشیدہ ہے جو کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا دُور ہے کہ مسافت نہیں رکھتا، وہ ایسا قریب ہے جس کے قرب کو محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا موجود ہے جس کے اول وآخر میں عدم نہیں ہے۔ وہ ایسا فاعل ہے جو مجبور نہیں ہے، وہ ایسا

Presented by Ziaraat.Com

مقدر (یعنی تقدیر کرنے والا) جو غور و فکر نہیں کرتا۔ وہ پوری کائنات کے لیے مدبر (تدبیر کرنے والا) ہے۔ حرکت کرنے کا محتاج نہیں۔ وہ ایسا مرید ہے جو بغیر زحمت کے ارادہ کرتا ہے۔ وہ چاہنے والا لیکن بغیر کسی ہمت کے۔ وہ درک کرنے والا ہے لیکن اس کا محتاج نہیں ہے۔ وہ سننے والا لیکن بغیر کسی اور ذریعہ کے۔ وہ دیکھنے والا ہے لیکن بغیر آنکھ کے۔ زمانہ اس کا ساتھی نہیں بن سکتا اور محل اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ اس کی صفات کی حد معین ہو سکتی ہے اور اس کو اسباب مقید نہیں کر سکتے (یعنی وہ اسباب کا تابع نہیں ہے)۔

اس کا وجود زمانے سے پہلے ہے اور اس کا وجود عدم پر سبقت رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور اس کا اشیا کو خلق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے کوئی چیز مشابہ نہیں ہے اور چیزوں کا ایک دوسرے کی ضد ہونے سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے لیے کوئی ضد نہیں ہے، اور اُمور کا آپس میں قرین اور ساتھی ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی قرین و ساتھی نہیں ہے۔ اس نے نور کو ظلمت کی ضد قرار دیا ہے۔ سردی کو گرمی کی ضد قرار دیا ہے جو دور دور ہیں ان کے درمیان الفت قرار دی ہے اور جو قریب قریب ہیں ان کے درمیان جدائی قرار دی ہے۔ انؑ کے درمیان تفریق و جدائی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کوئی جدائی ڈالنے والا ہے اور ان کے درمیان الفت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی الفت پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

"ہم نے ہر چیز کو جفت (جوڑا) خلق فرمایا ہے تاکہ تم تذکر حاصل کر سکو۔"

وہ اس وقت بھی رب تھا جب کوئی پرورش پانے والا نہیں تھا اور حقیقت اُلوہیت اس کے لیے اس وقت بھی تھی جب کوئی عبادت کرنے والا موجود نہیں تھا۔ علم اس کے لیے اس وقت بھی ثابت تھا جب کوئی معلوم نہیں تھا اور اس نے جب خلق کیا تو اس وقت معنیٰ خلق کا مستحق نہیں بنا، بلکہ پہلے سے تھا اور نہ ہی ایجاد کرنے کے وقت سے ایجاد کرنے والا ہے (بلکہ پہلے بھی تھا)۔

لفظ ضد اس کی غیبت کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی قد اس کے قرب کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی شاہد اس کے تعجب کا سبب بنتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کا احاطہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کو بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا ساتھ دینے کی وجہ سے اس کا معاون بنا

Presented by Ziaraat.Com

جاسکتا ہے۔ ہر وہ چیز جو اس کی مخلوق میں ہے وہ اثر اس موجود کے خالق کا غیر ہے اور جو ممکن میں ہے وہ اس کے بنانے والے میں ممنوع ہے۔ اس کو حرکت اور سکون سے متصف نہیں کیا جاسکتا اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اس نے جاری کیا وہ اس کی ذات میں جاری کیا جاسکے اور ہر وہ چیز جس کے لیے ابتدا ہے وہ اس کی طرف پلٹنے والی ہے، کیونکہ دونوں کی دلالت الگ الگ ہے اور ازل کے معنی کے بھی یہ منافی ہے۔

مخلوق کے اوصاف کو خالق کے لیے ثابت نہیں کیا جاسکتا اور جس نے اس کے پیچھے والی حد معین کی لامحالہ اس کو امام یعنی آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی (حالانکہ ہر دو ناممکن ہیں) اور جس نے اس کے تمام ہونے کو ثابت کیا تو وہ اس کے ناقص ہونے کا قائل ہوا اور جو ازلی ہمیشہ سے ہو اس کے لیے اس چیز کو کیسے ثابت کیا جاسکتا ہے کہ جو حادث کے لیے متمنع نہ ہو۔ (یعنی حادث کے لیے پائی جائے) اور وہ کیسے اشیا کو خلق کرسکتا ہے کہ جو خود خلق کا محتاج ہو؟

اگر یہ معانی اس کے ساتھ قائم ہوجائیں تو یہ اس کے مصنوع ہونے کی دلیل ہے اور اس کے دال (یعنی دلالت کرنے والے رہنمائی کرنے والے) سے مدلول ہونے کی طرف تبدیلی لازم آئے گی اور اس کے بارے میں کوئی قول حجت نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے اور وہ بلند و عظیم ہے۔

نیکی بندۂ مومن کے لیے تحفہ ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو غالب أحمد بن محمد الرازي رحمه الله قال: حدثني خالي أبو العباس محمد بن جعفر الزراز القرشي قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن بريد بن معاوية العجلي عن أبي جعفرمحمد بن علي الباقرعليه السلام عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : يقول الله تعالىٰ: المعروف هدية مني الى عبدي المؤمن، فان قبلها مني فبرحمتي ومني، وان

Presented by Ziaraat.Com

ردها فبذنبه حرمها ومنه لامنی، وأيما عبد خلقته فهديته الى الايمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالبخل فانی ارید به خيراً۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نیکی میری طرف سے میرے مومن بندہ کے لیے تحفہ ہے۔ اگر وہ میرے اس تحفہ کو قبول کر لے (یعنی اس کو انجام دے) تو یہ میری رحمت کے ذریعے ہے اور میری طرف سے ہے اور اگر وہ اس کو رد کرے اور قبول نہ کرے (یعنی اس کو انجام نہ دے) تو اس کی محرومیت اس کا گناہ ہے اور یہ میرے بندے کی طرف سے ہے، میری طرف سے نہیں ہے۔ پس میں جس بندے کو بھی خلق کرتا ہوں اس کو ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اس کے اخلاق و خلق کو حسن قرار دیتا ہوں میں اس کے ساتھ بخل نہیں کرتا میں تو اس کی اچھائی کا ارادہ کرتا ہوں۔

فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: أبو القاسم الحسين الكوفی قال: حدثنا جعفر بن علی بن الحسن ابن محمد بن مروان الغزال قال: حدثنا عبدالله بن الحسن الأحمشی قال: حدثنا خالد بن عبدالله عن يزيد بن أبی زياد عن عبدالله بن الحرث بن نوفل قال: سمعت سعد بن مالك، يعنی ابن أبی وقاص - يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: فاطمة بضعة منی، من سرها فقد سرنی، ومن ساء ها فقد ساء نی، فاطمة أعز البرية علی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن حرث بن نوفل نے بیان کیا ہے: میں نے سعد بن مالک (یعنی ابن ابی وقاص) سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے

Presented by Ziaraat.Com

اس کو ناراحت کیا پس اس نے مجھے ناراحت کیا۔ مجھے فاطمہؑ ساری مخلوق سے زیادہ عزیز ہے''۔

امیر المومنینؑ کا محمد بن ابی بکرؓ اور اہلِ مصر کے نام خط

(وعنه) عن شيخه رضي الله عنه قال: حدثني أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد بن الحسن الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني قال: أخبرني أبو إسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثني عبدالله بن محمد بن عثمان قال: حدثنا علي بن محمد بن أبي سعيد عن فضيل بن جعد عن أبي اسحاق الهمداني قال: لما ولى أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليه محمد بن أبي بكر مصر وأعمالها كتب له كتاباً، وأمره ان يقرأه على أهل مصر، وليعمل بما وصاه به فيه، وكان الكتاب:

بسم الله الرحمٰن الرحيم

من عبدالله أميرالمؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام الى أهل مصر ومحمد بن ابي بكر، سلام عليكم، فاني احمد اليكم الله الذي لا اله إلّا هو۔

امابعد: فاني اوصيكم بتقوى الله فما أنتم عنه مسئولون واليه تصيرون ، فان الله تعالى يقول: ﴿كل نفس بما كسبت رهينة﴾ ويقول: ﴿ويحذركم الله نفسه والى الله المصير﴾ ويقول ﴿ فوربك لنسألنهم أجمعين عما كانوا يعملون﴾۔

واعلموا عباد الله ان الله عزّوجلّ سائلكم عن الصغير من عملكم والكبير فان يعذب فنحن أظلم، وان يعف فهو أرحم الراحمين۔

يا عباد الله ان أقرب ما يكون العبد الى المغفرة والرحمة

Presented by Ziaraat.Com

حين يعمل لله بطاعته وينصحه بالتوبة، عليكم بتقوى الله، فانها تجمع الخير ولا خير غيرها، ويدرك بها من الخير ما لا يدرك بغيرها من خير الدنيا وخير الآخرة، قال الله عزّوجلّ: ﴿وقيل للذين اتقوا ماذا أنزل ربكم قالوا خيراً للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة ولدار الآخرة خير ولنعم دارالمتقين﴾۔

اعلموا ياعباد الله ان المؤمن من يعمل الثلاث من الثواب: اما الخير فان الله يثيبه بعمله فى دنياه، قال الله سبحانه لابراهيم: ﴿وآتيناه أجره فى الدنيا وانه فى الآخرة لمن الصالحين﴾ فمن عمل الله تعالىٰ أعطاه أجره فى الدنيا والآخرة وكفاه المهم فيهما، وقد قال الله تعالىٰ: ﴿يا عباد الذين آمنوا اتقوا ربكم للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة وأرض الله واسعة انما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب﴾ فما اعطاهم الله فى الدنيا لم يحاسبهم به فى الآخرة، قال الله تعالىٰ: ﴿للذين أحسنوا الحسنى وزيادة﴾ والحسنى هى الجنة والزيادة هى الدنيا، وان الله تعالىٰ يكفر بكل حسنة سيئة، قال الله عزّوجلّ: ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات ذٰلك ذكرى للذاكرين﴾ حتىٰ اذا كان يوم القيامة حسبت لهم حسناتهم، ثم أعطاهم بكل واحدة عشرةً أمثالها الى سبعمائة ضعف، قال الله عزّوجلّ: ﴿جزاءً من ربك عطاءً حساباً﴾ وقال: ﴿اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى الغرفات آمنون﴾ فارغبوا فى هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضوا عليه۔

واعلموا ياعباد الله ان المتقين حازوا عاجل الخير وآجله، شاركوا أهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم أهل الدنيا فى

Presented by Ziaraat.Com

آخرتهم، أباحهم الله فى الدنيا ما كفاهم به وأغناهم، قال الله عزّوجل: ﴿قل من حرم زينة الله التى أخرج لعباده والطيبات من الرزق قل هى للذين آمنوا فى الحياة الدنيا خالصة يوم القيامة كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون﴾ سكنوا الدنيا بأفضل ما سكنت، وأكلوهابأفضل ما اكلت، شاركوا أهل الدنيا فى دنياهم فأكلوا معهم من طيبات ما يأكلون، وشربوا من طيبات ما يشربون، ولبسوا من أفضل ما يلبسون وسكنوا من أفضل ما يسكنون وتزوجوا من أفضل ما يتزوجون ، وركبوا من أفضل ما يركبون، اصابوا لذة الدنيا مع أهل الدنيا وهم غداً جيران الله تعالىٰ، يتمنون عليه فيعطيهم ما يتمنون، لا ترد لهم دعوة ولا ينقص لهم نصيب من اللذة، فالى هذا يا عباد الله يشتاق إليه من كان له عقل ويعمل له بتقوى الله ولا حول ولا قوة الا بالله۔

يا عباد الله ان اتقيتم وحفظتم نبيكم فى أهل بيته فقد عبدتموه بأفضل ما عبد، وذكرتموه ، بأفضل ماذكر، وشكرتموه بأفضل ما شكر، وأخذتم بأفضل الصبر والشكر، واجتهدتم أفضل الاجتهاد، وان كان غيركم اطول منكم صلاة وأكثر منكم صياماً فأنتم أتقى لله منه وأنصح لأولى الامر۔

احذروا يا عباد الله الموت وسكرته، فأعدوا له عدته، فانه يفجئكم بأمر عظيم بكير لا يكون معه شراً بداً أو بشر-لا يكون معه خير أبداً، فمن أقرب الى الجنة من عاملها ومن أقرب الى النار من عاملها، انه ليس أحد من الناس تفارق روحه جسده حتىٰ يعلم الى أى المنزلين يصير: الى الجنة

Presented by Ziaraat.Com

أم النار أعدو هو الله أم ولى، فان كان ولياً لله فتحت له أبواب الجنة وشرعت له طرقها ورأى ما اعد الله له فيها، ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل، وان كان عدو الله فتحت له أبواب النار وشرع له طرقها ونظر الى ما أعد الله له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور، كل هذا يكون عند الموت، وعنده يكون بيقين، قال الله تعالى: ﴿الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون﴾ ويقول: ﴿الذين تتوفاهم الملائكة ظالمي أنفسهم فالقوا السلم ما كنا نعمل من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم تعملون فادخلوا أبواب جهنم خالدين فيها فلبئس مثوى المتكبرين﴾۔

ياعباد الله ان الموت ليس منه فوت، فاحذروه قبل وقوعه، واعدوا له عدته، فانكم طرد الموت ان اقمتم له أخذكم وان فررتم منه أدرككم، وهو ألزم لكم من ظلكم، الموت معقود بنواصيكم، والدنيا تطوى خلفكم، فأكثروا ذكر الموت عندما تنازعكم اليه أنفسكم من الشهوات، وكفى بالموت واعظاً، وكان رسول الله ﷺ كثيراً ما يوصى اصحابه بذكر الموت، فيقول: أكثروا ذكر الموت، فانها هادم اللذات، حائل بينكم وبين الشهوات۔

يا عباد الله ما بعد الموت لمن لا يغفر له اشد من الموت القبر، فاحذروا ضيقه وضنكه وظلمته وغربته، ان القبر يقول كل يوم: أنا بيت الغربة، أنا بيت التراب، أنا بيت الوحشة، أنا بيت الدود والهوام، والقبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النيران، ان العبد المؤمن اذا دفن قالت له الأرض: مرحباً وأهلاً، قد كنت ممن أحب ان

Presented by Ziaraat.Com

تمشى على ظهرى، فاذا وليتك فستعلم كيف صنعى بك، فيتسع له مد البصر، وان الكافر اذا دفن قالت له الأرض: لا مرحباً ولا أهلًا، لقد كنت من أبغض من يمشى على ظهرى، فاذا وليتك فستعلم كيف صنعى بك، فتضمه حتى تلتقى اضلاعه، وان المعيشة الضنك التى حذر الله منها عدوه عذاب القبر انه يسلط على الكافر فى قبره تسعة وتسعين تنيناً فينهشن لحمه ويكسرن عظمه ويترددن عليه كذلك الى يوم يبعث، لو ان تنيناً منها نفخ فى الأرض لم تنبت زرعاً أبداً۔

اعلموا ياعباد الله ان أنفسكم الضعيفة وأجسادكم الناعمة الرقيقة التى يكفيها اليسير تضعف عن هذا فاستطعتم ان تجزعوا لأجسادكم وأنفسكم مما لا طاقة لكم به ولا صبر لكم عليه، فاعملوا بما أحب الله واتركوا ما كره الله۔

يا عباد الله ان بعد البعث ما هو اشد من القبر يوم يشيب فيه الصغير، ويسكر منه الكبير، ويسقط فيه الجنين، وتذهل كل مرضعة عما ارضعت، يوم عبوس قمطرير، يوم كان شره مستطيراً ، ان فزع ذلك اليوم ليرهب الملائكة الذين لا ذنب لهم، وترعب منه السبع الشداد والجبال الأوتاد والأرض المهاد، وتنشق السماء فهى يومئذ واهية، وتتغير فكأنها وردة كالدهان وتكون الجبال سراباً مهيلا بعد ما كانت صما صلابا، وينفخ فى الصور فيفزع من فى السموات ومن فى الأرض الا من شاء الله، فكيف من عصى بالسمع والبصر واللسان واليد والرجل والفرج والبطن، ان لم يغفر الله له ويرحمه من ذلك اليوم لأنه يفضى ويصير الى غيره الى نار قعرها بعيد وحرها شديد

Presented by Ziaraat.Com

وشرابها صديد وعذابها جديد ومقامعها حديد، لا يفتر عذابها ولا يموت ساكنها، دار ليس فيها رحمة ولا يسمع لاهلها دعوة۔

واعلموا ياعباد الله ان مع هذا رحمة الله التى لا يعجز العباد جنة عرضها كعرض السموات والارض اعدت للمتقين ، لا يكون معها شر أبداً لذاتها لا تمل ومجتمعها لا يتفرق، وسكانها قد جاوروا الرحمٰن، وقام بين أيديهم الغلمان بصحاف من الذهب فيها الفاكهة والريحان۔

ثم اعلم يامحمد بن أبى بكر انى قد وليتك أعظم أجنادى فى نفسى أهل مصر فاذا وليتك ما وليتك من أمر الناس فأنت حقيق، ان تخاف منه على نفسك وان تحذر فيه على دينك، فان استطعت ان لا تسخط ربك برضى أحد من خلقه فافعل، فان فى الله عزّوجلّ خلفاً من غيره وليس فى شئ سواه خلف منه، اشتد على الظالم وخذ عليه، ولن لأهل الخير وقربهم واجعلهم بطانتك واقرانك، وانظر الى صلاتك كيف هى، فانك إمام لقومك ان تتمها ولا تخففها، فليس من امام يصلى بقوم يكون فى صلاتهم نقصان الا كان عليه لا ينقص من صلاتهم شئ وتممها وتحفظ فيها يكن لك مثل اجورهم ولا ينقص ذٰلك من أجرهم شيئًا۔

وانظر الى الوضوء، فانه من تمام الصلاة، تمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثاً واغسل وجهك ثم يدك اليمنى ثم اليسرى ثم امسح رأسك ورجليك، فانى رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصنع ذٰلك، واعلم ان الوضوء نصف الايمان۔

ثم ارتقب وقت الصلاة، فصلها لوقتها ولا تعجل بها قبله

Presented by Ziaraat.Com

لفراغ ولا تؤخرها عنه لشغل، فان رجلًا سأل رسول اللّٰه ﷺ عن اوقات الصلاة، فقال رسول اللّٰه ﷺ: أتانی جبرئیل علیہ السلام فأرانی وقت الصلاة حین زالت الشمس فکانت علی حاجبه الأیمن، ثم أرانی وقت العصر فکان ظل کل شئ مثله، ثم صلی المغرب حین غربت الشمس ثم صلی العشاء الآخرة حین غاب الشفق، ثم صلی الصبح فأغلس بها والنجوم مشبکة، فصلِّ لهذه الأوقات، والزم السنة المعرفة والطریق الواضح، ثم انظر رکوعك وسجودك فان رسول اللّٰه ﷺ کان أتم الناس صلاة وأحفظهم عملًا بها۔

واعلم ان کل شئ من عملك تبع لصلاتك، فمن ضیع الصلاة فانه لغیرا اضیع، اسأل اللّٰه الذی یری ولا یری وهو بالمنظر الأعلٰی ان یجعلنا وایاك ممن یحب ویرضی حتٰی یعنینا، وایاك علی شکره وذکره وحسن عبادته وأداء حقه وعلٰی کل شئ اختار لنا فی دنیانا ودیننا وآخرتنا۔

وأنتم یاأهل مصر فلیصدق قولکم فعلکم وسرکم علانیتکم ولا تخالف ألسنتکم قلوبکم۔

واعلموا انه لا یستوی امام الهدی وامام الردی، ووصی النبی وعدوه، انی لا أخاف علیکم مؤمناً ولا مشرکاً: أما المؤمن فیمنعه اللّٰه بایمانه ، وانا المشرك فیحجزه اللّٰه عنکم بشرکه، ولکنی أخاف علیکم المنافق یقول ما تعرفون ویعمل بما تنکرون۔

یامحمد بن أبی بکر اعلم انِ أفضل الفقه الورع فی دین اللّٰه والعمل بطاعته، وانی اوصیك بتقوی اللّٰه فی سر امرك وعلانیتك وعلی أی حال کنت علیه، الدنیا دار بلاء ودار فناء، والآخرة دارالجزاء ودارالبقاء، فاعمل لما یبقی

Presented by Ziaraat.Com

واعدل عما يغنى، ولا تنس نصيبك من الدنيا۔
اوصيك بسبع هن من جوامع الاسلام: تخشى الله عزّوجلّ ولا تخش الناس فى الله ، وخير القول ما صدقه العمل، ولا تقض فى امر واحد بقضائين مختلفين فيختلف امرك وتزيغ عن الحق، واحب لعامة رعيتك ما تحب لنفسك وأهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك وأهل بيتك فان ذٰلك أوجب للحجة وأصلح للرعية وخفض الغمرات الى الحق، ولا تخف فى الله لومة لائم، وانصح المرء اذا استشارك، واجعل نفسك اسوة لقريب المؤمنين وبعيدهم۔
جعل الله مودتنا فى الدين وخلتنا واياكم خلة المتقين، وأبقى لكم طاعتكم حتٰى يجعلنا واياكم بها اخوانا على سرر متقابلين۔
احسنوا أهل مصر مؤازرة محمدٍ أميركم، واثبتوا على طاعتكم تردوا حوض نبيكم صلى الله عليه وآله، أعاننا الله واياكم على ما يرضاه ، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ۔

(بحذفِ اسناد) ابواسحاق ہمدانی کہتے ہیں: جب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے محمد بن ابی بکرؓ کو مصر کا والی بنا کر روانہ کرنا چاہا تو اس وقت آپؑ نے ایک خط تحریر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ اس خط کو اہلِ مصر کے سامنے پڑھنا اور جو کچھ مَیں نے اس میں تیرے لیے نصیحت تحریر کی ہے اس پر عمل کرنا اور وہ خط یوں تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی طرف سے محمد بن ابی بکرؓ اور تمام اہلِ مصر کے لیے ہے۔ السلام علیکم! پس میں تمھارے لیے اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! جس چیز کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اس کے

Presented by Ziaraat.Com

بارے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے کی میں وصیت کرتا ہوں اور تم سب اس کی طرف پلٹ کر جانے والے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ہر انسان اپنے عمل کا مرہون ہے۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اس کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے۔''

پھر تیسرے مقام پر فرمایا:

''پس مجھے قسم ہے تمھارے رب کی، تم سب سے ضرور بضرور سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں جو تم کرتے ہو''۔ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم سے ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے بارے میں سوال کرے گا۔ پس اگر وہ عذاب دے تو ہم ظالم ہوں گے اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تمہیں اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ قریب کر سکتی ہے وہ اس کی اطاعت میں عمل کرنا اور توبہ کے ذریعے اس کی بارگاہ میں آنسو بہانا ہے۔ تم لوگوں پر اللہ کے سامنے تقویٰ و ڈرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ بات ہی تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے اور اس کے بغیر کوئی نیکی نہیں ہے اور جو خیر و نیکی تقویٰ کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے اُسے تقویٰ کے بغیر دنیا اور آخرت میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ بول اُٹھتے ہیں سب سے اچھا نازل کیا جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر ان کے لیے اچھا ہی ہے۔'' (سورۂ نحل، آیت ۳۰)

Presented by Ziaraat.Com

اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے ثواب حاصل کرنے کے لیے۔ بہر حال نیکی وہ (جو تین کاموں میں نیکی اور خیر ہے) تحقیق اللہ اس نیکی پر اس دنیا میں عمل کرنے کو آخرت کے لیے ثابت رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ جناب ابراہیمؑ کے لیے فرماتا ہے:

''اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔'' (سورۂ عنکبوت، آیت ۲۷)

پس جو شخص اللہ کے لیے نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں اس کے لیے جو اہم ترین ہے اس کی کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ خود فرماتا ہے:

''اے میرے اہلِ ایمان بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو اور اس دنیا میں جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی بھرپور اور بغیر حساب بدلہ دیا جائے گا۔'' (سورۂ زمر، آیت ۱۰)

پس ان لوگوں کو جو خدا دنیا میں عطا کرے گا اس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا۔ اور خدا فرماتا ہے: ''ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور بھی زیادہ نیکی ہے۔'' حسنہ اور نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نیکی کو ہر بُرائی کے لیے کفارہ قرار دے گا۔

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تحقیق نیکیاں بُرائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ یاد رکھنے والوں کے لیے تذکرہ ہے۔''

حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہوگا۔ اس کے بارے میں خدا خود فرماتا ہے:

''تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔''

اور پھر فرمایا:

''جن لوگوں نے نیک کام کیا ہے ان کے لیے نیک اعمال کی دوہری

Presented by Ziaraat.Com

جزا ہے اور وہ جنت میں ٹھنڈی ہواؤں میں اطمینان سے ہوں گے۔"
(سورۂ سبا، آیت ۳۷)

خدا تم پر رحم کرے، پس اس میں رغبت کرو اور خدا کے لیے اپنی اعمال کو انجام دو اسی پر اپنے آپ کو جمع رکھو۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تقویٰ اختیار کرنے والے ہمیشہ متحد رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہلِ دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے دنیا کی ضروریات کو مباح قرار دیتا ہے اور حرام سے بے نیاز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اے رسول! ان سے سوال کرو جو زینت کی چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اور کھانے کے لیے صاف ستھری چیزیں پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو یہ ساری چیزیں پاک و پاکیزہ قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں ایمان لائے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔" (سورۂ اعراف، آیت ۳۲)

یہ متقین دنیا میں احسن انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ چیزیں کھاتے ہیں جو افضل اور احسن ہوتی ہیں۔ پس اہلِ دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ پاک اور پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (متقین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں اور جو لباس یہ لوگ پہنتے ہیں متقین ان سے افضل پہنتے ہیں۔ وہ اس دنیا میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں بہترین طریقے سے شادیاں کرتے ہیں اور دنیا میں بہترین سواریوں پر سوار ہوتے ہیں اور وہ دنیا والوں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذات حاصل کرتے ہیں اور وہ آخرت میں اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوتے ہیں اور جس چیز کی تمنا کرتے ہیں اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور ان کی دعا کو رد نہیں کرے گا اور لذت میں سے کسی چیز کو کم نہیں کرے گا پس اس بنا پر اللہ کے بندے جو صاحبِ عقل ہیں وہ اس کے مشتاق ہیں اور وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ

Presented by Ziaraat.Com

اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ بیتؑ کے بارے میں اپنے نبیؐ کے حکم کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین انداز میں اللہ کی عبادت کی اور سب سے افضل اللہ کو یاد کیا اور سب سے افضل انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا۔

تم سب سے افضل صبر اور شکر کرنے والے ہو اور سب سے افضل جہاد کیا، اگرچہ تمھارا غیر (دشمنِ اہلِ بیتؑ) تمھاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمھاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم ان کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والے ہو۔ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اُولی الامر سے زیادہ نصیحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے خود کو بچاؤ، کیونکہ یہ اچانک اپنے امرِ عظیم کے ساتھ تمھارے سامنے آنے والی ہے اور امرِ عظیم وہ ہے جس میں شر نہیں ہوگا۔ یا شر وہ ہے جس میں خیر نہیں۔ پس جنت کے وہ لوگ زیادہ قریب ہیں جو خیر و نیک اعمال کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو بُرائی کو زیادہ انجام دے گا۔ کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے جس کی روح اس کے بدن سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا ہو کہ اس کی منزل کون سی ہے کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی، آیا وہ اللہ کا دشمن ہے یا اس کا دوست۔

اگر وہ اللہ کا دوست ہوگا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح اور آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے لیے جو کچھ تیار کیا ہوگا وہ اس کو دیکھتا ہوگا اور ہر مصیبت سے اس کو آزاد قرار دے گا اور ہر بوجھ کو اس سے اُٹھا لیا جائے گا لیکن اگر وہ اللہ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اس کے لیے کھول دیے جائیں گے اور جہنم کے راستے اس کے لیے واضح اور آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اس کو دیکھے گا اور ہر مکروہ اس کا استقبال کرے گا اور ہر فرشی اس کو چھوڑ جائے گا۔ یہ سب کچھ اس کی موت کے وقت ہوگا اور یقیناً ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

”یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاستِ کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان

Presented by Ziaraat.Com

"کو نہایت پُر تپاک انداز میں سلامٌ علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں جو نیکیاں تم دنیا میں کرتے رہے ہو ان کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔" (سورۂ نحل، آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں، انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے۔ اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں تو اپنے خیال میں کوئی بُرائی نظر نہیں آتی۔ فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ تمھاری ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔" (سورۂ نحل، آیت ۲۸،۲۹)

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے آنے سے پہلے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے ہی سے تیار رکھو، کیونکہ موت سے تمھارا سامنا ضرور ہوگا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لے گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی تم کو پا لے گی اور یہ موت تمھارے لیے لازم ہے اور جو تم میں سے فرار کرنے کی کوششیں کرے گا وہ اس کو بھی پا لے گی۔ موت کا وقت تمھارے بڑوں بڑوں کے لیے بھی مقرر ہے جو تمھارے سامنے سے آئے گی اور دنیا تمھارے پیچھے ہو گی۔ جب تمھارے نفس وخواہشات کے ساتھ لڑ رہے ہوں تو اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمھارے لیے محض موت ہی کافی ہے۔ حضرت رسولؐ خدا جس چیز کی زیادہ وصیت فرماتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے: موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمھاری ذات کو ختم کرنے والی ہے اور تمھارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! موت کے بعد جس بندے نے گناہوں سے توبہ نہیں کی ہو گی اس کے لیے قبر سخت ترین ہو گی۔ اس کی تنگی، سختی، تاریکی اور وحشت سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ یہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے: میں دہشت کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں،

Presented by Ziaraat.Com

میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں سخت پیاس کا گھر ہوں"۔ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے: خوش آمدید، تحقیق تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو میں پسند کرتی ہوں کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس میں تمہیں دوست رکھتی ہوں۔ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کیسے کرسکتی ہوں۔ پس وہ تاحدِ نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے: میں تیرے لیے مبارک نہیں ہوں اور نہ ہی تجھے خوش آمدید کہوں گی تو ان میں سے ہے کہ جس کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ وہ میری پشت پر چلیں پس اب جب کہ تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے اب دیکھو میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔

پس وہ اس کو اپنے اندر سے اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں مل جائیں گی اور یہ وہ تنگ زندگی تھی جس سے اللہ تعالیٰ ڈراتا رہا ہے۔ یہ وہ قبر کا عذاب ہے، کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ ننانوے (۹۹) اژدھے مسلط کرے گا، جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک کے بعد اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اژدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو یہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس، ملائم اور نہایت کمزور ہیں۔ ان کے لیے تھوڑا سا عذاب بھی کافی ہے جو نفس سے بھی کمزور ہیں۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو اس سے بچاؤ جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کرسکو گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جو اس کو پسند نہیں اس کو چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد سب سے زیادہ سخت وہ دن ہے جس دن (تمہیں) قبروں سے اُٹھایا جائے گا۔ یہ وہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور جوان بوڑھے ہو جائیں گے اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر زیادہ ہو گی کہ ملائکہ جن کا کوئی گناہ نہیں ہوگا، وہ بھی اس دن سے ڈریں گے۔ اس دن کے خوف سے ساتوں آسمان جو کہ

Presented by Ziaraat.Com

شدید ترین اور زمین، پہاڑ سب لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ یہ وہ دن ہوگا جو بڑھکتا ہوگا اور اس دن بخارات دھوئیں کی مانند ہوں گی اور پہاڑ اُڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے اور پھر دوبارہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور پھر صور پھونکا جائے گا اور جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب دہشت زدہ ہو جائیں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔

پس جس شخص نے اس کی نافرمانی کی ہوگی خواہ کانوں سے، آنکھوں سے، زبان، ہاتھ، پاؤں شکم یا شرمگاہ کے ذریعے اگر اللہ نے اس کو معاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اس دن آگ کے اس کنوئیں میں، جو بہت گہرا اور بہت گرم ہوگا، داخل کیا جائے گا کہ جس میں پینے کے لیے خون ملی پیپ ہوگی اور اس کا عذاب ہوگا اور اس کے دہانے لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہوگا، اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا (نیز) ان کی پکار کو نہیں سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو ایک جنت بھی ہے جس کا طول وعرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگا، جو متقین کے لیے بنائی گئی ہے، جس میں کوئی دُکھ اور تکلیف نہیں ہوگی، اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہوگی، اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہوگا، اس کے مقیم اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے، ان کے سامنے خوبصورت غلام ہوں گے، ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے، جن میں مختلف رنگ اور خوشبو کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکرؓ! جان لو کہ میں نے تمہیں اپنے بہت بڑے شہر کا والی اور گورنر اور لوگوں کے اُمور کا ولی بنایا ہے۔ تم اپنے آپ کو اس امر خلافت کا مستحق بنا لو اور اپنے دین کو محفوظ رکھو۔ بہتر ہے کہ تم مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کرو اور اگر تو نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو اس کا مستحق اور جانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سختی کرو اور اپنے قریبیوں اور نیکو کار لوگوں کو اپنا دوست قرار دو۔ ان کو اپنا بھائی سمجھو اور اپنی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ تم ایک قوم کے امام اور پیش نماز بن رہے ہو۔ اس کو کامل کرو کہ اس میں کوئی نقص نہ رہے، کیونکہ اگر کسی قوم کا کوئی امام ہو اور وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے تو ان کی نماز میں کوئی نقص ہوا تو اس کا گناہ اس امام پر ہوگا اور ان کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

Presented by Ziaraat.Com

اپنی نماز کو کامل کرو اس کو خفیف قرار نہ دو کیونکہ اگر تم نے اس کو کامل کیا اور اس کی حفاظت کی تو آپ کو ان سب کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور ان کے اجر و ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی اور اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو کیونکہ نماز کی تکمیل وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کرو، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو، پھر اپنا منہ دھوؤ اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اس کے بعد سر کا مسح پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے۔

جان لو کہ وضو ایمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کرو نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو مؤخر نہ کرو۔ سیدالانبیاءؐ رسول اکرمؐ سے ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اعظمؐ نے فرمایا:

> ”جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا زوالِ آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں ابرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے اور جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو جائے تو یہ وقت نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو۔ نماز عشا اس وقت پڑھو جب مغرب کی طرف سے سرخی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب کے قریب ہوں پڑھو (یعنی نماز فجر کا فضیلت کے وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے) ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح اور روشن راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو، اپنے رکوع اور سجود کی طرف دیکھو کہ کیونکہ رسولؐ خدا لوگوں کے لیے مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تم بھی نماز میں ان کے لیے ان کے حق کے مطابق ادا کرو۔“

جان لو تمھارا ہر عمل تمھاری نماز کے تابع ہے۔ اگر تم نے نماز کو ضائع کیا تو تمھارے دوسرے اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے۔ نماز کے بارے میں وہ اللہ تجھ سے سوال کرے گا جس کو تم نہیں دیکھتے لیکن وہ تمھیں اعلیٰ مقام سے دیکھ رہا ہے۔ وہ اللہ ہمیں اور تمھیں ان میں سے

Presented by Ziaraat.Com

قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تاکہ وہ اپنا شکر ادا کرتے میں میری اور تمہاری مدد فرمائے۔ اپنا ذکر کرنے، اچھی طرح عبادت کرنے اور اس کا حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔ اور ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے ہو اس کو اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہلِ مصر! تم اس طرح ہو جاؤ کہ تمہارا قول تمہارے فعل کی تصدیق کرے تمہارا ظاہر تمہارے باطن کی تصدیق کرے، تمہاری زبانیں تمہارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان لو! امام برحق اور امام مفسد تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ وصیِ نبیؐ اور دشمنِ نبیؐ تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمہارے بارے میں نہیں ڈرتا، کیونکہ مومن کو اپنے ایمان کی وجہ سے اللہ اس کو تم سے دور رکھے اور کافر کو اس کے کفر کے سبب تم کو دُور رکھے گا، لیکن منافق کے بارے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ جو کچھ بیان کرے گا اسے تم صحیح جانتے ہو اور جس سے وہ منع کرے گا اس سے تم بھی انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر! سب سے افضل فقط اللہ کے دین میں پرہیزگاری ہے اور اس کی اطاعت پر عمل کرنا ہے۔ میں تمہیں تمہارے ظاہر اور باطن دونوں اُمور میں اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ہر حال میں تقوی کی وصیت کرتا ہوں اور یہ دنیا فانی اور مصیبتوں کا گھر ہے اور آخرت جزا اور باقی رہنے والا گھر ہے اور جو باقی رہنے والا ہے اس کے لیے کام کرو اور جو فانی ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو۔ دنیا میں اپنے حصے کو فراموش نہ کرو۔

پس میں تم کو جن چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں ان میں سے ایک جوامع اسلام ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ لوگوں سے مت ڈرو۔ سب سے بہتر قول وہ ہے کہ جس کی عمل تصدیق کرے۔ کبھی کسی معاملے میں دو مختلف حکم نہ دو۔ تمہارے امر کی وہ مخالفت کرے گا اور تمہیں حق سے دور کردے گا۔ (عمل میں حکم اور ہو اور زبان سے حکم اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے ہیں) اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند کرتے ہو۔ اور وہ نہیں جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو کیونکہ تمہاری حجت دلیل کو زیادہ محکم اور واجب قرار دے گی اور رعایا کی اصلاح کرو لوگوں کو حق کی طرف آمادہ کرو۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والوں کی

Presented by Ziaraat.Com

ملامت سے نہ ڈرو اور اگر کوئی تم سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو۔ تمام مسلمانوں کے لیے خواہ وہ قریب ہوں یا بعید اپنے آپ کو ایک اچھا نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت اور مودّت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو متقین میں سے قرار دے اور ان کو ہماری اطاعت پر باقی رکھے تاکہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنا بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔

اہلِ مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ حضرت محمدؐ تمھارے امیر اور آقا ہیں اللہ تعالیٰ تم سب کو آپؐ کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے نبیؐ کے حوض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اس کو انجام دینے میں ہماری اور آپ کی مدد کرے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

باب دوم

کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناؤ

(حدثنا) الشيخ السعيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أميرالمؤمنين على بن أبى طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رحمه الله فى شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: املى علينا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنى أبوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا أبونصر محمد بن عمر النيشابورى قال: حدثنا محمد بن السرى قال: حدثنا أبى قال: حدثنا حفص بن غياث عن برد ابن سنان عن مكحول عن واثلة بن الأصقع قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تظهر الشماتة لأخيك فيعا فيه الله ويبتليك۔

(بحذف اسناد) واثلہ بن الاصقع رحمتہ اللہ علیہ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "اپنے مومن بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ خدا اس کو معاف کردے اور تمھیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔"

تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو

(أخبرنا) محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: أخبرنى سعد بن عبدالله عن احمد ابن محمد بن عيسى عن يونس بن

Presented by Ziaraat.Com

عبدالرحمٰن عن کلیب بن معاویة الأسدی قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: أم واللہ انکم لعلی دین اللہ وملائکته، فأعینونا علی ذٰلك بورع واجتهاد، علیکم بالصلاة والعبادة علیکم بالورع۔

(بحذفِ اسناد) کلیب بن معاویہ اسدی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

''اے ہمارے شیعو! آ گاہ ہو جاؤ، خدا کی قسم! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر قائم ہو پس تم پرہیزگاری اور اجتہاد کے ذریعے ہماری مدد کرو، تم پر نماز اور عبادت لازم قرار دی گئی ہے اور پرہیز گاری کو اپنے لیے لازم قرار دو۔''

جناب حارث اَعور کی روایت

(وعنه) رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: حدثنی محمد بن محمد رحمہ اللہ قال: أخبرنی أبوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أبوالقاسم علی بن الحسن الکوفی قال: حدثناجعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا أبی قال: حدثنا شیخ بن محمد قال: حدثنی أبوعلی بن أبی عمر الخراسانی عن اسحاق بن ابراهیم عن أبی اسحاق السبیعی قال: دخلنا علی مسروق الاجدع فاذا عنده ضیف له لا نعرفه وهما یطعمان من طعام لهما، فقال الضیف: کنت مع رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحنین؟ فلما قالها عرفنا کانت له صحبة من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، قال: جاء ت صفیة بنت حیی بن اخطب الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت: یارسول الله انی لست کأحد من نسائك قتلت الأب والاخ والعم، فان حدث بك شئ فالی من؟ فقال لها رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : الی هٰذا ۔

Presented by Ziaraat.Com

وأشار الى علی ابن أبی طالب ۔ ثم قال: ألا احدثكم بما حدثنی به الحارث الأعور؟ قال: قلت بلى، قال: دخلت على علی بن ابی طالب فقال: ماجاء بك يا أعور؟ قال: قلت حبك يا امير المؤمنين، قال الله فناشدنی ثلاثاً؟ ثم قال: اما انه ليس عبد من عباد الله ممن امتحن الله قلبه بالايمان الاوهو يجد مودتنا على قلبه فهو يحبنا، وليس عبد من عباد الله ممن سخط الله عليه الا يجد بغضنا على قلبه فهو يبغضنا، فأصبح محبنا ينتظر الرحمة وكان أبواب الرحمة قد فتحت له، وأصبح مبغضنا على شفا جرف هار فانهار به فی نار جهنم، فهنيئاً لأهل الرحمة رحمتهم، وتعساً لأهل النار مثواهم۔

(بحذف اسناد) ابو اسحاق السبیعی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسروق کے پاس گئے، پس ہم نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک مہمان موجود ہے جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں دسترخوان پر موجود کھانا تناول کر رہے تھے۔ پس اس مہمان نے کہا کہ میں جنگِ حنین میں رسولؐ خدا کے ساتھ موجود تھا۔ جب اس نے یوں کہا تو ہم یہ سمجھ گئے کہ یہ رسولؐ خدا کا صحابی ہے۔ پس اس نے پھر کہا کہ رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں اُم المومنین حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کی دوسری بیویوں کی طرح نہیں ہوں۔ آپؐ نے میرے بھائی، باپ اور چچا کو جنگ میں قتل کر دیا ہے۔ پس اگر آپؐ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آ جائے (یعنی موت آ جائے) تو آپؐ کے بعد میں کس کی طرف جاؤں گی؟

پس رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا: اس کی طرف اور آپؐ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس مہمان نے بیان کیا: کیا میں تم لوگوں کے لیے وہ حدیث بیان نہ کروں جو حارث اعور نے میرے لیے بیان کی تھی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا: کیوں نہیں!

Presented by Ziaraat.Com

اس نے کہا: حارث نے بیان کیا کہ میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

پس آپؑ نے فرمایا: اے حارث اَعور! تو کس وجہ سے میرے پاس آیا ہے؟

اَعور نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ آپ کی محبت مجھے آپؑ کی خدمت میں لے آئی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ! کیا واقعی ایسا ہے۔ پس آپؑ نے تین دفعہ اس کا مجھ سے اقرار کروایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ نے ایمان کی خاطر امتحان نہ لیا ہو، مگر یہ کہ وہ ہماری مودّت کو اپنے دل میں پائے گا تو وہ ہمارے ساتھ محبت ضرور کرے گا۔ اور اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جو ان میں سے ہو کہ جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارے بغض کو پائے گا تو ضرور وہ ہمارے ساتھ دشمنی رکھے گا۔ پس ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کو اُٹھتا ہے تو خدا کی رحمت کو اپنے شاملِ حال دیکھتا ہے، اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور جو ہمارا دشمن ہوگا وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے۔ پس اس کا دن جہنم کی آگ میں گزرتا ہے۔ اہلِ رحمت کو ان کی رحمت مبارک ہو۔ اور اہلِ نار (یعنی جہنمیوں) کے لیے افسوس ہے کہ ان کا ٹھکانہ کتنا بُرا ہے۔

قیامت کے دن فقط چار ہستیاں سوار ہوں گی

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعلى الحسن بن على بن الفضل الرازى قال: حدثنا على بن أحمد بن بشر العسكرى قال: حدثنا أبو اسحاق محمد بن هارون بن عيسٰى الهاشمى قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهيم بن مهدى الأبلى قال: حدثنا اسحاق بن سليمان الهاشمى قال: حدثنا ابى قال: حدثنا هارون الرشيد قال: حدثنى ابى المهدى قال: حدثنا اميرالمؤمنين المنصور أبو جعفر عبدالله بن محمد بن على قال: حدثنى أبى محمد بن على قال: حدثنى أبى محمد بن على قال: حدثنى ابى على بن

Presented by Ziaraat.Com

عبدالله بن عباس عن عبدالله بن العباس بن عبدالمطلب قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: أيها الناس نحن فى القيامة ركبان أربعة ليس غيرنا، فقال له قائل: بأبى أنت وأمى يارسول الله ﷺ من الركبان؟ قال: أنا على البراق، وأخي صالح على ناقة الله التى عقرها قومه، وابنتى فاطمة على ناقتى العضباء، وعلى بن ابى طالب على ناقة من نوق الجنة خطمها من اللؤلؤ الرطب وعيناها من ياقوتتين حمرا وين وبطنها من زبرجد اخضر، عليها قبة من لؤلؤة بيضاء يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها، ظاهرها من رحمة الله وباطنها من عفو الله، اذا أقبلت زفت واذا أدبرت زفت، وهو امامى على رأسه تاج من نور يضئ لأهل الجمع، ذلك التاج له سبعون ركناً كل ركن يضئ كالكوكب الدرى فى أفق السماء، وبيده لواء الحمد وهو ينادي فى القيامة: ﴿لا اله الا الله محمد رسول الله﴾ فلا يمر بملأ بين الملائكة الا قالوا نبى مرسل، ولا بنبى الا يقول ملك مقرب، فينادى مناد من بطنان العرش: ياأيها الناس ليس هذا ملك مقرب ولا نبى مرسل ولا حامل عرش، هذا على ابن أبى طالب، ويجئ شيعته من بعده فينادى مناد لشيعته: من أنتم؟ فيقولون: نحن العلويون، فيأتيهم النداء: ايها العلويون أنتم آمنون ادخلوا الجنة مع من كنتم توالون۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی دوسرا سوار ہو کر نہیں آئے گا۔

کہنے والے نے عرض کیا: ''یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ

Presented by Ziaraat.Com

چار کون ہیں، جو قیامت کے دن سوار ہو کر تشریف لائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ایک میںؐ ہوں جو براق پر سوار ہو کر آؤں گا، دوسرا میرا بھائی صالح علیہ السلام نبی ہے جو اس اللہ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی ٹانگیں قوم نے کاٹ دی تھیں اور میری بیٹی فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں جو میری اونٹنی کہ جس کا نام عضباء ہے اس پر سوار ہو کر آئیں گی اور چوتھے علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے کہ جس اونٹنی کی نکیل سبز لولو کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی سی ہوں گی اور اس کا شکم سبز زبرجد کا ہوگا اور اس کے اوپر سفید لولو کا پالان ہوگا۔ جس کے باہر اس کا اندرون نظر آتا ہوگا اور اس کے اندرون سے ظاہر نظر آتا ہوگا (یعنی نہایت ہی صاف و شفاف ہوگی) اس کا ظاہر رحمتِ خدا سے ہوگا اور اس کا باطن اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو اور درگذر کا ہوگا۔ پس جب وہ آگے کی طرف بڑھے گی تو چمکتی ہوگی اور پیچھے کی طرف جائے گی تو پھر بھی چمکتی ہوئی نظر آئے گی، اور علی ابن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے اور ان کے سر پر نور کا ایک تاج ہوگا جو تمام اہلِ محشر کے لیے چمک رہا ہوگا اور اس تاج کے ستر (۷۰) رکن اور کنارے ہوں گے اور اس کا ہر کنارہ اس طرح چمکے گا جس طرح آسمان کے اُفق پر کوکبِ دُرّی چمکتا ہے اور آپؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد کا پرچم ہوگا اور آپ قیامت کے میدان میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ندا دے رہے ہوں گے۔ پس یہ ندا دیتے ہوئے فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے بھی آپ کا گزر ہوگا وہ یہ ہی کہہ رہے ہوں گے کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین نبیؑ ہے اور جس نبی کے قریب سے بھی گزر ہوگا وہ یہ کہہ رہا ہوگا کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین فرشتہ ہے۔ پس عرش کے درمیان سے آواز آئے گی:

"اے لوگو! یہ نہ نبی مرسلؐ ہے اور نہ ہی کوئی ملکِ مقرب ہے اور نہ ہی عرش کو اُٹھانے والا ہے، بلکہ یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔"

پس آپ کے بعد آپ کے شیعہ آئیں گے پس ندا دینے والا منادی سوال کرے گا تم کون لوگ ہو؟

پس وہ شیعہ جواب دیں گے: ہم علوی ہیں جن کا امام حادی علی علیہ السلام ہے۔

پس ان کو آواز آئے گی: اے علیؑ والو! تم سب صاحبانِ ایمان ہو۔ پس جن لوگوں کے

Presented by Ziaraat.Com

ساتھ تم محبت وولایت رکھتے ہو ان کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت امام رضاؑ کی دعا

(وعنه) عن شيخه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الريان بن الصلت قال: سمعت الرضا علي بن موسیٰؑ يدعو بكلمات، فحفظتها عنه فما دعوت بها في شدة الا فرج الله عني وهي: ﴿اللهم انت ثقتي في كل كربة وانت رجائي في كل شدة، وانت لي في امر نزل بي ثقة، وعدة، كم من كرب يضعف فيه الفؤاد، وتقل فيه الحيلة، وتعي فيه الامور، ويخذل فيه البعيد والقريب والصديق، ويشمت فيه العدو، وانزلته بك وشكوته اليك، راغبا اليك فيه عمن سواك، ففرجته وكشفته وكفيته، فأنت ولي كل نعمة، وصاحب كل حاجة، ومنتهى كل رغبة، فلك الحمد كثيرا، ولك المن فاضلا، بنعمتك تتم الصالحات، يامعروفا بالمعروف معروف، يامن هو بالمعروف موصوف، انلني من معروفك معروفا تغنني به عن معزوف من سواك برحمتك باارحم الراحمين﴾۔

(بحذف اسناد) ریان بن صلتؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰ علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ یوں دعا فرمایا کرتے تھے اور میں نے آپؑ کی دعا کے کلمات کو یاد کرلیا۔ پس مَیں نے اپنی جس مصیبت اور سختی میں اس دعا کو پڑھا ہے خدا نے اس کو مجھ سے دُور کر دیا ہے اور دعا کے وہ کلمات یوں ہیں:

اللهم انت ثقتي في كل كربة وانت رجائي في كل شدة

''اے میرے اللہ تو ہر سختی میں میرا قابلِ اعتماد ہے اور ہر مشکل میں

Presented by Ziaraat.Com

میری اُمید تو ہے۔''

وانت لی فی امر نزل بی ثقة وعدة

''اور مشکل میں جو کچھ مجھ پر وارد ہوا ہے۔ اس میں میرے لیے محلِ وثوق اور سامانِ آسانی فراہم کرنے والا ہے۔''

کم من کرب یضعف فیه الفؤاد و تقل فی الحیلة وتعی فیه الامور

''کتنی ہی ایسی مشکلات ہیں جو دلوں کو کمزور کرتی ہیں اور ان میں چارہ جوئی کم ہوتی ہے اور کام مشکل ہوتے ہیں۔''

ویخذل فیه البعید والقریب والصدیق ویشمت فیه العدو

''دُور ونزدیک کے عزیز دوست رسوا ہو جاتے ہیں اور دشمن کو خوش کرنے والی ہیں۔''

انزلته بك وشكوته اليك راغبا اليك فيه عمن سواك

''میں نے ان کو تیرے پاس پیش کیا اور ان کی آپ سے شکایت کرتا ہوں جبکہ صرف تو ہی ان میں میری اُمید ہے۔''

ففرجته وکشفته وکفیته

''پس تو نے مجھے خوش حالی عطا کی اور میری مشکل کو حل کیا اور تو نے میری کفایت فرمائی۔''

فأنت ولی کل نعمة وصاحب کل حاجة و منتهی کل رغبة

''اور تو ہر نعمت کا مالک اور ولی ہے اور ہر حاجت کو پورا کرنے والا ہے اور ہر اُمید کی انتہا ہے۔''

فلك الحمد کثیرا ولك المن فاضلا و بنعمتك تتم الصالحات

''پس بہت زیادہ تعریفیں تیرے لیے ہیں اور بہترین احسان تیری طرف سے ہے اور تیری نعمت وفضل کے ساتھ نیک کام پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔''

یا معروفا بالمعروف معروف یا من هو بالمعروف موصوف

Presented by Ziaraat.Com

''معروف و مشہور ہے جو نیک کاموں کی وجہ سے معروف و شہود ہے اور اے وہ ذات نیک کاموں کے ساتھ جس کی تعریف کی جاتی ہے۔''

انلنی من معروفك معروفا تغنني به عن معروف من سواك برحمتك يا ارحم الراحمين

''اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے نیک کاموں میں سے ایک کام عطا فرما تا کہ میں تیرے غیر سے بے نیاز ہو جاؤں تیری رحمت کے صدقے، اے رحمت کرنے والوں میں سے تو سب سے زیادہ رحمت کرنے والا ہے۔''

منافق میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أبو القاسم علی ابن الحسن عن جعفر بن محمد بن مروان عن أبيه قال: حدثنا أحمد بن عيسىٰ قال: حدثنا محمد بن جعفر عن ابيه جعفر بن محمد عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: خلقان لا تجتمعان في منافق: فقه في السلام وحسن سمت في الوجه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''منافق کے اندر دو اوصاف جمع نہیں ہو سکتے۔ اسلام میں سوجھ بوجھ اور فقہ اور دوسرا اس کے چہرے پر حسن و خوبصورتی کا پایا جانا۔''

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني ابی قال: حدثنا محمد بن الحسن

Presented by Ziaraat.Com

الصفار عن علی بن محمد القاشانی عن سلیمان بن داود المنقری عن حفص بن غیاث قال: قال ابو عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہما السلام: اذا أراد أحدکم ألا یسأل اللّٰہ شیئا الا اعطاہ فلییأس من الناس کلھم ولا یکون لہ رجاء الا من عند اللّٰہ عزّوجلّ، فاذا علم اللّٰہ ذٰلک من قلبہ لم یسأل اللّٰہ شیئا الا اعطاہ، ألا فحاسبوا أنفسکم قبل ان تحاسبوا، فان للقیامة خمسین موقفاً کل موقف مثل ألف سنة مما تعدون، ثم تلا ھذہ الآیة ﴿فی یوم کان مقدارہ خمسین ألف سنة﴾۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث نے بیان کیا ہے: حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ یہ چاہتا ہو کہ وہ ایسا ہو جائے کہ وہ سوال نہ کرے مگر یہ کہ اللہ اس کو عطا کر دے تو اس کو چاہیے کہ وہ تمام مخلوق سے نا اُمید اور مایوس ہو جائے اور فقط خدا سے اُمیدوار ہو جائے۔ پس اس کے دل کی اس حالت کے بارے میں اللہ جانتا ہے تو پھر وہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس کو وہ عطا فرما دے گا۔

آ گاہ ہو جاؤ، اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ ان کا محاسبہ کیا جائے پس تحقیق قیامت کے دن پچاس مقام ایسے ہوں گے جہاں انسان کو ٹھہرنا پڑے گا اور ہر ایک مقام پر ایک ہزار سال کا قیام ہوگا جن کو تم شمار کرتے ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

فی یوم کان مقدارہ خمسین ألف سنة
''کہ اس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔''

ایمان کی تعریف رسولؐ خدا کی زبانی

(وعنہ) عن شیخہ رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوعبداللّٰہ الحسین بن علی المالکی قال: حدثنا ابوالصلت الھروی قال: حدثنا الرضا علی بن موسیٰؑ عن

Presented by Ziaraat.Com

ابیه موسٰی بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین زین العابدین عن ابیه الحسین بن علی الشهید عن ابیه امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ قال: قال رسول الله ﷺ: الایمان قول مقول وعمل معمول وعرفان العقول، قال ابوالصلت: فحدثت بهذا الحدیث فی مجلس احمد بن حنبل فقال لی احمد: یا اباالصلت لو قرئ بهذا الاسناد علی المجانین لافاقوا۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابو الصلت ہروی نے حضرت امام رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد محمد بن علی علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد حسین بن علی السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: ''ایمان وہ قول ہے جو بولا جائے اور عمل وہ ہے جو انجام دیا جائے اور عرفان وہ ہے جس کا عقل ادراک کرے''۔

ابوصلت ہروی بیان کرتا ہے: اس سند کے ساتھ مَیں نے یہ حدیث احمد بن حنبل (مسلمانوں کے امام) کی خدمت میں بیان کی تو انھوں نے کہا: اگر اس حدیث کو اس سلسلۂ سند کے ساتھ کسی مجنون پر پڑھا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے گا۔

ایمان کے بارے میں امیر المومنینؑ کا خطبہ

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: حدثنی محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال حدثنی احمد بن سلیمان الطوسی عن الزبیر بن بکار قال: حدثنی عبدالله بن وهب عن السدی عن عبدالحسین عن جابر الاسدی قال: قام رجل الی أمیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ فسأله عن الایمان؟ فقام علیه السلام خطیباً فقال: الحمدلله الذی شرع الاسلام فسهل شرائعه لمن ورده،

Presented by Ziaraat.Com

وأعز أركانه على من حاربه، وجعله عزاً لمن والاه وسلماً لمن دخله، وهدى لمن انتم به، وبينة لمن تحلى به، وعصمة لمن اعتصم به، وحبلا لمن تمسك به، وبرهانا لمن تكلم به، ونوراً لن استضاء به، وشاهداً لمن خاصم به، وملجئا لمن حاج به، وعلما لمن وعاه، وحديثا لمن رواه، وحكما لمن قضى به، وحلما لمن جرب، ولباً لمن تدبر، وفهما لمن فطن، ويقينا لمن عقل، وتبصرة لمن عزم، وآية لمن توسم، وعبرة لمن اتعظ، ونجاة لمن صدق، ومودة من اللّٰه لمن اصلح، وزلفى لمن ارتقب، وثقة لمن توكل، وراحة لمن فوض، وجنة لمن صبر، الحق سبيله، والهدى صفته، والحسنى مأثرته، فهو ابلج المنهاج، مشرق المنار، مضئ المصابيح، رفيع الغاية، يسير المضمار، جامع الحيلة، متنافس السبقة، كريم الفرسان، التصديق منهاجه، والصالحات مناره، والفقه مصابيحه، والموت غايته، والدنيا مضماره، والقيامة حلته، والجنة سبقه، والنار نقمته، والتقوىٰ عدته، والمحسنون فرسانه فبالايمان يستدل على الصالحات، وبالصالحات يعمر الفقه، وبالفقه يرهب الموت، وبالموت تختم الدنيا، وبالقيامة تزلف الجنة للمتقين وتبرز الجحيم للغاوين، والايمان على اربع دعائم: الصبر واليقين والعدل، والجهاد، فالصبر على اربع شعب: الشوق والشفق، والزهادة، والترقب، ألا من اشتاق الى الجنة سلا عن الشهوات، ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات، ومن زهد فى الدنيا هانت عليه المصيبات، ومن ارتقب الموت سارع الى الخيرات واليقين على اربع شعب: تبصرة

Presented by Ziaraat.Com

الفطنة، وتأول الحكمة، وموعظة العبرة، وسنة الأولين، فمن تبصر فى الفطنة تبين الحكمة، ومن تبين الحكمة عرف العبرة، ومن عرف العبرة عرف السنة، ومن عرف السنة فكأن ما كان فى الأولين، والعدل على اربع شعب: على غامض الفهم، وعمارة العلم، وزهرة الحكم، وروضة الحلم، فمن فهم نشر جميع العلم، ومن علم عرف شرائع الحكم، ومن عرف شرائع الحكم لم يضل، ومن حلم لم يفرط امره وعاش فى الناس حميدا، والجهاد على اربع شعب: على الأمر بالمعروف، والنهى عن المنكر، والصدق فى المواطن، وشنآن الفاسقين، فمن أمر بالمعروف شد ظهر المؤمن، وامن نهى عن المنكر أرغم أنف الكافر، ومن صدق فى المواطن قضى ما عليه، ومن شنأ الفاسقين غضب لله، ومن غضب لله تعالى فهو مؤمن حقا، فهذه صفة الايمان ودعائمه، فقال له السائل: لقد هديت يا أمير المؤمنين وارشدت، فجزاك الله عن الدين خيرا۔

(بحذفِ اسناد) جابر اسدیؒ بیان کرتا ہے: ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: اے امیر المومنینؑ! ایمان کیا ہے؟ پس آپؑ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے اسلام کو واضح اور روشن کر کے بیان فرمایا۔ پس اس کی شریعت کو اس پر عمل کرنے والوں کے لیے آسان قرار دیا اور جو اس کے ساتھ ٹکرایا اس کے لیے اس کے ارکان کو مضبوط قرار دیا اور جو اس کی ولایت کو قبول کرتا ہے اس کے لیے اس کو عزیز قرار دیا اور جو اس میں داخل ہو جائے اس کے لیے اس کو سلامتی قرار دیا اور جو اس کی اقتدا کرے اس کے لیے اس کو باعث ہدایت قرار دیا اور جو اس کو اپنے لیے زیور قرار دے گا یعنی جو اس کے ساتھ تمسک کرے گا اس کے لیے اس کو واضح بینہ و دلیل قرار دیا اور جو اس سے عصمت طلب کرے اس کے لیے عصمت قرار دی اور جو اس سے تمسک کرے گا اس کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

اس کو اپنی رسی قرار دیا اور جو اس کے بارے میں گفتگو کرے گا اس کے لیے اس کو برہان و دلیل قرار دیا۔ اور جو اس سے روشنی طلب کرے گا اس کے لیے اس کو نور قرار دیا اور جو اس کے مقابل میں آئے گا اس کے خلاف اس کو گواہ قرار دے گا اور جو اس کا قصد و ارادہ کرے گا اس کے لیے اس کو پناہ گاہ قرار دیا اور جو اس کو قبول کرے گا اس کے لیے اس کو علَم (پرچم) قرار دیا اور جو اس کی روایت کرے گا اس کے لیے اس کو حدیث قرار دیا اور جو اس کے ساتھ تفاوت کرے گا اس کے لیے اس کو حکم قرار دیا اور تحریر کرنے والے کے لیے اس کو علم قرار دیا اور تدبر کرنے والے کے لیے اس کو عقل قرار دیا اور فطین کے لیے اس کو فہم قرار دیا اور عقل والوں کے لیے اس کو یقین قرار دیا اور عزم و ارادہ رکھنے والوں کے لیے اس کو موجب بصارت قرار دیا۔ صاحبانِ فراست کے لیے اس کو نشانی اور آیت قرار دیا اور عبرت حاصل کرنے کے لیے اس کو سبق قرار دیا اور سچ بولنے والوں کے لیے اس کو باعث نجات قرار دیا اور اصلاح حاصل کرنے والے کے لیے اس کی طرف سے اسے مودّت ہے اور اس کا تقرب حاصل کرنے والوں کے لیے باعث قرب ہے اور توکل کرنے والے کے لیے یہ محلِ اعتماد ہے اور جو اپنے اُمور اس کے سپرد کر دے اس کے لیے باعث راحت و سکون ہے اور صبر کرنے والے کے لیے اس کو ڈھال قرار دیا اور اس کا راستہ حق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کے اثرات نیک ہیں اور یہ بہت واضح اور روشن راستہ ہے۔ روشن منارہ ہے اور چمکتا ہوا ستارہ ہے، انتہائی بلندی ہے، یہ وسیع میدان ہے اور زیور کا جامع ہے اور یہ سبقت میں مقابلہ کرنے کی طرف رغبت دیتا ہے، کریم فراست ہے، تصدیق کا راستہ ہے، نیک اعمال اس کا منارہ ہیں اور فقہ اس کا چراغ ہے اور موت اس کی انتہا ہے، دنیا اس کا میدان ہے، قیامت اس کا محل ہے اور جنت اس کے سامنے ہے اور جہنم اس کی سزا ہے اور تقویٰ اس کا وعدہ ہے اور احسان کرنے والے اس کی فراست رکھنے والے ہیں۔

پس ایمان کے ذریعے اس کے نیک اعمال پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال کے ذریعے فقہ آباد کی جاتی ہے اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرا جاتا ہے اور موت کے ذریعے دنیا کا اختتام ہوتا ہے اور قیامت کے ذریعے متقی لوگ جنت کی طرف جائیں گے اور بُرے لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ ایمان کے چار ارکان ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

① صبر ② یقین ③ عدل ④ جہاد

اور صبر کے چار شعبے ہیں:

① شوق ② پرہیزگاری ③ قربِ خدا کا حصول

④ اصلاح اور بھلائی کی فکر کرنا

آگاہ ہو جاؤ! جو جنت کی طرف اشتیاق رکھتا ہو گا وہ اپنی شہوات و خواہشات کو قابو کرے گا اور جو جہنم سے بچنے کی فکر کرے گا وہ حرام چیزوں سے اجتناب کرے گا اور جو دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرے گا اس کے لیے مصیبتوں کا مقابلہ کرنا آسان ہو گا اور جو موت کے قریب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو گا وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرے گا۔

یقین کے چار ارکان ہیں:

① فطین اور سمجھ دار کے لیے بصیرت ② حکمت کی تاویل کرنا

③ عبرت حاصل کرنے والا موعظۂ حسنہ ④ پہلے لوگوں کی سنت و سیرت پر عمل کرنا

پس جو شخص ادراک میں بصیرت سے کام لے گا اس کے لیے مملکت آشکار ہو گی اور جن کے لیے حکمت آشکار ہو جائے گی وہ عبرت حاصل کر لیں گے اور جو عبرت حاصل کر لیں گے ان کو سنت کی معرفت حاصل ہو جائے گی اور جو سنت کی معرفت حاصل کر لیں گے پس وہ ایسے ہوں گے جیسے وہ خود اوّلین میں سے ہیں۔

عدل کے چار ارکان ہیں:

① فہم کی گہرائی تک غوطہ لگانا

② علم کی عمارت

③ حِکَم کی چمک

④ حلم اور بردباری کا باغ

جو شخص فہم حاصل کرے گا اس کے لیے تمام علوم نشر ہو جائیں گے اور جو علم حاصل کرے گا اس کو حکمت کی شرائع حاصل ہو جائیں گی اور جس کو شرائع کی حکمت حاصل ہو جائے گی وہ گمراہ نہیں ہو گا اور جو حلم اور بردباری کا مالک ہو گا وہ کسی اور افراط سے کام نہیں لے گا اور وہ لوگوں میں اس طرح زندگی بسر کرے گا کہ وہ قابل تعریف ہو گا اور جہاد کے چار ارکان ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

① نیکی کا حکم دینا ② بُرائی سے روکنا
③ جہاد کے مقام پر صدق اور تصدیق کرنا ④ فاسق لوگوں سے دشمنی کرنا

پس جو نیکی کا حکم دے گا اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے بُرائی سے روکا اس نے کافروں کی ناک کو رگڑ دیا ہے، اور جو مقام جہاد میں صدق حاصل کرلے گا اس کو کوئی فکر نہیں ہوگی کہ اس پر کیا واقع ہو رہا ہے اور جو فاسق لوگوں سے دشمنی کرے گا اس کا غضب اللہ کے لیے ہوگا اور جو خدا کی خاطر غضب ناک ہوگا پس وہ حقیقی مومن ہے۔ پس یہ ایمان کی صفت اور اس کے ارکان ہیں۔

سائل نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ نے میری ہدایت فرمادی ہے پس خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے دین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

عقیق کے بارے میں امام محمد باقرؑ کا فرمان

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمدؒ قال: أخبرني ابوالحسن بن محمد بن الحسن قال: حدثني ابي قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار عن الحسن بن موسى الخشاب عن علي بن النعمان عن بشير الدهان قال: قلت لأبي جعفرؑ: جعلت فداك أي الفصوص اركبه على خاتمي؟ فقال: يابشير أين انت عن العقيق الأحمر والعقيق الأصفر والعقيق الأبيض، فانها ثلاثة جبال في الجنة: فأما الاحمر فمطل على دار رسول اللهﷺ، وأما الأصفر فمطل على دار فاطمةؑ وأما الأبيض فمطل على دار أميرالمؤمنينؑ، والدور كلها واحدة يخرج منها ثلاثة انهار من تحت كل جبل نهر أشد برداً من الثلج وأحلى من العسل وأشد بياضا من اللبن، لا يشرب منها الا محمد وآله وشيعتهم، ومصبها كلها واحد ومخرجها من الكوثر، وان هذه الجبال تسبح الله وتقدسه وتمجده وتستغفر

Presented by Ziaraat.Com

لمحبی آل محمد علیهم السلام ، فمن تختم بشیٔ منها من شیعة آل محمد علیهم السلام لم یر الا الخیر والحسنی والسعة فی رزقه والسلامة من جمیع انواع البلاء، وهو أمان من السلطان الجائر، ومن کل ما یخافه الانسان ویحذره۔

(بحذف اسناد) بشیر الدھان بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام محمد الباقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں میں اپنی انگوٹھی میں کون سا نگینہ جڑ واؤں؟

آپ نے فرمایا: اے بشیر! کیا تجھے عقیق کی فضیلت و منزلت معلوم ہے؟ سرخ عقیق زرد عقیق اور سفید عقیق کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ پس یہ جنت کے تین پہاڑ ہیں۔ سرخ عقیق کے پہاڑ کا سایہ رسولؐ خدا کے گھر پر اور زرد کا سایہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کے گھر پر اور سفید کا سایہ علی ابن ابی طالبؑ کے گھر پر پڑتا ہے اور ان کے گھر ایک ہی جگہ پر ہیں اور ان پہاڑوں کے نیچے سے تین نہریں نکلتی ہیں، جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ ان نہروں سے حضرت محمد مصطفیؐ ان کی آل پاکؑ اور ان کے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی سیراب نہیں ہوگا اور ان سب نہروں کا منبع کوثر ہوگا اور ان کا اختتام بھی ایک جگہ پر ہوگا۔ تحقیق یہ تین پہاڑ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور اَحد خدا کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ اس کو عظیم شمار کرتے ہیں اور آل محمد علیہم السلام کے شیعوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس آل محمدؑ کے شیعوں میں سے جو شخص ان تین پتھروں میں سے کسی ایک کا نگینہ اپنی انگوٹھی میں جڑوائے گا وہ ہمیشہ خیر و برکت کو پائے گا اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور وہ تمام قسم کی مصیبتوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔ یہ جابر و ظالم بادشاہ سے امان ہے اور ہر وہ چیز جو انسان کو خوف زدہ کرتی ہے اس سے یہ انگوٹھی امان دے گی۔

احمق و بے وقوف کی صحبت سے بچو

(وعنه) عن شیخه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید المهرانی قال: حدثنا احمد بن محمد بن یحییٰ بن زکریا بن شیبان املاء اً قال: حدثنا

Presented by Ziaraat.Com

أسید بن زید القرشی قال: حدثنا محمد بن مروان عن الصادق جعفر بن محمد علیهما السلام قال: ایاك وصحبة الأحمق، فانه أقرب ما یکون منه اقرب ما یکون الی مساء تك۔

(بحذف اسناد) محمد بن مروان نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: احمق اور بے وقوف کی صحبت سے بچو، کیونکہ جو اس کے قریب تر ہے وہ اس کی حماقت کے قریب ہے یعنی اس کی بے وقوفی سے دوچار ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فحش بکنے اور گالیاں دینے والے پر غضب ناک ہوتا ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا الفضل بن حباب الجمحی قال: حدثنا عبدالواحد بن سلیمان عن ابیه عن الأخلج الکندی عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ان الله یحب الحیی المتعفف، ویبغض البذی السائل الملحف۔

(بحذف اسناد) عبداللہ ابن عمر نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صاحب حیا اور عفت والے شخص سے محبت کرتا ہے، اور فحش بکنے اور گالیاں دینے والے اور بُرے سائل سے بغض رکھتا ہے۔

حضرت علیؑ کا رسولؐ خدا سے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ طلب کرنا

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: حدثنا ابونصر محمد بن الحسین البصیر الشهرزوری قال: حدثنا الحسین بن محمد الاسدی قال: حدثنا ابوعبدالله جعفر ابن عبدالله بن جعفر العلوی المحمدی قال: حدثنا یحیی بن هاشم الغنانی قال: حدثنا محمد بن مروان قال: حدثنی جویر بن سعد

Presented by Ziaraat.Com

عن الضحاك بن مزاحم قال: سمعت على بن أبى طالبؑ يقول: اتانى ابوبكر وعمر فقالا: لو أتيت رسول اللهﷺ فذكرت له فاطمة، قال: فأتيته فلما رآنى رسول اللهﷺ ضحك ثم قال: ما جاء بك ياابا الحسن وما حاجتك؟ قال: فذكرت له قرابتى وقدمى فى الاسلام ونصرتى له وجهادى، فقال: ياعلى صدقت فأنت افضل مما تذكر۔ فقلت: يارسول الله فاطمة تزوجنيها، فقال: ياعلى انه قد ذكرها قبلك رجال فذكرت ذلك لها فرأيت الكراهة فى وجهها، ولكن على رسلك حتى اخرج اليك، فدخل عليها فقامت اليه فأخذت رداءه ونزعت نعليه وأتته بالوضوء، فوضأته بيدها وغسلت رجليه ثم قعدت، فقال لها: يافاطمة، فقال: لبيك حاجتك يارسول الله؟ قال: ان على بن ابى طالب من قد عرفت قرابته وفضله واسلامه، وانى قد سألت ربى أن يزوجك خير خلقه واحبهم اليه، وقد ذكر من امرك شيئا فما ترين؟ فسكتت ولم تول وجهها ولم يرفيه رسول اللهﷺ كراهة، فقام وهو يقول: الله اكبر سكوتها اقرارها، فأتاه جبرئيلؑ فقال: يامحمد زوجها على بن ابى طالب، فان الله قد رضيها له ورضيه لها، قال على: فزوجنى رسول اللهﷺ، ثم أتانى فأخذ بيده فقال: قم بسم الله وقل: ﴿على بركة الله وما شاء الله لا قوة الا بالله توكلت على الله﴾ ثم جاء نى حين اقعدنى عندها عليها السلام ثم قال: ﴿اللهم انهما احب خلقك الى فأحبهما وبارك فى ذريتهما واجعل عليهما منك حافظاً، وانى اعيذهما وذريتهما بك من الشيطان الرجيم﴾۔

(بحذف اسناد) ضحاک بن مزاحم نے بیان کیا ہے، میں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا

Presented by Ziaraat.Com

کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن میرے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں آئے اور دونوں نے کہا: آپؑ رسولؐ خدا کی خدمت میں جائیں اور ان سے فاطمۃ الزہراءؑ کا رشتہ طلب کریں۔ اُمید ہے کہ آپ کو مل جائے گا ہم تو قسمت آزمائی کر چکے ہیں) پس آپؑ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ جب رسولؐ خدا نے دیکھا تو آپؐ مسکرائے۔ پھر فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کیسے آنا ہوا؟ کیا کوئی کام ہے؟ آپؑ فرماتے ہیں: میں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں آپؐ کے ساتھ جو میری قرابت اور رشتہ داری تھی اس کو بیان کیا اور اسلام میں اپنے تقدم کو بیان کیا پھر ہر مقام پر انھی (آنحضرت) کے لیے مدد و نصرت کا تذکرہ کیا اور راہِ خدا میں جہاد کرنے کا تذکرہ کیا۔ اس کو سننے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ نے سچ فرمایا ہے بلکہ آپ کی فضیلت و منزلت میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پس میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ سے آپؐ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کی خواستگاری کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تم سے پہلے بھی کافی لوگوں نے فاطمہؑ کی مجھ سے خواستگاری کی ہے اور جب میں نے ان کا ذکر اپنی بیٹی سے کیا تو میں نے اس کے چہرے پر کراہت اور ناپسندیدگی کے اظہار کو ملاحظہ کیا۔ لہٰذا میں نے ان سب کو جواب دے دیا ہے۔ لیکن اب میں آپ کے پیغام و خواہش کو اس کے پاس لے کر جاتا ہوں (اور جو کچھ ہوا اس کی آپ کو اطلاع دوں گا) پس آپؐ جناب فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے تو بی بی آپؐ کے استقبال کے لیے کھڑی ہو گئیں اور بی بی نے آپؐ کی چادر کو اُٹھایا، آپؐ کے نعلین مبارک اتروائے۔ آپؐ کے لیے وضو کا پانی فراہم کیا، اپنے ہاتھ سے وضو کروایا۔ آپؐ کے پاؤں مبارک دُھلوائے اور آپؐ کو اپنی مسند پر بٹھایا، اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا: اے فاطمہؑ میری بیٹی!

بی بی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کی خواہش پر لبیک کہتی ہوں کیا حکم ہے؟

آپؐ نے فرمایا: آپؑ علیؑ کی میرے ساتھ جو قرابت ہے اور ان کی جو فضیلت ہے اور ان کا اسلام میں سب سے پہلے میری تصدیق کرنا اور مجھ پر ایمان کا انحصار کرنا ہے، بخوبی جانتی ہو اور یہ بھی جانتی ہو کہ میں نے خدا سے تمھارے بارے میں سوال کیا ہے کہ اے میرے اللہ! جو شخص تیری مخلوق میں سے تیرے نزدیک سب سے صاحبِ خیر اور اچھا ہے اور تجھے سب سے

Presented by Ziaraat.Com

زیادہ محبوب ہے اس سے فاطمہؑ کی شادی کر دے۔ پس علیؑ نے مجھ سے تمھاری خواستگاری کی ہے۔ تمھارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پس بی بی خاموش رہیں اور اپنا چہرہ بھی دوسری طرف نہ موڑا اور آپ کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی کراہت بھی ظاہر نہ ہوئی بلکہ خوشی کی ایک لہر چہرے پر نمودار ہوگئی۔ رسولؐ خدا کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ اکبر اس کی خاموشی اس کے اقرار کی دلیل ہے۔ آپؐ پر جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اپنی بیٹی (فاطمہؑ) کی شادی علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کر دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کو علیؑ کے لیے اور علیؑ کو فاطمہؑ کے لیے پسند فرمایا ہے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسولؐ خدا نے میری شادی فاطمہؑ سے کر دی۔ پھر آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اُٹھو اور کہو:

علی برکة اللّٰه وماشاء اللّٰه لا قوة الا باللّٰه توکلت علی اللّٰه

پھر آپؐ مجھے اپنے ساتھ لے کر آئے اور فاطمہؑ کے قریب بیٹھا دیا پھر آپؐ نے یوں ہمارے لیے دعا فرمائی:

اللهم انهما احب خلقك الیٰ فأحبهما وبارك فی ذریتهما واجعل علیهما منك حافظا وانی اعیذ هما و ذریتهما بك من الشیطان الرّجیم

”اے میرے اللہ! تیری ساری مخلوق میں سے یہ دونوں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور ان دونوں کی نسل میں برکت فرما اور اپنی طرف سے ان دونوں کے لیے ایک محافظ معین فرما: میں ان دونوں کو اور ان کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“

علیؑ و فاطمہؑ کی شادی اور جہیز کا سامان

(حدثنی) جماعة عن ابی غالب احمد بن محمد الزراری عن خاله عن الاشعری عن احمد بن ابی عبداللّٰه عن علی بن اسباط عن داؤد عن یعقوب بن شعیب عن أبی عبداللّٰهؑ قال: لما زوج رسول اللّٰه فاطمة علیاً علیهما السلام دخل

Presented by Ziaraat.Com

عليها وهى تبكى فقال لها: ما يبكيك؟ فوالله لو كان فى أهل بيتى خير منه زوجتك، وما انا زوجتك ولكن الله زوجك واصدق عنك الخمس ما دامت السموات والارض، قال علیؑ: قال رسولؐ الله : قم فبع الدرع، فقمت فبعته واخذت الثمن ودخلت على رسولؐ الله، فسكبت الدراهم فى حجره فلم يسألنى كم هى ولا انا أخبرته، ثم قبض قبضة ودعا بلالا فأعطاه وقال: ابتع لفاطمة طيباً، ثم قبض رسولؐ الله من الدراهم بكلتا يديه فأعطاها ابابكر وقال: ابتع لفاطمة ما يصلحها من ثياب واثاث البيت، واردفه بعمار بن ياسر وبعدة من اصحابه، فحضروا السوق فكانوا يعرضون الشئ مما يصلح فلا يشترونه حتٰى يعرضوه على ابى بكر فان استصلحه اشتروه، فكان مما اشتروه قميص بسبعة دراهم، وخمار بأربعة دراهم وقطيفة سوداء خيبرية، وسرير مزمل بشريطة، وفراشين من جنس مصر حشو أحدهما ليف وحشو الآخر من جز الغنم، واربع مرافق من أدم الطائف حشوها اذخر، وستر من صوف، وحصير مجرى، ورحا لليد، ومخضب عن نحاس، وسقى من أدم، وقعب للبن، وشئ للماء، مطهرة مزفتة، وجرة خضراء، وكيزان خزف، حتٰى اذا استكمل الشراء حمل ابوبكر بعض المتاع وحمل اصحاب رسولؐ الذين كانوا معه الباقى، فلما عرضوا المتاع على رسولؐ الله جعل يقلبه بيده ويقول: بارك الله لأهل البيت قال علیؑ: فأقمت بعد ذٰلك شهراً أصلى مع رسولؐ الله وارجع الى منزلى ولا اذكر شيئا من أمر فاطمة، ثم قلن أزواج رسولؐ الله: ألا تطلب لك من رسولؐ الله دخول فاطمة عليك؟ قلت:

Presented by Ziaraat.Com

افعلن، فدخلن عليه فقالت أم ايمن: يارسولؐ الله لو ان خديجة باقية لقرت عينها بزفاف فاطمة، وان علياً يريد أهله فقر عين فاطمة ببعلها واجمع شملهما ، وقر عيوننا بذلك، فقال: فما بال علی لا يطلب منی زوجته فقد كنا نتوقع منه ذٰلك۔

قال علیؑ فقلت: الحياء يمنعنی يارسولؐ اللّٰه، فالتفت الی النساء فقال: من ههنا؟ فقالت اُم سلمة: انا أم سلمة وهذه زينب وهذه فلانة وفلانة، فقال رسولؐ اللّٰه: هيئوا لابنتی وابن عمی فی حجرة لی بيتاً، فقالت أم سلمة: فی أی حجرة يارسولؐ اللّٰه؟ قال: فی حجرتك، وأمر نساء ه ان يزين ويصلحن من شأنها۔

فقالت أم سلمة: فسألت فاطمة هل عندك طيب اذخرتيه لنفسك؟ قالت: نعم، فأتت قارورة فسكبت منها فی راحتی فشممت منها رائحة ما شممت مثلها قط، فقلت: ما هذا؟ فقالت: كان دحية الكلبی يدخل علی رسولؐ اللّٰه فيقول لی: يافاطمة هاتی الوسادة فاطرحيها لعمك، فأطرح له الوسادة فيجلس عليها فاذا نهض سقط من بين ثيابه شئ فيأمرنی بجمعه، فسأل علیؑ رسول اللّٰه عن ذٰلك فقال: هو عنبر يسقط من اجنحة جبرئيلؑ۔

قال علیؑ: ثم قال لی رسولؐ اللّٰه: ياعلی اصنع لأهلك طعاماً فاضلًا ، ثم قال: من عندنا اللحم والخبز وعليك التمر والسمن، فاشتريت تمراً وسمنا، فحسر رسولؐ اللّٰه عن ذراعه وجعل يشدخ التمر فی السمن حتٰی اتخذه حيساً وبعث الينا كبشا سمينا فذبح وخبز لنا خبزا كثيراً، ثم قال لی رسولؐ اللّٰه: ادع من احببت، فأتيت المسجد وهو

Presented by Ziaraat.Com

مشحن بالصحابة فاستحييت أن اشخص قوماً وادع قوماً، ثم صعدت على ربوة هناك وناديت اجيبوا الى وليمة فاطمة، فأقبلَ الناس ارسالا فاستحييت من كثرة الناس وقلة الطعام، فعلم رسولُ اللّٰه ما تداخلنى فقال: ياعليٌّ انى سأدعو اللّٰه بالبركة۔

قال عليٌّ: وأكل القوم عن آخرهم طعامى وشربوا شرابى ودعوا لى بالبركة وصدورا وهم اكثر من اربعة آلاف رجل، ولم ينقص من الطعام شئ، ثم دعا رسولُ اللّٰه بالصحاف فملئت ووجه بها الى منازل ازواجه، ثم اخذ صحفة وجعل فيها طعاما وقال: هذا لفاطمة وبعلها، حتٰى اذا انصرفت الشمس للغروب قال رسولُ اللّٰه: يا اُم سلمة هلمى فاطمة، فانطلقت فأتت بها وهى تسحب اِذ يالها وقد تصببت عرقا حياءً امن رسولُ اللّٰه، فعثرت فقال لها رسولُ اللّٰه: اقالك اللّٰه العثرة فى الدنيا والآخرة، فلما وقفت بين يديه كشف الرداء عن وجهها حتٰى رآها عليٌّ، ثم اخذ يدها فوضعها فى يد على فقال: بارك اللّٰه لك فى ابنة رسولُ اللّٰه، ياعلى نعم الزوجة فاطمة ويافاطمة نعم البعل على، انطلقا الى منزلكما ولا تحدثا امراً حتٰى آتيكما۔

قال عليٌّ فأخذت بيد فاطمة وانطلقت بها حتٰى جلست فى جانب الصفّة وجلست فى جانبها وهى مطرقة الى الارض حياءً منى وانا مطرق الى الارض حياءً منها، ثم جاء رسولُ اللّٰه فقال: من ههنا؟ فقلنا: ادخل يارسولُ اللّٰه مرحبا بك زائراً وداخلا، فدخل فأجلس فاطمة من جانبه ثم قال: يافاطمة ايتينى بماء، فقامت الى قعب فى البيت فملأته ماءً ثم اتته به، فأخذ منه جرعة فمضمض بها ثم

Presented by Ziaraat.Com

مجها فی القعب ثم صب منها علی رأسها ثم قال: اقبلی، فلما اقبلت نضح منه بین ثدییها ثم قال: ادبری، فلما ادبرت نضح منه بین کتفیها ثم قال: ﴿اللهم هذه ابنتی وأحب الخلق الی، اللهم وهذا اخی وأحب الخلق الی، اللهم لك ولیا وبك حفیا وبارك له فی أهله﴾ ثم قال: یاعلی ادخل بأهلك بارك الله لك ورحمة الله وبرکاته انه حمید مجید۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شادی حضرت علیؑ سے کر دی تو آپؐ فاطمہؑ کے پاس گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ بی بی رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیوں رو رہی ہو۔ خدا کی قسم! اگر میرے خاندان میں علیؑ ابن ابی طالبؑ سے بہتر کوئی اور ہوتا تو میں تمھاری شادی اس سے کر دیتا اور پھر میں نے تمھاری شادی علیؑ سے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری شادی علیؑ سے کی ہے اور جب تک زمین و آسمان باقی ہیں اس وقت تک خمس تمھارا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ علیؑ کے پاس آئے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں: آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! اُٹھو اور اپنی زرہ فروخت کر کے رقم لے آؤ۔

امامؑ فرماتے ہیں: میں اُٹھا اور اپنی زرہ کو فروخت کر کے آیا اور اس کی ساری قیمت لے کر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ساری رقم آپ کی جھولی مبارک میں ڈال دی۔ آپؐ نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ یہ کتنے پیسے ہیں اور میں نے بھی آپؐ کی خدمت میں عرض نہیں کیا کہ کتنے ہیں؟ پھر آپؐ نے بلالؓ کو بلایا اور ان درہموں میں سے ایک مٹھی بلالؓ کو دی اور فرمایا: اس سے میری بیٹی فاطمہؑ کے لیے خوشبو کا سامان وغیرہ خرید کر لے آؤ پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے درہموں کو اُٹھایا اور ابوبکرؓ کو دیے اور فرمایا: جاؤ ان سے میری بیٹی کے لیے کپڑے اور گھر کے دوسرے لوازمات اور سامان خرید کر لے آؤ اور ان کے ساتھ جناب عمار بن یاسرؓ اور چند دوسرے اصحاب کو بھیجا اور فرمایا: تم سب بازار جاؤ اور جو چیز مناسب دیکھو وہ خرید

Presented by Ziaraat.Com

کر لے آؤ اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو (ابوبکر) کو دکھاؤ، اگر وہ پسند کرے تو اس کو خریدنا۔
پس جو کچھ ان لوگوں نے خریدا وہ یہ تھا: سات درہم کی ایک قمیض، چار درہم کی ایک چادر، جو عورتیں دوپٹہ کے طور پر استعمال کرتی ہیں اور ایک سیاہ رنگ کی مخمل کی چادر۔ ایک مخمل سے بنا ہوا تکیہ اور تخت پوش۔ مصری دو گدے جن میں سے ایک میں بکرے کی اُون بھری ہوئی تھی اور دوسرے میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چار تکیے، چمڑے کے جو طائف کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں ایک خاص گھاس بھری ہوئی تھی۔ اُون کا ایک پردہ، ایک چٹائی، ہاتھ کی چکی، تانبے کا ایک برتن جو زیادہ تر رنگ کرنے کے کام آتا ہے۔ چمڑے کی ایک مشک، دودھ کے لیے ایک پیالہ اور پانی کے لیے ایک برتن (مٹی کا گھڑا وغیرہ) کپڑے دھونے کے لیے ایک برتن (ٹب کی مانند)۔

جب تمام خریداری مکمل ہو گئی تو کچھ سامان حضرت ابوبکرؓ نے اٹھایا اور کچھ باقی اصحاب نے اُٹھایا جو اس کے ساتھ گئے ہوئے تھے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے سارے سامان کو اپنے ہاتھوں سے اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا: اللہ اس سامان کو میرے اہلِ بیتؑ کے لیے باعثِ برکت قرار دے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کے بعد میں پورا ایک ماہ منتظر رہا۔ ہر روز رسولؐ خدا کے ساتھ نماز ادا کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ میں نے جناب فاطمہؑ کے سلسلے میں کبھی کوئی بات آپؐ سے نہ کی۔ پھر ایک دن رسولِ خداؐ کی ازواج نے مجھے کہلا بھیجا، ہم آپ کی طرف سے رسول خداؐ سے فاطمہؑ کی رخصتی کی خواہش کرتی ہیں۔ میں نے کہا: جو چاہیں کریں۔ پس ساری بیبیاں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان میں سے جناب ام سلمٰی نے یوں عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اگر آج جنابِ خدیجہؑ موجود ہوتیں تو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو رخصت کرتیں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ اب وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ہم عرض کرتیں ہیں کہ علیؑ اپنی بیوی کی رخصتی چاہتے ہیں اور آپؐ بھی ان کی رخصتی کر کے انھیں اور علیؑ دونوں کو خوشی فراہم کریں اور ہماری آنکھوں کو بھی ٹھنڈا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: علیؑ خود سے اپنی بیوی کی رخصتی کے بارے میں کیوں نہیں کہتے مَیں تو اس انتظار میں ہوں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! حیا میرے لیے مانع رہی کہ

Presented by Ziaraat.Com

میں خود آپؐ سے اس کا سوال کرتا۔ پس آپؐ اپنی ازدواج کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہاں کوئی ہے؟ جنابِ اُمِ سلمیٰؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ یہ زینب ہے، پس رسولؐ خدا نے فرمایا: میرے گھر میں میری بیٹی اور میرے چچا زاد کے لیے ایک کمرہ تیار کرو اور اس کو سجاؤ۔ پس اُمِ سلمیٰؓ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کون سا کمرہ (حجرہ) تیار کیا جائے؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے والا کمرہ تیار کرو اور آپؐ نے اپنی ازواج کو حکم دیا کہ اس کو مزین کرو اور ان کی شان کے مطابق اس کی سجاوٹ کرو۔

جناب اُمِ سلمیٰؓ فرماتی ہیں: میں نے جناب فاطمہؑ سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس کوئی خوشبو ہے، جو آپؑ نے اپنے لیے رکھی ہوئی ہو۔ بی بی نے فرمایا: ہاں! پس آپ ایک قارورہ (یعنی وہ شیشی جس میں خوشبو ڈالی جاتی ہے یا ڈبیہ) لے کر آئیں۔ میں نے اس سے اپنی ہتھیلی پر کچھ خوشبو ڈالی اور اس کو سونگھا پس اس کی مثل کبھی کوئی خوشبو نہیں دیکھی تھی۔ پس میں نے فاطمہؑ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ بی بی نے فرمایا: ایک دن دحیہ کلبی رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے مجھے فرمایا: اے فاطمہؑ! اپنے چچا کے لیے چٹائی لے کر آؤ اور ان کے لیے بچھا دو۔ پس میں نے چٹائی ان کے لیے بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئے۔ جب وہ اُٹھ کر گئے تو اس وقت ان کے لباس سے ایک چیز گری۔ آپؐ نے مجھے اس کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا، یہ وہی ہے۔ اس کے بعد علیؑ نے رسولؐ خدا سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: وہ عنبر تھی جو جبرئیلؑ کے پیروں سے گری تھی۔ یعنی وہ دحیہ کلبی نہیں تھے بلکہ جبرئیل تھے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: اس کے بعد رسولؐ خدا نے مجھے فرمایا:

اے علیؑ! اپنے خاندان والوں کے لیے عمدہ کھانے (یعنی ولیمہ) کا بندوبست کرو۔ پھر فرمایا: گوشت اور روٹی ہماری طرف سے اور کھجور اور گھی کا بندوبست آپ نے کرنا ہے۔ پس میں نے کھجور اور گھی خرید لیا۔ رسولؐ خدا نے اپنے ہاتھوں سے کھجور اور گھی کو یوں ملایا کہ ایک جیسا ہو گیا پھر آپؐ نے ایک دنبہ فراہم کیا جس کو ذبح کیا گیا اور کافی سارا کھانا تیار کیا گیا۔ پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: جن جن کو تم پسند کرتے ہو ان کو دعوت دیں۔ میں مسجد میں آیا۔ مسجد تمام صحابہ سے بھری ہوئی تھی۔ مَیں نے شرم محسوس کی کچھ کو دعوت دوں اور کچھ کو چھوڑ دوں۔ پھر سب سے کہا کہ میں تمہیں فاطمہؑ کے ولیمہ کی دعوت دیتا ہوں۔ تمام لوگ چل پڑے تو میں لوگوں کی

Presented by Ziaraat.Com

کثرت اور کھانے کی قلت کی وجہ سے ڈر گیا، مگر رسولؐ خدا نے میرے اندر کی بات کو بھانپ لیا تھا اور فرمایا: اے علیؑ! میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ اس میں برکت ڈال دے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: سارے لوگوں نے کھانا کھایا اور پانی بھی پیا اور میرے لیے برکت کی دعا کرتے رہے اور جنہوں نے کھانا کھایا ان کی تعداد چار ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن کھانے میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ پھر رسولؐ خدا نے بڑے بڑے پیالے منگوائے اور ان کو کھانے سے پُر کر کے اپنی بیویوں کے گھروں میں روانہ کیا۔ پھر ایک پیالہ منگوایا اور اس میں کھانا ڈالا اور فرمایا کہ یہ فاطمہؑ اور اس کے شوہر کے لیے ہے۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد جب سورج غروب ہونے کی طرف مائل تھا تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ام سلمیٰؓ! میری بیٹی فاطمہؑ کو لے کر آؤ۔ بی بی پاکؑ کو رسولؐ کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ آپ ان کپڑوں میں بہت خوبصورت نظر آ رہی تھیں اور رسولؐ خدا سے حیا اور شرم کی وجہ سے آپ کے چہرۂ انور پر پسینہ آیا ہوا تھا اور آپ کانپ رہی تھیں۔ رسولؐ خدا نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: خداوند تعالیٰ آپ کی عترت کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے۔ جب بی بی رسولِ خداؐ کے سامنے کھڑی ہوئیں تو آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے بی بی کے رخِ انور سے پردہ اٹھایا یہاں تک کہ علیؑ نے آپ کو دیکھ لیا۔

پھر آپؐ نے بی بی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو علیؑ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور آپؐ کے حق میں یوں دعا کی: خداوند تعالیٰ آپ کے لیے رسول کی بیٹی کو بابرکت قرار دے۔

اے علیؑ! فاطمہؑ! بہترین زوجہ ہے اور اے فاطمہؑ! علیؑ بہترین شوہر ہے۔ اب اپنے گھر کی طرف جاؤ اور میرے آنے کا انتظار کرنا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے فاطمہؑ زہراءؑ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کو لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے کمرے میں چلے گئے۔ چٹائی کی ایک جانب میں بیٹھ گیا اور دوسری جانب فاطمہؑ بیٹھ گئیں۔ ہماری حالت یہ تھی کہ پسینے کے قطرے زمین پر گر رہے تھے۔ فاطمہؑ مجھ سے حیا کر رہی تھی اور آپ کی حیا کی وجہ سے میرے پسینے کے قطرے بھی زمین پر گر رہے تھے۔ پھر کچھ دیر کے بعد رسولؐ خدا تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے؟ (یعنی آواز دی اور متوجہ کیا) ہم نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! تشریف لائیں خوش آمدید۔ پس

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا اندر تشریف فرما ہوئے۔ جناب فاطمہؑ کو اپنے پہلو میں جگہ دی پھر فرمایا: اے فاطمہؑ! جاؤ پانی لے کر آؤ۔ بی بی کھڑی ہوئیں اور گھر میں جو پانی کا مٹکا تھا اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر لے آئیں اور آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؐ نے اس سے ایک گھونٹ بھرا اور کلی کی اور دوبارہ اس پیالے میں ڈال دی۔ پھر اس پانی سے بی بی کے سر پر پانی ڈالا اور فرمایا: میرے سامنے آؤ۔ جب بی بی سامنے آئی تو آپؐ نے بی بی کے سینہ مبارک پر بھی پانی چھڑکا، پھر فرمایا: کمر میری طرف کرو۔ جب بی بی نے کمر رسولؐ خدا کی طرف کی تو آپؐ نے دونوں (اُن کے) شانوں کے درمیان پانی چھڑکا، پھر دعا دیتے ہوئے یوں عرض کیا:

اے میرے اللہ! یہ میری بیٹی فاطمہؑ ہے جو ساری مخلوق سے مجھے پیاری اور محبوب ہے اور پھر عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ میرا چچا زاد بھائی ہے، جو مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے اللہ! یہ تیرا ولی اور دوست ہے اور تیری معرفت رکھنے والا ہے اور اس کو اس کی بیوی میں برکت عطا فرما۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! یہ تمہاری بیوی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے بابرکت قرار دے اور اللہ کی رحمت و برکت تم دونوں پر (نازل) ہو کیونکہ وہ قابلِ حمد اور سزاوارِ بزرگی ہے۔

اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہیں تھا

(وعنه) قال: وحدثني جماعة عن ابي غالب الزراري عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابه عن احمد بن محمد عن الوشا عن الخيبري عن يونس بن ظبيان عن ابي عبداللهؑ قال: سمعته يقول: لولا ان الله خلق امير المؤمنينؑ لفاطمة عليها السلام ما كان لها كفؤ على الارض۔

(وروى) ان امير المؤمنينؑ دخل بفاطمة عليها السلام بعد وفاة اختها رقية زوجة عثمان بستة عشر يوماً وذلك بعد رجوعه من بدر وذلك لأيام خلت من شوال، وروى انه دخل بها يوم الثلاثاء لست خلون من ذى الحجة، والله تعالى اعلم۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کو جناب فاطمۃ الزہراءؑ کے لیے خلق نہ کرتا تو بی بی کے لیے پوری زمین پر کوئی کفو (یعنی برابر کا رشتہ) نہ ہوتا۔

ایک روایت نقل ہوتی ہے جس میں ذکر کیا گیا کہ بی بی پاک جناب فاطمۃ الزہراءؑ کی رخصتی رقیہ زوجہ عثمان کی وفات کے سولہ دن بعد میں ہوئی اور یہ واقعہ جنگ بدر سے واپس آنے کے بعد چھے شوال کو ہوا۔

(یہ رقیہ وہی بی بی ہے جس کو رسولؐ خدا کی بیٹی ظاہر کیا جاتا ہے اور جناب خدیجہ سے قرار دیا جاتا ، حالانکہ شیعہ عقیدہ کے مطابق آپؐ کی بیٹی فاطمہؑ کے علاوہ کوئی اور بیٹی نہیں ہے۔ اور اس پر قرآن وحدیث نیز روایات بھی گواہ ہیں اور تاریخی حقائق بھی اسی کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ لڑکیاں رسولؐ خدا کی لے پالک تھیں جو جناب خدیجہؑ کی بہن ہالہ بنت خویلد کی بیٹیاں تھیں نہ کہ خود حضرت خدیجہ کی ، مترجم)۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ رخصتی چھے ذی الحجہ کو ہوئی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں علیؑ پر باقی عورتیں حرام تھیں

(وعنه) عن جماعة عن ابی غالب عن خاله عن الاشعری عن ابی عبدالله عن منصور بن العباس عن اسمایل بن سهل الکاتب عن ابی طالب الغنوی عن علی بن ابی حمزة عن ابی بصیر عن ابی عبداللهؑ قال: حرم الله عزّوجلّ علی علی النساء ما دامت فاطمة حیة، قلت: فکیف؟ قال: لانها طاهرة لا تحیض۔

(بحذف اسناد) جناب ابوبصیرؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ پر جناب سیدہ فاطمہؑ کی زندگی میں تمام عورتیں حرام قرار دی تھیں۔ پس میں نے عرض کیا: یہ کیوں؟ آپؑ نے فرمایا، کیونکہ بی بی طاہرہ تھیں اور آپؑ نجاست حیض اور نفاس وغیرہ سے پاک تھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو خدا تمھارے عیبوں پر پردہ ڈالے گا

(وعنه) قال : أخبرني والدی (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنی ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أبو عمران موسٰی بن الحسن بن سلمان قال: حدثنی ابوبکر بن الحرث الباعدی قال: حدثنی عیسٰی بن رعبة قال: حدثنا محمد بن ادریس قال: حدثنا اللیث ابن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول اللهؐ : کان بالمدینة اقوام لهم عیوب فسکتوا عن عیوب الناس فأسکت الله عن عیوبهم الناس، فماتوا ولا عیوب لهم عند الناس، وکان فی المدینة اقوام لا عیوب لهم فتکلموا فی عیوب الناس فأظهر الله لهم عیوباً لم یزالوا یعرفون بها الی ان ماتوا۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن عمر نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مدینہ میں ایسی قومیں آباد تھیں جن میں عیب پائے جاتے تھے، وہ لوگوں کے عیبوں پر بھی پردہ پوشی کرتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سامنے ان کے عیبوں پر پردہ پوشی کردی۔ جب وہ مر گئے تو لوگوں کے نزدیک ان کے کوئی عیب نہ تھے اور مدینہ میں ایک اور قوم بھی تھی جن کے اندر (بظاہرا) کوئی عیب نہیں پایا جاتا تھا لیکن وہ لوگوں کے عیبوں کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عیبوں کو ظاہر کردیا اور ان کے عیبوں کو لوگوں نے جان لیا اور یہاں تک کہ وہ مر گئے لیکن لوگوں کی نظروں میں عیب دار مشہور رہے۔

اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن محمد ابن النعمان عن ابی الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی ابی قال: قال حدثنی محمد بن الحسن الصفار قال: حدثنی احمد بن محمد بن عیسٰی

Presented by Ziaraat.Com

عن محمد بن ابی عمیر عن عبداللّٰہ بن بکیر عن زرارۃ بن اعین عن ابی جعفر محمد بن علی الباقرؑ عن آبائہ علیہم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰہ: بنی الاسلام علی عشرۃ اسھم: علی شھادۃ لن لا الٰہ الا اللّٰہ وھی الملۃ، والصلاۃ وھی الفریضۃ، والصوم وھی الجنۃ، والزکاۃ وھی المطھرۃ، والحج وھو الشریعۃ، والجھاد وھو العز، والأمر بالمعروف وھو الوفا، والنھی عن المنکر وھو الحجۃ، والجماعۃ وھی الألفۃ، والعصمۃ وھی الطاعۃ۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقرؑ نے اپنے آباؑ و اجدادؑ کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے:

① لا الٰہ الا اللّٰہ کی گواہی دینا، یہ علامت ہے۔ ② نماز، یہ ایک فریضہ ہے ③ روزہ، یہ جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے ④ زکوٰۃ، یہ مال کو پاک کرنے والی ہے ⑤ حج، یہ شریعت ہے ⑥ جہاد، یہ اسلام کی عزت ہے ⑦ نیکی کا حکم کرنا، یہ اسلام سے وفا کرنا ہے ⑧ برائی سے روکنا، یہ اسلام کی دلیل ہے ⑨ جماعت (یعنی با جماعت نماز) یہ اُلفت پیدا کرنے والی ہے ⑩ نافرمانی سے بچنا، یہ خدا کی اطاعت ہے۔

جس میں چار اوصاف ہوں وہ کامل الایمان ہے

(وعنہ)عن شیخہ (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن احمد بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنی سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی ولاد الحناط عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیھما السلام قال: اربع من کن فیہ کمل ایمانہ وان کان من قرنہ الی قدمہ ذنوب لم ینقصہ ذٰلک ، وھی: الصدق ، واداء الامانۃ، والحیاء، وحسن الخلق۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں چار اوصاف پائے جاتے ہیں وہ کامل الایمان ہے، اگرچہ سر سے لے کر پاؤں تک اس کے گناہ ہی گناہ کیوں نہ ہوں، پھر بھی اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور وہ یہ ہیں:

✱ زبان کا سچ ✱ امانت ادا کرنا ✱ حیا ✱ اچھا اخلاق

ماہ رجب کے روزوں کا اجر وثواب

(وعنه) قال: حدثنا والدی(رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمدؒ قال: حدثنی محمد بن الحسن ابن مسّت الجوهری عن محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران الأشعری عن احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی عن ابان بن عثمان عن کثیر النوا عن ابی عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام قال: انا نوحا رکب السفینة فی أول یوم من رجب، فأمر من معه ان یصوموا ذٰلك الیوم، وقال: مَن صام ذٰلك الیوم تباعدت عنه النار مسیرة سنة، ومن صام سبعة ایام غلقت عنه ابواب النار السبعة، ومن صام ثمانیة ایام فتحت له ابواب الجنان الثمانیة، ومن صام خمسة عشر یوما اعطی مسألته، ومن زاد علی ذٰلك زاده الله۔

قال: وفی الیوم السابع والعشرین منه نزلت النبوة فیه علی رسوله الله صلی الله علیه وآله وسلم ومن صام هذا الیوم کان ثوابه ثواب من صام ستین شهراً۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام یکم رجب کو اپنی کشتی پر سوار ہوئے تھے۔ آپؑ نے اپنے ساتھیوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور آپؑ نے فرمایا تھا: جو شخص اس دن (یعنی یکم رجب) کا روزہ رکھے گا، جہنم کی آگ اس سے ایک سال کے فاصلے پر چلی جائے گی اور جو شخص ماہ رجب میں سات دن روزے

Presented by Ziaraat.Com

رکھے گا اس کے لیے جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جائیں گے، اور جو شخص آٹھ روزے رکھے گا اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے اور جو شخص ماہ رجب کے پندرہ (۱۵) روزے رکھے گا وہ اللہ سے جو سوال کرے گا اس کو وہ عطا کیا جائے گا اور جو شخص اس سے زیادہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عطا کرے گا۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص اس ماہ کی ستائیس (۲۷) تاریخ کو روزہ رکھے کہ جس دن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث بہ رسالت ہوئے تھے، اس شخص کا ثواب ساٹھ (۶۰) ماہ کے روزے رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

جو شخص آلِ محمدؑ کی اطاعت کرے گا وہ آلِ محمدؑ میں سے شمار ہوگا

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله الحسين بن احمد بن المغيرة قال: أخبرني حيدر ابن محمد السمرقندي قال: حدثني محمد بن عمر الكشي قال: حدثني محمد ابن مسعود العياشي قال: حدثني جعفر بن المعروف قال: حدثني يعقوب بن يزيد عن محمد بن عذافر عن عمر بن يزيد قال: قال ابوعبداللهؑ: يابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك ابوعبداللهؑ: يابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك من آل محمد؟ قال: اى والله من انفسهم، قلت: من انفسهم جعلت فداك؟ قال: اى والله من انفسهم، ياعمر أما تقرأ كتاب الله عزّوجلّ: ﴿ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبى والذين آمنوا والله ولى المؤمنين﴾ وما تقرأ قول الله عن اسمه ﴿فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت عمر بن یزیدؒ نے بیان کیا کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابن یزید! خدا کی قسم، تو ہم اہل بیتؑ میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا:

Presented by Ziaraat.Com

میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں آل محمدؐ میں سے ہوں؟! آپؑ نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم، تو خود آل محمدؐ میں سے ہے۔ مَیں نے پھر عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں مَیں خود آل محمدؐ سے ہوں۔ آپؑ نے پھر فرمایا: ہاں ! خدا کی قسم، تو خود آل محمدؐ میں سے ہے۔ اے عمر! کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرما رہا ہے:

ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبى والذين آمنوا والله ولى المومنين

''لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابراہیمؑ کے ساتھ اوّلیت وہ رکھتے ہیں جو اس کا اتباع کرتے ہیں، اور یہ نبی اور جو اس کے ساتھ ایمان لے کر آئے ہیں اور اللہ مومنین کا ولی ہے۔''

کیا تو نے خدا کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

''کہ جو شخص میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے اور جو میری نافرمانی کرے گا پس تو بہت زیادہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

گویا اتباع نہ صرف آل محمدؐ میں شامل کرتی ہے بلکہ آل اللہ (حزب اللہ) بناتی ہے۔

آلِ محمدؐ کی تبلیغ کرنے والے کو قیامت کے دن ایک نور ملے گا

(وعنه) قال: حدثنى والدى رحمه الله قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوعبدالله الحسين بن احمد بن المغيرة قال: أخبرنى حيدر بن محمد بن نعيم عن محمد بن عمر عن محمد بن مسعود قال: حدثنى محمد بن احمد النهدى قال: حدثنى معاوية بن حكيم الدهنى قال: حدثنا شريف بن سابق التفليسى قال: حدثنا حماد السمدرى قال: قلت لأبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: انى ادخل بلاد الشرك وان من عندنا يقول: ان مت ثم حشرت معهم، قال: فقال لى يا حماد اذا كنت ثم تذكر أمرنا وتدعو اليه؟ قال: قلت نعم، قال: فاذا كنت فى هذه

Presented by Ziaraat.Com

المدن مدن الاسلام تذکر امرنا و تدعو الیه؟قال: قلت لا، فقال لی انک تمت ثم حشرت أمة وحدك وسعى نورك بين يديك۔

(بحذف اسناد) حماد نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں مشرکوں کے شہروں میں جاتا ہوں اور ہمارے پاس وہ شخص ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اگر میں مرجاؤں گا تو کیا میں ان کے ساتھ محشور کیا جاؤں گا۔

آپؑ نے فرمایا: اے حماد! اگر تو ان کے درمیان ہو اور وہاں تجھے ہماری یاد آئے تو کیا تم ان کو ہمارے امر کی طرف دعوت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپؑ نے فرمایا: اور جب تم اسلام کے شہروں میں ہو اور وہاں ہمارا امر تمہیں یاد آئے تو کیا اس کی طرف دعوت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم ان شہروں میں مرجاؤ تو پھر اکیلے کے ساتھ امت محشور ہوگی اور تیرے سامنے ایک نور ہوگا۔

امامؑ سے منیٰ کے مقام پر پانچ سو سوال کرنا

(وعنه) قال: حدثنی شیخی رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی ابی قال: حدثنی محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن علی بن سعید عن هشام بن الحكم قال: سألت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام بمنیٰ عن خمسمائة حرف من الكلام، قال: فأقبلت يقولون كذا قال: فتقول يقال لهم كذا، فقلت : هذا الحلال والحرام والقرآن اعلم انك صاحبه واعلم الناس به فی هذا الكلام، قال: قال لی وتشك ياهشام، يحتج الله تعالى على خلقه بحجة لا كون عالماً بكل ما يحتاج اليه الناس؟

(بحذف اسناد) ہشام بن حکمؒ نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے مقام منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے سوال کیے۔ آپؑ نے فرمایا: اگر وہ تیرے

Presented by Ziaraat.Com

سامنے یوں بات کریں تم تو ان کے جواب میں یوں کہنا۔ پس میں نے عرض کیا: یہ حلال اور حرام ہے اور یہ قرآن ہے، اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپؑ اس قرآن کے صاحب ہیں، اور اس کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ ہشام کہتا ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ہشام! کیا تو اس میں شک کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ایسے کو حجت قرار دے گا کہ لوگوں کی جس کی طرف احتیاج ہو اور وہ اس کو علم نہ ہو؟

ہشام بن حکم کے بارے میں امام سے سوال

(وعنه) قال: أخبرني والدي رحمه الله قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله الحسين بن احمد عن حيدر بن محمد ابن نعيم عن محمد بن عمر عن محمد بن مسعود عن جعفر بن معروف قال: حدثني العمر كي قال: حدثني الحسن بن ابي لبابة عن ابي هاشم داود بن قاسم الجعفري قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي الثانيؑ : ما تقول جعلت فداك في هشام بن الحكم؟ فقال: رحمه الله ما كان اذبه عن هذه الناحية۔

(بحذف اسناد) ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفری نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، آپؑ ہشام بن حکم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: خدا اس پر رحمت نازل کرے وہ اسی جانب ہے۔

مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله قال: حدثني محمد بن عبدالله بن جعفر الحميري عن ابيه عن احمد بن ابي بكر عبدالله البرقي عن شريف بن سابق عن

Presented by Ziaraat.Com

ابی العباس الفضل بن عبدالملك عن ابی عبداللّٰہ جعفر ابن محمدؑ قال: قال رسولؐ اللّٰہ: اوّل عنوان صحیفة المؤمن بعد موته ما یقول الناس فیه ان خیر فخیراً وان كان شراً فشراء، واوّل تحفة المؤمن ان یغفر له ولمن تبع جنازته، ثم قال: یافضل لا یأتی المسجد من كل قبیلة الا وافدها، ومن كل أهل بیت الا نجیبها ، یافضل لا یرجع صاحب المسجد بأقل من احدی ثلاث: اِما دعاء یدعو به یدخله اللّٰہ الجنة، واما دعاء یدعو به فیصرف اللّٰہ به عنه بلاء الدنیا، واما أخ یستفیده فی اللّٰہ عزّوجلّ۔

قال: ثم قال رسول اللّٰہ ﷺ : ما استفاد امرء مسلم ، فائدة بعد فائدة الاسلام مثل أخ یستفیده فی اللّٰہ۔

ثم قال : یافضل لا تزهدوا فی فقراء شیعتنا، فان الفقیر منهم لیشفع یوم القیامة فی مثل ربیعة ومضر، یافضل انما سمی المؤمن مؤمنا لأنه یؤمن علی اللّٰہ فیجیز اللّٰہ امانه، ثم قال: اما سمعت اللّٰہ تعالٰی یقول فی اعدائكم اذا رأوا شفاعة الرجل منكم لصدیقه یوم القیامة: ﴿فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم﴾۔

(بحذف اسناد) ابوالعباس الفضل بن عبدالملک نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے رسولؐ خدا کی روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

مومن کی موت کے بعد اس کے نامۂ اعمال کا پہلا عنوان وہ ہوگا جو لوگ اس کے بارے میں کہیں گے۔ اگر لوگ اس کے بارے میں خیر اور اچھائی کو بیان کریں گے تو اس کا عنوان خیر اور اچھائی ہوگا اور اگر لوگ اس کے بارے میں بُرائی اور شر بیان کریں گے تو اس کے نامۂ اعمال کا عنوان بُرا ہوگا اور مومن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلا تحفہ جو ملے گا وہ اس کی اور ان لوگوں کی بخشش ہوگی جو اس کے جنازے کی تشییع کریں گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے فضل! ہر قبیلہ سے صرف ایک گروہ ہی مسجد میں آتا ہے اور ہر گھر

Presented by Ziaraat.Com

سے مسجد میں نہیں آئے گا مگر وہ جو شریف ونجیب ہوگا۔

اے فضل! جو بھی مسجد میں آئے گا اس کو تین میں سے ایک چیز ضرور ملے گی:

- وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس دعا کے سبب اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔
- وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس سے دنیا کی بلائیں دُور کر دیتا ہے۔
- یا اس کا بھائی اس کو اللہ کی خاطر فائدہ پہنچائے گا۔

آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: ایک مسلمان مرد جو کسی دوسرے کو فائدہ دے سکتا ہے۔ وہ اسلام کے فائدہ سے بڑا کوئی فائدہ نہیں (یعنی ایک دوسرے کو سلام کریں)۔ یہ وہ فائدہ ہے جو ایک بھائی دوسرے کو دے سکتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے فضل! ہمارے شیعوں میں سے جو فقرا ہیں ان سے دُوری اختیار نہ کرو، کیونکہ ہمارے شیعوں میں سے ایک فقیر قیامت کے دن ربیعہ اور مضر دونوں قبیلوں کے افراد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اے فضل! مومن کو مومن کا نام اس لیے دیا گیا ہے، کیونکہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ پس اللہ اس کو ایمان کا انعام دے گا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ جب وہ تم میں سے ایک بندے کی اپنے دوستوں کی شفاعت کو دیکھیں گے تو اس وقت وہ کہہ رہے ہوں گے: پس ہمارے لیے کوئی شافع نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا کوئی پکا دوست ہے۔

آسمانوں پر کچھ لوگ عظیم ہوں گے

(وعنه) قال: أخبرني شيخي رحمه الله قال: أخبرني ابو عبدالله محمد بن محمد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد قال: حدثني ابي عن سعد بن عبدالله عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن حفص ابن غياث القاضي قال: قال ابوعبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: من تعلم لله عزّوجلّ وعمل للّٰه وعلم لله دعي في ملكوت السموات عظيما، وقيل تعلم لله وعمل لله وعلم لله۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث القاضی نے بیان کیا ہے: حضرت ابو عبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے فرمایا: جو شخص خدا کی خاطر علم حاصل کرے اور خدا کی خاطر اس پر عمل کرے اور خدا کی خاطر اس علم کی دوسروں کو تعلیم دے تو قیامت کے دن اسے آسمانوں پر عظیم کے نام سے پکارا جائے گا اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے لیے علم حاصل کرو اور اللہ کے لیے اس پر عمل کرو اور اللہ کی خاطر دوسروں کو تعلیم دو۔

زیارت امام حسینؑ کا پندرہ شعبان کو اجر و ثواب

(وعنه) قال: حدثنی والدی (رض) قال: حدثنا ابوعبدالله قال: حدثنا ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی محمد بن عبدالله بن جعفر الحميری عن ابيه عن رواة عن داود الرقی قال: قال الباقر محمد بن علی بن الحسين عليه السلام: من زار الحسينؑ فی ليلة النصف من شعبان غفرت له ذنوبه، ولم يكتب له سيئة فی سنته حتٰی يحول عليه السنة، فان زار فی السنة المستقبلة غفرت له ذنوبه

(بحذف اسناد) داؤد رقی نے بیان کیا ہے: حضرت امام محمد بن علی بن حسین الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص پندرہ شعبان کی رات کو حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور آیندہ سال تک اس کی کسی بُرائی اور گناہ کو نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ آیندہ سال بھی زیارت کرے گا تو اس کے آیندہ تمام گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔

جو بھی اہلِ بیتؑ سے محبت نہیں رکھتا اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا

(وعنه) قال: حدثنا شيخی (رض) قال: حدثنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالطيب محمد بن احمد الثقفی قال: قرأت علی الحسين بن علی بن الحجاج وهو ينظر فی كتابه قال: حدثنا ابوعبدالرحمٰن عن عبدالله بن

Presented by Ziaraat.Com

علی بن ابراهیم العمری قال: حدثنا ابوالحسن علی بن حرب الطائی قال: حدثنا محمد بن الفضیل عن یزید بن ابی زیاد عن عبداللّٰه بن الحرث عن العباس بن عبدالمطّلب (رض) قال: قلت یارسول اللّٰه ما لنا ولقریش اذا تلاقوا تلاقوا بوجوه مستبشرة واذا لقونا لقونا بغیر ذٰلك؟ فغضب النبیﷺ ثم قال: والذی نفسی بیده لا یدخل قلب رجل الایمان حتّٰی یحبکم للّٰه ولرسوله۔

(بحذف اسناد) عباس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے: مَیں نے رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ان قریش والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو بہت زیادہ مسرت کے ساتھ اور خوش وخرم چہروں کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو اس خوشی کے ساتھ ملاقات نہیں کرتے۔ نبی اکرمؐ غضب ناک ہوئے پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ میرے اہل بیتؑ کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ رکھتا ہو۔

علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا

(وعنه) قال: حدثنا والدی (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال:حدثنا ابوبکر محمد بن صالح السبیعی قال: حدثنا أبو الحسین صالح بن احمد بن أبی مقاتل البزاز قال: حدثنی عیسٰی بن عبدالرحمٰن الکوفی الخزاز قال: حدثنا الحسن ابن الحسین العربی قال: حدثنا یحیی بن علی عن أبان بن تغلب عن ابی داود الانصاری عن الحارث الهمدانی قال: دخلت علی أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالبؑ فقال: ماجاء بك؟ قال: فقلت حبی لك یا أمیرالمؤمنین، فقال: یاحارث

Presented by Ziaraat.Com

اتحبنی؟ فقلت: نعم واللّٰه یا أمیرالمؤمنین، قال: اما لو بلغت نفسك الحلقوم رأیتنی حیث تحب، ولو رأیتنی وانا اذود الرجال عن الحوض ذود غریبة الابل لرأیتنی حیث تحب، ولو رأیتنی وانا مار علی الصراط بلواء الحمد بین یدی رسول اللّٰه صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لرأیتنی حیث تحب۔

(بحذفِ اسناد) حارث ہمدانیؒ نے بیان کیا ہے: میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا: اے حارث! کون سی چیز اور حاجت آپ کو میرے پاس لے کر آئی ہے؟

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپؑ کی محبت مجھے آپ کے پاس لے کر آئی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے حارث! کیا تو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! خدا کی قسم اے امیر المومنین! میں آپؑ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: چونکہ تو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے لہٰذا جب تیری جان کنی کا وقت ہوگا اس وقت بھی تو مجھے دیکھے گا اور اگر تو مجھے دیکھے اس حالت میں کہ مَیں حوضِ کوثر سے لوگوں کو اس طرح دھتکار رہا ہوں کہ جس طرح ایک شخص اجنبی اونٹ (اوزوں) کو اپنے پانی سے دھتکارتا ہے وہاں تو مجھے ضرور دیکھے گا اس حیثیت سے کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے اور یا تو مجھے دیکھے گا، اس حالت میں کہ میں پُلِ صراط پر لوائے حمد لے کر رسولِ خداؐ کے آگے آگے چل رہا ہوں گا تو اپنی محبت کے حساب سے مجھے ضرور دیکھے گا۔

فیروزہ کی انگوٹھی کا کمال

(وعنه) عن شیخه رحمه اللّٰه قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطیب الحسن بن علی النحوی قال: حدثنا محمد بن قاسم الأنباری قال: حدثنی ابونصر محمد بن احمد الطائی قال: حدثنا علی بن محمد الضیمری الکاتب قال: تزوجت ابنة جعفر بن محمود الکاتب واحببتها حباً لم یحب احد مثله، وابطئ علی الولد فصرت الی ابی الحسن علی بن موسٰی الرضا علیهما

Presented by Ziaraat.Com

السلام فذكرت ذٰلك له، فتبسم وقال: اتخذ خاتماً فصّه فيروزج واكتب عليه ﴿رب لا تذرني فرداً وانت خيرالوارثين﴾ ففعلت ذٰلك، فما اتى على حول حتّٰى رزقت منها ولداً ذكراً۔

(بحذف اسناد) علی بن محمد ضمیری، جو کاتب تھے، بیان کیا ہے: میں نے جعفر بن محمود کاتب کی بیٹی سے شادی کی اور میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا کہ اس کی مثل میں کسی اور سے پیار نہیں کرتا تھا لیکن اس نے اولاد کے بارے میں دیر کر دی یعنی اس سے بچہ ہونے میں دیر ہوگئی۔ پس ابوالحسن علی بن موسیٰ امام رضاؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور آپؑ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپؑ مسکرائے اور فرمایا: ایک انگوٹھی لو اس میں فیروزے کا نگینہ جڑواؤ اور اس پر یہ دعا تحریر کرواؤ:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○

پس میں نے ایسا ہی کیا اور دوسرے سال کے آنے تک خدا نے مجھے اس بیوی میں سے بیٹا عطا فرمایا (لیکن یہ آلِ محمدؑ کی محبت کے ساتھ مشروط ہے مترجم)۔

سید بن محمدؒ کے آخری اشعار

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثني عبيدالله بن الحسن قال: حدثني ابوسعيد محمد بن رشيد قال: آخر شعر قاله سيد بن محمد رحمه الله قبل وفاته بساعة، وذٰلك انه اغمى عليه واسود لونه، ثم افاق وقد ابيض وجهه، وهو يقول:

احب الذى من مات من أهل وده
تلقاه بالبشرى لدى الموت يضحك

ومن مات يهوى غيره من علوه
فليس له الا الى النار مسلك

Presented by Ziaraat.Com

ابا حسن تفديك نفسى وأسرتى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك

وانت وصى المصطفى وابن عمه
وانا نعادى مبغضيك وفترك

مواليك ناج مؤمن بين الهدى
وقاليك معروف الضلالة مشرك

ولاح لحانى فى على وحزبه
وقلت لحاك الله انك اعفك

(معنی اعفك: احمق)

(بحذف اسناد) جناب ابوسعید محمد بن رشید نے بیان کیا کہ آخری اشعار سید بن محمدؒ نے اپنی وفات سے کچھ دیر پہلے کہے۔ ہوا یوں کہ وہ بے ہوش ہو گئے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ پھر جب اس کو غشی سے افاقہ ہوا تو اس وقت اس کا چہرہ سفید تھا اور وہ یوں کہہ رہا تھا:

احب الذى من مات من أهل وده
تلقاه بالبشرى لدى الموت يضحك

ومن مات يهوى غيره من عدوه
فليس له الا الى النار مسلك

ابا حسن تفديك نفسى وأسرتى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك

Presented by Ziaraat.Com

وانت وصى المصطفى وابن عمه
وانا نعادى مبغضيك وفترك

مواليك ناج مؤمن بين الهدى
وقاليك معروف الضلالة مشرك

ولاح لحانى في على وحزبه
وقلت لحاك الله انك اعفك

١ ''اہلِ مودّت میں سے جو مرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور موت کے وقت وہ اس سے خوشخبری کے ساتھ ملتا ہے اور مسکرا رہا ہوتا ہے۔''

٢ ''جو شخص مرتا ہے اور وہ اس کے غیر جواس کے دشمن کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کی طرف جانے والے راستے کا راہی ہے۔''

٣ ''اے ابوالحسنؑ! میں اور میرا خاندان آپ پر قربان ہو جائیں اور مجھے کیا پروا ہے کہ میں زمین پر نہیں رہتا اور نہ میں اس کا مالک ہوں۔''

٤ ''اے ابوالحسن! میں آپؑ کی فضیلت کا جاننے والا ہوں اور میں آپ کی رسی سے تمسک رکھتا ہوں۔''

٥ ''آپؑ نبی اکرمؐ (جو مصطفیٰ ہیں) کے وصی ہیں اور ان کے چچا کے بیٹے ہیں اور مَیں آپؑ کے دشمن کے ساتھ عداوت رکھتا ہوں اور اس کو ترک کرتا ہوں۔''

٦ ''آپؑ کا دوست اور موالی کامیاب ہے، وہی مومن ہدایت یافتہ ہے اور آپؑ کا دشمن گمراہ اور مشرک مشہور ہے۔''

٧ ''ملامت کرنے والے نے علیؑ اور اس کی حزب و جماعت کے بارے میں میری ملامت کی اور میں نے کہا: اللہ تیری ملامت کرے، کیونکہ تو احمق ہے (اعفک کا معنی احمق ہے)۔''

رسولؐ خدا مصیبت کے وقت الحمد للہ پڑھا کرتے تھے

(وعنه) قال: حدثنى شيخى رحمه الله قال: أخبرنى محمد بن محمد قال: حدثنى ابوحفص عمر بن محمد بن على الصيرفى قال: حدثنا ابوالحسن بن مهروية القزوينى قال: حدثنى داؤد بن سليمان الغازى، قال: حدثنا الرضا على

Presented by Ziaraat.Com

بن موسٰیؑ قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر العبد الصالح قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد الصادق قال: حدثنی ابی محمد ابن علی الباقر قال: حدثنی أبی علی بن الحسین زین العابدین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی الشهید قال: حدثنی ابی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیهم السلام قال: کان رسول اللهﷺ اذا أتاه أمر یسره قال: ﴿الحمدلله الذی بنعمته تتم الصالحات﴾ واذا أتاه أمر یکرهه قال: ﴿الحمد لله علی کل حال﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسٰیؑ نے حدیث بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد ابوموسیٰ بن جعفر نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد جعفر بن محمد الصادق نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد علیؑ بن حسین زین العابدینؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حسینؑ بن علیؑ شہید کربلا نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بیان فرمایا ہے: رسولؐ خدا کی یہ سنت اور روش تھی جب آپؐ کی خدمت میں آسان امر پیش ہوتا تو آپؐ فرماتے:

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

''کہ تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو اپنی نعمت کے ساتھ صالحات کی نعمت عطا کرتا ہے۔''

اور جب آپؐ کے سامنے کوئی مکروہ امر آتا تو آپؐ یوں فرماتے تھے:

الحمد لله علی کل حال

''ہر حال میں اللہ کے لیے حمد ہے۔''

علیؑ تمام مسلمانوں کا سردار ہے

(وعنه) قال: أخبرنی شیخی (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی

Presented by Ziaraat.Com

قال: حدثني ابوبكر احمد بن محمد بن عيسٰى المكى قال: حدثني ابوعبدالرحمٰن عبدالله بن احمد ابن حنبل قال: حدثنا يحيٰى بن عيسٰى الرملى قال: حدثنا الأعمش بن عباية الاسدى عن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب رحمہ اللہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لأم سلمة رحمها الله: يا أم سلمة على منى، وانا من على، لحمه من لحمى ودمه من دمى، وهو منى بمنزلة هرون من موسٰى، يا أم سلمة اسمعى واشهدى هذا على سيد المسلمين۔

(بحذفِ اسناد) جناب عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلبؓ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے جناب اُمِ سلمیٰؓ سے فرمایا: اے اُم سلمیٰؓ! علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اس کا گوشت میرا گوشت ہے۔ اس کا خون میرا خون ہے، اس کی میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اے اُمِ سلمیٰؓ! سنو اور گواہ رہو، یہ علیؑ تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔

شبہ بن غفال کی تقریر کا امام جعفر صادقؑ کی طرف سے جواب

(وعنه) قال: حدثني والدى رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمہ اللہ قال: حدثني ابوعلى محمد بن همام الأسكافى رحمہ اللہ قال: حدثني احمد بن موسٰى النوفلى قال: حدثني محمد بن عبدالله بن مهران عن معاوية بن حكيم قال: حدثني عبدالله بن سلمان التميمى قال: لما قتل محمد و ابراهيم ابنا عبدالله ابن الحسن صارالى المدينة رجل يقال له ﴿شبة بن غفال﴾ ولاه المنصور على أهلها، فلما قدمها وحضرت الجمعة صار الى مسجد النبیؐ، فرقا المنبر وحمد الله واثنى عليه ثم قال: امابعد ان على بن ابى طالبؑ شق عصا المسلمين وحارب المؤمنين واراد الامر لنفسه ومنعه

Presented by Ziaraat.Com

من أهله فحرمه الله عليه امنيته واماته بغصته، وهؤلاء ولده يتبعون اثره فى الفساد وطلب الامر بغير استحقاق له، فهم فى نواحى الارض مقتولون وبالدماء مضرجون۔

قال: فعظم هذا الكلام منه على الناس ولم يجسر أحد منهم أن ينطق بحرف، فقام اليه رجل عليه أزار قوميسى سحق فقال: فنحن فحمد الله ونصلى على محمد خاتم النبيين وسيد المرسلين وعلى رسل الله وانبيائه اجمعين، اماما قلت من خير فنحن أهله وما قلت من سوء فأنت وصاحبك به اولى واحرى، يامن ركب غير راحلته واكل غير زاده ارجع مأزورا، ثم اقبل على الناس فقال: ألا انبئكم بأخف الناس يوم القيامة ميزاناً وابينهم خسراناً، من باع آخرته بدنيا غيره وهو هذا الفاسق، فأسكت الناس وخرج الوالى من المسجد لم ينطق بحرف، فسألت عن الرجل فقيل لى هذا جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب صلوات الله عليهم۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن سلمان تمیمی نے بیان کیا ہے جب عبداللہ بن حسن کے دونوں بیٹے (محمد اور ابراہیم) قتل ہو گئے تو منصور کے کارندوں میں سے ایک کارندہ جس کا نام شبہ بن غفال تھا، مدینہ کی طرف آیا۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو جمعہ کا دن تھا۔ وہ مسجد نبوی میں آیا اور منبر پر گیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے کے بعد یوں بولا:

تحقیق علیؑ ابن ابی طالبؑ نے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑا اور مومنین کے ساتھ جنگ کی اور وہ امر خلافت کو خود حاصل کرنا چاہتا تھا اور مستحق خلافت کو اس سے محروم کرنا چاہتا تھا۔ پس خدا نے اس کو اس خواہش سے محروم رکھا اور اس کو مار دیا اس حالت میں کہ وہ اس پر غضب ناک تھا اور یہ اس کی اولاد بھی اس کے نقش قدم پر چل رہی ہے اور زمین میں فساد برپا کر رہی ہے اور امر خلافت کو طلب کر رہی ہے، حالانکہ یہ اس کا استحقاق نہیں رکھتے۔ پس یہ زمین کے چار اطراف میں قتل ہو رہے ہیں اور اپنے خون میں نہا رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

راوی بیان کرتا ہے: اس کی یہ گفتگو لوگوں پر بہت گراں گذری اور کوئی بھی اس کے جواب میں بولنے کی جرأت نہ کر رہا تھا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور اس پر ایک چادر تھی۔ پھر فرمایا: پس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور محمدؐ جو ختم الانبیاء ہیں اور تمام رسولوں کے سردار ہیں، پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور اس کے تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اس کے بعد جو کچھ تو نے اچھا بیان کیا ہے اس کے ہم مستحق ہیں اور جو کچھ تو نے بُرا بیان کیا ہے اس کا تو اور تیرا ساتھی (یعنی منصور) زیادہ سزاوار اور مستحق ہیں اور اس کے بعد فرمایا: اے وہ شخص جو اس اونٹ پر سوار ہے جو سواری کے لائق نہیں ہے اور بغیر زاد کے سفر کر رہا ہے اور ایسے مال سے کھا رہا ہے جو تیرے لیے حلال نہیں ہے اور جہنم کی طرف لوٹ رہا ہے اس کے بعد اس نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بیان کروں کہ جس کا قیامت کے دن میزان سب لوگوں سے ہلکا اور خفیف ہوگا اور وہ واضح نقصان میں ہوگا اور جس نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے۔ وہ یہ فاسق اور جھوٹا مرد ہے۔ پس تمام لوگ خاموش رہے اور وہ کارندہ مسجد سے نکل گیا اور اس نے کسی سے کوئی بات نہ کی۔ میں نے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو کھڑا ہوا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

حضرت امیرؑ کے ساتھ حضرت خضرؑ کا ملاقات کرنا

(وعنه) عن شيخه عن الشيخ ابى عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنى الحسن بن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا ابراهيم بن ميمون قال: حدثنا معصب بن سلام عن سعد بن طريف عن الأصبغ بن نباتة قال: كان أميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ يصلى عنه الاسطوانة السابقة من باب الفيل إذ أقبل عليه رجل عليه بردان اخضران وعليه عقيصتان سوداوان ابيض اللحية: فلما سلم اميرالمؤمنينؑ من صلاته أكب

Presented by Ziaraat.Com

علیه فقبل رأسه ثم اخذ بیده فأخرجه من باب کندة
قال: فخرجنا مسرعین خلفهما ولم نأمن علیه، فاستقبلنا
علیه السلام فی جار سوج کندة قد اقبل راجعا، فقال: ما
لکم؟فقلنا: لم نأمن علیك هذا الفارس، فقال: هذا أخی
الخضر، ألم تروا حیث أکب علی، قلنا: بلٰی، فقال: انه قد
قال لی: انك فی مدره لا یریدها جبار بسوء الا قصمه اللّٰه،
واحذر الناس فخرجت معه لاشیعه لأنه اراد الظهر۔

(بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بیت اللہ میں پہلے ستون، جو باب فیل کی طرف سے ہے، کے پاس نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص آپؑ کی طرف بڑھا۔ اس کے جسم پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں اور سر پر دو سیاہ رنگ کی ٹوپیاں بھی تھیں اور ریش سفید تھی۔ جب امیر المومنینؑ نے نماز کو ختم کیا تو وہ آپؑ پر جھکا اور آپؑ کے سر کا بوسہ لیا پھر اس نے آپؑ کا ہاتھ پکڑا اور آپؑ کو ساتھ لیے باب کندہ سے باہر نکل گیا۔

راوی بیان کرتا ہے: پس ہم جلدی سے آپ دونوں کے پیچھے نکل پڑے کیونکہ ہم آپؑ کے بارے میں امن میں نہیں تھے۔ پس آپؑ نے سوج کندہ کے قریب ہمارا استقبال کیا اور آپؑ واپس آ رہے تھے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے؟

ہم نے عرض کیا: ہم آپؑ کے بارے میں اس شخص سے امن میں نہیں تھے (مطمئن نہیں تھے)۔

آپؑ نے فرمایا: وہ میرے بھائی خضرؑ تھے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ میرے اُوپر جھکے تھے اور انھوں نے میرے سر کا بوسہ لیا تھا۔

ہم نے عرض کیا: یہ تو ہم نے دیکھا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ آپؑ معرض خطر میں ہیں اور جو ظالم بھی آپؑ کے بارے میں بُرا ارادہ کرے گا اللہ اس کے اِرادوں کو نابود کر دے گا اور آپؑ لوگوں کو ڈرائیں۔

پس میں ان کے ساتھ نکلا تھا تا کہ ان کا ساتھ دوں کیونکہ وہ نماز ظہر کا ارادہ رکھتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

امیرالمومنین علیؑ جنگِ جمل کی طرف جاتے ہوئے

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنى الحسن بن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: أخبرنى ابونعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا ابوعاصم عن قيس بن مسلم قال: سمعت طارق بن شهاب يقول: لما نزل علىّ بالربذة سألت عن قدومه اليها؟ فقيل: خالف عليه طلحة والزبير وعائشة وصاروا الى البصرة فخرج يريدهم، فصرت اليه فجلست حتىٰ صلى الظهر والعصر، فلما فرغ من صلاته قام اليه ابنه الحسن بن على عليهما السلام فجلس بين يديه، ثم بك وقال: يا أمير المؤمنين انى لا استطيع ان اكلمك ويكى، فقال له أميرالمؤمنينؑ: لا تبك يابنى وتكلم ولا تحن حنين الجارية، فقال: يا أميرالمؤمنين ان القوم حصروا عثمان يطلبونه بمايطلبونه اما ظالمون أو مظلومون، فسألتك ان تعزل الناس وتلحق بمكة حتىٰ تؤب العرب وتعود اليها احلامها وتأتيك وفودها، فوالله لو كنت فى حجر ضب لضربت اليك العرب آباط الابل حتىٰ تستخرجك منه، ثم خالفك طلحة والزبير فسألتك ان لا تتبعهما وتدعهما فان اجتمعت الامة فذاك و ان اختلفت رضيت بما قضى الله، وانا اليوم اسألك الا تقدم العراق واذكرك بالله ان لا تقتل بمضيعة، فقال امير المؤمنينؑ: اما قولك ان عثمان حصر فما ذاك وما على منه وقد كنت بمعزل عن حصره، واما قولك ائت مكة فوالله ما كنت لأكون الرجل الذى يستحل به مكة، واما قولك اعتزل

Presented by Ziaraat.Com

العراق ودع طلحة والزبير فوالله ما كنت لأكون كالضبع ينتظر حتٰى يدخل عليها طالبها فيضع الحبل فى رجلها حتٰى يقطع عرقوبها ثم يخرجها فيمزقها اربا اربا، ولكن اباك يابنى يضرب بالمقبل الى الحق المدبر عنه وبالسامع المطيع العاصى المخالف ابداً حتٰى يأتى على يومى، فوالله ما زال ابوك مدفوعا عن حقه مستأثراً عليه منذ قبض الله نبيهٗ حتٰى يوم الناس هذا، فكان طارق بن شهاب أى وقت حدث بهذا الحديث بكٰى۔

(بحذف اسناد) قیس بن مسلم نے بیان کیا ہے: مَیں نے طارق بن شہاب سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں: جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بصرہ کی طرف سفر کرتے ہوئے ربذہ کے مقام پر قیام فرمایا تو مَیں نے پوچھا: آپؑ کا بصرہ کی طرف سفر کرنے کا مقصد کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ طلحہ، زبیر اور عائشہ نے آپؑ کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور وہ بصرہ کی طرف چلے گئے ہیں۔ پس آپؑ ان کے ارادہ سے نکلے ہیں۔ پس مَیں آپؑ کے قریب گیا اور بیٹھ گیا، یہاں تک کہ آپؑ ظہر اور عصر سے فارغ ہو گئے۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ کے فرزند حسنؑ آئے اور آپؑ کے سامنے بیٹھ گئے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ کے ساتھ بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا یعنی آپؑ کے سامنے بات کرنے کی میرے اندر طاقت نہیں ہے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رو کیوں رہے ہو؟ کوئی بات کرو اور کنیزوں کی طرح رو کر مجھ سے ملاطفت نہ کرو۔

امام حسنؑ نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ جانتے ہیں کہ اس قوم نے عثمان کا محاصرہ کیا تھا اور یہ بھی کہ انھوں نے اس کا محاصرہ کیوں کیا تھا۔ اس کی دو ہی صورتیں تھیں یا یہ ظالم تھے یا یہ مظلوم تھے۔ مَیں آپؑ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں اور مکہ میں رہائش پذیر ہو جائیں حتیٰ کہ عرب والے خود آپؑ کی طرف رخ کریں اور ان کی عقول ان کو آپؑ کی طرف متوجہ کریں اور یہ وفود بن کر آپؑ کی خدمت میں آئیں۔ خدا کی قسم اگر آپؑ کسی

Presented by Ziaraat.Com

نکل میں بھی ہوں گے تو یہ آپؑ کی طرف رجوع کریں گے اور آپؑ کو وہاں سے باہر لے آئیں گے۔ جب طلحہ اور زبیر نے آپؑ کی مخالفت کی تو اس وقت بھی میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تھا کہ ان کا پیچھا نہ کریں اور ان کو چھوڑ دیں۔ اگر تمام امت آپؑ کے ساتھ جمع ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اگر یہ آپؑ کی مخالفت کریں تو جو حکمِ خدا ہے اس پر آپؑ بھی راضی ہو جائیں۔ آج میں آپؑ سے التماس کرتا ہوں کہ آپؑ عراق کی طرف نہ جائیں اور میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ جنگ نہ کریں۔

(یہ باتیں جو امام حسنؑ سے وارد ہوئی ہیں ظاہر ہے یہ ہم لوگوں یا اس کے دور کے لوگوں کو سمجھانے کے لیے تھیں، پھر امیر المومنینؑ کی زبان سے لوگوں کے سامنے حقائق بیان کروانے کے لیے تھیں۔ ظاہری معنی مقصود نہیں بلکہ ان کے کوئی باطنی معنی ہیں ورنہ امام حسنؑ کا امیر المومنینؑ پر اعتراض کرنا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ معصوم پر اعتراض عصمت کے منافی ہے جبکہ امام حسنؑ کا معصوم ہونا روزِ روشن کی طرح عیاں اور ثابت ہے (مترجم)۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: (اے میرے فرزند!) یہ جو تم نے عثمان کی بابت کہا ہے۔ وہ عثمان تھا اور اس کا محاصرہ۔ لیکن میں اس جیسا نہیں ہوں۔ میں تو خود اس کے محاصرہ کو ختم کروانے کی کوشش کرتا رہا، باقی جو تو نے کہا ہے کہ میں مکہ میں سکونت پذیر ہو جاؤں تو خدا کی قسم، میں اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو مکہ کو اپنا محلِ سکونت قرار دے اور خاموشی سے رہے اور یہ جو تو نے کہا ہے کہ میں عراق کی طرف نہ جاؤں اور طلحہ اور زبیر کو چھوڑ دوں تو خدا کی قسم، میں اس لومڑی کی مانند نہیں ہو سکتا جو اپنے دشمن کا ساتھ دیا کرتی ہے تا کہ وہ اس پر قبضہ کر لے اور اسی کو اس پاؤں میں ڈال دے یہاں تک کہ اس کی گردن کی رگیں کاٹ دے اور بعد میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اے میرے فرزند! آپؑ کا باپ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ لڑے گا۔ آگے اور پیچھے دونوں طرف سے حق کا دفاع کرے گا اور ان لوگوں کو ساتھ لے گا جو اس کے ساتھ ہیں اور اطاعت کرتے ہیں ان کے خلاف جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میری مخالفت کرتے ہیں یہاں تک کہ میری موت واقع ہو جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

خدا کی قسم، تمھارے باپ نے ہمیشہ حق کا دفاع کیا ہے جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک اور ہمیشہ حق کو دوسری ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔

طارق بن شہاب جب بھی اس روایت کو یاد کرتا تو روتا تھا۔

پھر گنہگار شرم سار ہو گیا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد قال: حدثنا ابو عبدالله الحسين بن اسماعيل قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنا ابوالعيناء قال: حدثنا محمد بن مسعر قال: كنت عند سفيان بن عيينة فجاءه رجل فقال له: روى عن النبيؐ انه قال: ان العبد اذا أذنب ذنبا ثم علم ان الله عزّوجلّ يطلع عليه غفر له۔ فقال ابن عيينه: هذا كتاب الله عزّوجلّ، قال الله تعالىٰ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِىْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ﴾ فاذا كان الظن هو المردى كان ضده هو المنجى۔

محمد بن مسعر نے بیان کیا ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ حضرت رسولِ خداﷺ سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کہ خدا کو اس کے گناہ کا علم ہو گیا ہے (یعنی شرم سار ہو جاتا ہے) تو اس کا وہ گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ ابن عیینہ نے کہا: یہ تو خود کتابِ خدا میں اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اور تم اس بات پر پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمھارے خلاف تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور گوشت پوست گواہی نہ دے دیں، بلکہ تمھارا خیال یہ تھا کہ اُمت تمھارے بہت سے اعمال سے باخبر ہے اور یہی خیال جو تم نے اپنے خدا کے بارے میں قائم کیا تھا وہ تمھیں ہلاک کر دے گا''۔ (سورۂ حم السجدہ، آیت ۲۲-۲۳) پس جب یہ گمان ہلاک کرنے والا ہے تو جو گمان اس کی ضد ہوگا وہ یقیناً نجات

Presented by Ziaraat.Com

عطا کرنے والا ہوگا۔

ابوذرؓ سب سے سچا تھا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن على بن محمد التمار قال: حدثنا عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابونصر التمار قال: حماد بن سلمة عن على بن زيد عن ابى الدرداء قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما اقلت الغبراء ولا اظلت الخضراء على ذى لهجة أصدق من ابى ذر۔

(بحذف اسناد) جناب ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے: رسولؐ اللہ نے فرمایا: نہ زمین نے کسی کو اُٹھایا اور نہ آسمان نے کسی پر سایہ کیا کہ جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو (یعنی یہ مقابلہ اصحابِ نبی سے ہے، نہ کہ آلِ نبیؐ سے کیونکہ آلِ نبی صاحب اوصافِ حمیدہ ہیں نبی اکرمؐ کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں مترجم)۔

مجالس امانتیں ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب قال: حدثنا محمد بن مزيد قال: حدثنا الزبير بن بكار قال: حدثنا عبدالله بن نافع قال: حدثنا ابن ابى ذئب عن ابن اخى جابر بن عبدالله عن عمه جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: المجالس بالامانة الا ثلاثة مجالس: مجلس سفك فيه دم، ومجلس استحل فيه فرج حرام، ومجلس استحل فيه مال حرام بغير حقه۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمام مجالس امانتیں ہیں سوائے تین مجالس کے۔

- وہ مجلس جس میں ناحق خون کے بہانے کا فیصلہ کیا جائے (یعنی ناحق قتل کا حکم ہو)۔
- وہ مجلس جس میں کسی نامحرم شرمگاہ کے ساتھ زیادتی کا حکم دیا جائے (یعنی ناجائز طور پر اس

Presented by Ziaraat.Com

کو مباح قرار دیا جائے)۔

* وہ مجلس جس میں حرام مال کو بغیر حق کے حلال قرار دیا جائے۔ (یہ مجالس اللہ کی امانتیں نہیں ہیں اور نہ ہی یہ اہلِ مجلس کے لیے امان ہیں بلکہ ان کے اہل پر خدا کا غضب ہے۔ مترجم)

علیؑ کا حق اس اُمت پر

(وعنه)رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن على بن محمد قال: حدثنا على بن ماهان قال: حدثنا ابومنصور نصر بن الليث قال: حدثنا مخول قال: حدثنا يحيٰى بن سالم عن ابى الجارود زياد بن المنذر عن ابى الزبير المكى عن جابر بن عبدالله الانصارى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: حق على على هذه الأمة كحق الوالد على الولد۔

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؒ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: علیؑ کا حق اس اُمت پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

شہادت امام حسینؑ پر تین نہیں روئے

(عنه) قال: حدثنا الوالد السعيد (رضؒ) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن محمد بن ابى عمير عن الحسين بن ابى فاخته قال: كنت انا وابوسلمة السراج ويونس بن يعقوب والفضيل بن يسار عند ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فقلت له: جعلتُ فداك انى احضر مجالس هؤلاء القوم فأذكركم فى نفسى فأى شئ اقول؟ فقال: ياحسين اذا

Presented by Ziaraat.Com

حضرت مجلس هؤلاء فقل: ﴿اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تأتى على ما تريد﴾ قال: فقلت: جعلت فداك انى اذكر الحسين بن على عليهما السلام فأى شئ اقول اذا ذكرته؟ فقال: قل ﴿صلى الله عليك يا ابا عبدالله﴾ تكررها ثلاثا۔ ثم اقبل علينا وقال: ان ابا عبدالله الحسينؑ لما قتل بكت عليه السماوات السبع والارضون السبع وما فيهن وما بينهن ومن يتقلب فى الجنة والنار وما يرى وما لا يرى الا ثلاثة اشياء، فانها لم تبك عليه، فقلت: جعلت فداك وما هذه الثلاثة الاشيا التى لم تبك عليه؟ فقال البصرة و دمشق و آل الحكم بن ابى العاص۔

حسین بن ابی فاختہؒ نے بیان کیا ہے: میں ابوسلمہ سراج و یونس بن یعقوب اور فضیل بن یسار حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ان لوگوں (غیروں) کی محافل میں جاتا ہوں۔ پس جب میں ان مخالف لوگوں میں آپؑ کو یاد کروں تو مجھے کیا کہنا چاہیے۔

پس آپؑ نے فرمایا: اے حسین! جب بھی تم ان لوگوں کی محفل میں جاؤ اور وہاں پر ہم تمہیں یاد آ جائیں یا ہمارا وہاں ذکر کرو تو یہ دعا پڑھا کرو:

اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تاتى على ما تريد

پھر میں نے عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! جب میں امام حسینؑ کو یاد کروں تو پھر مجھے کیا کہنا چاہیے۔ آپؑ نے فرمایا: اس وقت یوں کہو:

صلى الله عليك يا ابا عبدالله

اور اس کا تین مرتبہ تکرار کیا کرو۔

پھر آپؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق جب ابوعبداللہ امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو آپؑ پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان پر ہے اور جو کچھ جنت میں ہے اور جو کچھ جہنم میں ہے (یعنی جہنم کے موکل) اور جو کچھ نظر آتا ہے اور جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ سب آپؑ پر گریہ کر رہے تھے سوائے تین کے:

❁ بصرہ، ❁ دمشق ❁ اور حکم بن ابی عاص کی اولاد (یعنی بنو امیہ)

امام حسینؑ کے زائر کی قدر و منزلت

(وعنه) عن شيخه (رض) : أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالطيب الحسين بن محمد النحوى قال: حدثنى ابوالحسين احمد بن ماذن قال: حدثنى القاسم بن سليمان البزاز قال: حدثنى بكر ابن هشام قال: حدثنى اسماعيل بن مهران عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الأصم قال: حدثنى محمد بن مسلم قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: ان الحسين بن على عليهما السلام عند ربه عزّوجلّ ينظر الى موضع معسكره ومن حلّه من الشهداء معه، وينظر الى زواره وهو اعرف بحالهم وبأسمائهم واسماء آبائهم وبدرجاتهم ومنزلتهم عند الله عزّوجلّ من احدكم بولده، وانه ليرى من يبكيه فيستغفر له ويسأل اباه ء عليهم السلام ان يستغفروا له، ويقول: لو يعلم زائرى ما أعد الله له لكان فرحه أكثر من جزعه، وان زائره لينقلب وما عليه من ذنب۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلمؓ نے بیان کیا ہے: مَیں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام حسینؑ کو اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کو جو خدا کے نزدیک مقام حاصل ہے وہاں سے میدانِ محشر کی طرف دیکھیں گے اور وہاں سے اپنے زواروں کو دیکھتے ہیں اور آپؑ ان کے ہاں ان کے ناموں ان کے باپوں کے ناموں اور ان کے جو درجات ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ان کو منزلت حاصل ہے خود ان کو بھی دیکھتے ہیں اور ان کو اس طرح پہچانتے ہیں کہ جس طرح تم اپنی اولاد کو پہچانتے ہو اور اپنے اوپر گریہ کرنے والوں کو بھی دیکھتے ہیں۔ اور آپؑ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی میرے اوپر رونے والوں کے لیے استغفار کریں

Presented by Ziaraat.Com

اور خود مولا فرماتے ہیں: اگر میری زیارت کرنے والے کو اس کے اجر وثواب کے بارے میں پتہ چل جائے کہ جو خدا نے ان کے لیے تیار کیا ہوا ہے تو ان کی خوشی ان کی زحمت سے زیادہ ہو جائے اور میرے زائر کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مومن کی آنکھ

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن احمد الشافعي قال: حدثنا ابوعبدالله الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنا ابوطاهر احمد بن عيسىٰ بن عبدالله بن محمد بن عمر بن على بن أبى طالب قال: حدثنى الحسين بن على بن الحسين عن ابيه عن جده قال: كان لا يحل لعين مؤمنة ترى الله يعصى فتطرق حتىٰ تغيره۔

(بحذف اسناد) حضرت حسینؑ بن علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن کی آنکھ کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہو، اس حالت میں ہو کہ وہ گناہ کر چکی ہو۔ پس اس کو اس طرح نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اس کے قریب ہو لیکن وہ اس کے سامنے نہ ہو سکے (یعنی منہ موڑے)۔

امیرالمومنینؑ کا قبرستان سے گزرنا

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن على التمار قال: حدثنا على بن ماهان قال: حدثنا عمى قال: حدثنا صهيب بن عماد بن صهيب عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: أمير المؤمنين على بن أبى طالبؑ بالمقبرة - ويروى بالمقابر - فسلم ثم قال: ﴿السلام عليكم يا أهل المقبرة والتربة، اعلموا أن المنازل بعدكم قد سكنت وان الاموال بعدكم قد قسمت وان الازواج بعدكم قد نكحت فهذا خبر ما عندنا

Presented by Ziaraat.Com

فما خبر ما عندكم؟ فأجابه هاتف من المقابر يسمع صوته ولا يرى شخصه: عليك السلام يا أمير المؤمنين ورحمة الله وبركاتهٗ أما خبر ما عندنا فقد وجدنا ما عملنا وربحنا ما قدمنا وخسرنا ما خلفنا، فالتفت الى أصحابه فقال: أسمعتم؟ قالوا: نعم ياأمير المؤمنين، قال: فتزودوا فان خير الزاد التقوى۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ قبرستان سے گزرے تو آپؑ نے فرمایا:

السلام عليكم يا اهل المقبرة والتربة

"اے قبروں میں رہنے والو! اور مٹی کے اندر مقیموں! تم پر سلام ہو"۔

جان لو! تمھارے بعد تمھارے گھروں میں دوسرے لوگ رہائش پذیر ہو چکے ہیں اور تمھارے اموال کو دوسروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور تمھاری بیویوں نے تمھارے بعد دوسرے لوگوں سے نکاح کر لیے ہیں۔ یہ ہمارے پاس تمھارے لیے خبر ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمھارے پاس کیا خبر ہے؟

قبرستان میں سے ہاتف نے آواز دی جس کی آواز کو سنا گیا لیکن وہ خود نظر نہ آیا اس نے یوں جواب دیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ پر بھی ہماری طرف سے سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔ بہر حال وہ خبر جو ہمارے پاس ہے وہ یوں ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا تھا اس کو ہم نے پا لیا ہے، اور جو کچھ ہم نے آگے بھیجا تھا وہ ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور جو کچھ ہم ترکہ میں چھوڑ کر آئے ہیں وہ ہمارے لیے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ آپؑ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ان کی باتوں کو سنا ہے۔

سب نے جواب دیا: جی ہاں امیر المومنینؑ!

آپؑ نے فرمایا: تو پھر اپنے لیے زادِ راہ تیار کرو اور سب سے بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

علیؑ اور ان کی آل کو گالیاں نہ دو

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن

Presented by Ziaraat.Com

عمران قال: حدثنا ابوبکر احمد بن محمد بن عیسٰی قال: حدثنا ابو عبدالرحمٰن عبداللّٰہ بن احمد بن حنبل قال: حدثنی ابی قال: حدثنا عبدالملك بن عمرو قال: سمعت ابا رجاء یقول: لا تسبوا علیاً ولا اهل هذا البیت، فان جارا لنا من التحیر قدم الکوفة بعد قتل هشام بن عبدالملك زید بن علی علیهما السلام، ورآه مصلوبا فقال: ألا ترون الی هذا الفاسق کیف قتله اللّٰه؟ قال: فرماه اللّٰه بقرحتین فی عینیه فطمس اللّٰه بهما بصره، فاحذروا أن تتعرضوا لأهل هذا البیت الا بخیر۔

(بحذف اسناد) عبدالملک بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابورجاء سے سنا کہ اس نے کہا: اے لوگو! علیؑ اور ان کے اہل بیتؑ کو گالیاں مت دو۔ کیونکہ ہمارا وہ بھی ہماری طرح تحیر و پریشانی میں رہتا تھا۔ جب ہشام بن عبدالملک نے زید بن علی بن حسینؑ کو قتل کر دیا تو وہ کوفہ میں آیا اس نے جنابِ زید کو سولی پر لٹکا ہوا دیکھا تو کہا: اے لوگو! دیکھو اس فاسق (نعوذ باللہ) کی طرف، اس کو اللہ نے کیسے قتل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کے درمیان دو پھوڑے نکال دیے اور اس کے ذریعے اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ پس تم لوگ بھی ڈرو اور اس کے گھر کے اہل (یعنی اہل بیت نبیؐ) کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آؤ۔

اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

(وعنه) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوحفص عمر ابن محمد قال: حدثنا علی بن مهرویه عن داود بن سلیمان الغازی قال: حدثنا الرضا علی بن موسٰیؑ قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی علیهم السلام قال: سمعت أمیر المؤمنینؑ یقول: الملوك حکام

Presented by Ziaraat.Com

علی الناس والعلم حاکم علیهم، وحسبك من العلم ان
تخشی اللّٰه، وحسبك من الجهل ان تعجب بعلمك۔

(بحذف اسناد) حضرت امام رضا علیؑ بن موسیٰؑ نے اپنے والد موسیٰؑ بن جعفرؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بادشاہ لوگوں پر حاکم (یعنی لوگوں کے جسموں پر حاکم ہوتے ہیں اور علم خود ان پر حاکم ہوتا ہے) اور علم کی فضیلت ومنزلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ علم والے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور جہالت کی پستی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ تمھارے علم پر تعجب کرتے ہیں۔

قیامت، عقل اور نجات

(وبهذا) الأسناد قال: سمعت الرضا علی بن موسیٰؑ یقول:
ما استودع اللّٰه عبداً عقلا الا استنقذه به یوما۔

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰ علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو عقل کی امانت نہیں دی، مگر اس لیے کہ وہ اس عقل کے ذریعے اپنے آپ کو قیامت کے دن نجات دلوا سکے۔

تواضع بلندی کا سبب ہے

(وعنه) عن شیخه رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوجعفر محمد بن الحسین البزوفری رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنا الحسین بن ابراهیم قال: حدثنا علی بن داؤد قال: حدثنا آدم العسقلانی قال: حدثنا ابوعمر الصنعانی قال: حدثنا العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابی هریرة قال: قال رسولؐ اللّٰه: ما تواضع احد الا رفعه اللّٰه۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؐ نے

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: کوئی بندہ بھی تواضع وانکساری اختیار نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس کو بلند کردے گا۔

نبی اکرمؐ ہر سیاہ وسفید کی طرف مبعوث ہوئے ہیں

(وعنه) عن شيخه قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن على بن رياح القرشي اجازة قال: حدثنا ابى قال: حدثنا ابوعلى الحسن بن محمد قال: حدثنا الحسن بن محبوب عن على بن رئاب عن أبي بصير عن أبي جعفر محمد بن على بن الحسين عليهم السلام قال: ان ابا ذر و سلمان خرجا في طلب رسولؐ الله فقيل لهما انه توجه الى ناحية قباء فاتبعاه فوجداه ساجداً تحت شجرة، فجلسا ينتظر انه حتى ظنا انه نائم، فأهويا ليوقضاه فرفع رأسه اليهما ثم قال: رأيت مكانكما وسمعت مقالكما ولم اكن راقداً، ان الله بعث كل نبى كان قبلى الى أمته بلسان قومه وبعثنى الى كل اسود وأحمر بالعربية، وأعطانى فى أمتى خمس خصال لم يعطها نبيا كان قبلى: نصرنى بالرعب ليسمع بى القوم بينى وبينهم مسيرة شهر، فيؤمنون بى، واحل لى المغنم، وجعل لى الأرض مسجداً وطهوراً اينما كنت منها اتيمم من تربتها واصلى عليها، وجعل لكل نبى مسألة فسألوه اياها فأعطاهم ذلك وأعطانى مسألة فأخرت مسألتى لشفاعة المؤمنين من أمتى الى يوم القيامة ففعل ذلك، واعطانى جوامع العلم ومفاتيح الكلام ولم يعط ما اعطانى نبياً قبلى، فمسألتى بالغة الى يوم القيامة لمن لقى الله لا يشرك به شيئًا مؤمناً بى موالياً لوصيى محبا لأهل بيتى۔

(بحذف اسناد) ابوبصیرؒ نے حضرت امام ابوجعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہم السلام سے

بیان کیا ہے: حضرت ابوذر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرت رسولؐ خدا کو تلاش کرنے کے لیے باہر نکلے۔ دونوں کو بتایا گیا ہے کہ آپؐ قبا کی جانب تشریف لے گئے ہیں۔ یہ دونوں آپؐ کے پیچھے قبا کی طرف روانہ ہوئے۔ ان دونوں نے رسولؐ خدا کو تلاش کیا تو آپؐ کو ایک درخت کے نیچے سجدہ کی حالت میں پایا۔ وہ دونوں وہاں آپؐ کی انتظار میں بیٹھ گئے (اور آپؐ نے سجدہ کو اتنا طویل فرمایا یہاں تک کہ ان کو گمان ہوا کہ آپؐ سو گئے ہیں۔ اس خیال کو آمادہ کیا تا کہ یہ دونوں آپؐ کو بیدار کریں۔ رسولؐ خدا نے اپنے سرِ اقدس کو اٹھایا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو دیکھ رہا ہوں اور دونوں کی باتوں کو بھی میں نے سنا ہے جبکہ میں سو نہیں رہا تھا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں وہ سب کے سب ایک ایک قوم پر مبعوث ہوئے تھے، جو ان کی زبانوں میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ میں ہر سیاہ و سفید کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، عربی اور غیر عربی سب کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ خصال عطا فرمائے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے رعب اور ڈر کے ساتھ مدد فرمائی ہے۔ وہ قوم جو مجھ سے ایک ماہ کے فاصلے پر قیام پذیر ہے وہ بھی میری آواز سننے کے بعد خوف اور ڈر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پس وہ میرے اوپر ایمان لے آتے ہیں۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ نے غنائم (یعنی مالِ غنیمت) کو حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ قرار دیا ہے۔ مَیں جہاں پر بھی ہوں وہاں تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر کی ہے۔ اُنھوں نے اس دعا سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی حق دعا عطا فرمایا۔ مَیں نے اس دعا کو آخرت کے لیے باقی رکھا ہوا ہے۔ پس میں قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کی شفاعت کرتے ہوئے اس حق کو استعمال کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جامع علم عطا فرمایا ہے (یعنی تمام علوم عطا فرمائے ہیں) اور گفتگو اور علم کی چابیاں عطا فرمائی ہیں (یعنی جب میں گفتگو کرتا ہوں تو باتوں سے باتیں نکلتی جاتی ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا: مجھ سے پہلے کسی نبیؑ کو یہ ساری چیزیں عطا نہیں فرمائیں۔ پس قیامت کے دن میری دعا اس شخص کو نصیب ہو گی جو اللہ کے دربار میں اس طرح ہو گا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو اور میرے اوپر ایمان رکھتا ہو اور میرے وصی علیؑ کی ولایت کو قبول کرتا ہو اور میرے اہل بیتؑ سے محبت رکھتا ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے شیعہ جنت میں جائیں گے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابوالحسن على بن ابراهيم الكاتب قال: حدثنا محمد بن ابى الثلج قال: أخبرنى عيسى بن مهران قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثنى كثير بن طارق قال: سألت زيد بن على ابن الحسين عليهم السلام عن قول الله تعالى: ﴿لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعو ثبورا كثيرا﴾ قال: ياكثير انك رجل صالح ولست بمتهم وانى اخاف عليك ان تهلك، ان كل امام جائر فان اتباعهم اذا امربهم الى النار نادوا باسمه فقالوا: يافلان يامن اهلكنا هلم فخلصنا مما نحن فيه، ثم يدعون بالويل والثبور، فعندها يقال لهم: ﴿لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا﴾، ثم قال زيد بن على رحمة الله حدثنى ابى على بن الحسين عن ابيه الحسين بن على عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلىؑ ياعلى انت واصحابك فى الجنة، انت واتباعك ياعلى فى الجنة.

(بحذفِ اسناد) کثیر بن طارق نے بیان کیا ہے: میں نے زید بن علی ابن حسین علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا (سورۂ فرقان، آیت ۱۴)

”آج تم ایک موت کو مت پکارو بلکہ بہت زیادہ موتوں کو پکارو۔“

کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: اے کثیر! تم ایک صالح شخص ہو، تم کسی قسم سے متہم بھی نہیں ہو لیکن میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں کہ تم کو مروا نہ دیا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو ہر امام جابر و ظالم کے سامنے اس کی اتباع کرنے والوں اور اس کے حکم کی اطاعت کرنے والوں کو، جہنم کی آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اس وقت وہ ان اماموں کا

Presented by Ziaraat.Com

نام لے کر پکاریں گے: اے وہ لوگو! جنہوں نے ہمیں ہلاک کیا ہے، برباد کیا ہے آج ہمیں اس عذاب سے نجات دلواؤ (اور جب وہ ان سے مایوس ہو جائیں گے) تو اس وقت وہ افسوس اور اپنی موت کو طلب کریں گے (یعنی یہ آواز دیں گے: اے کاش! ہم مرجائیں) پس اس وقت ان کو جواب دیا جائے گا کہ آج تم اپنی ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو آواز دو (کسی کی بھی موت کی دعا کارآمد نہیں ہوگی) پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: میرے والد علی بن حسینؑ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے اصحاب اور شیعہ جنت میں جائیں گے اور آپؑ اور آپؑ کی اتباع کرنے والے جنتی ہیں۔

اے لوگو! میرے بعد علیؑ کی اطاعت کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابونصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الحاسب قال: حدثنا سلمان بن احمد الواسطي قال: حدثنا احمد بن ادريس قال: حدثنا نصير بن النصير البحراني عن ابيه عن جابر بن عبدالله الانصاري قال: قال رسول الله ﷺ: يا ايها الناس اتقوا الله واسمعوا، قالوا: لمن السمع والطاعة بعدك يارسولؐ الله؟ قال: لأخي وابن عمي ووصيي علي بن ابي طالب قال جابر بن عبدالله: فعصوه والله وخالفوا أمره وحملوا عليه السيوف۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کس کی اطاعت کرنا اور حکم ماننا ہمارے لیے واجب ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میرے بھائی، میرے چچازاد، میرے وصی علی ابن ابی طالبؑ کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا میرے بعد تم لوگوں پر واجب ہے۔

جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا ہے: خدا کی قسم، لوگوں نے رسولؐ خدا کے بعد علیؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

نافرمانی کی اور ان کے حکم کی مخالفت کی اور ان پر تلواروں سے حملہ کیا اور ان سے جنگ کی۔

کسی کا کسی کے لیے بددعا کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن على بن محمد قال: حدثنا احمد بن محمد المقرئ قال: حدثنا يعقوب بن اسحاق قال: حدثنا عمر بن عاصم قال: حدثنا معمر بن سليمان عن أبيه عن أبى عثمان النهدى عن جندب الغفارى ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: ان رجلا قال يوما: والله لا يغفر الله لفلان. قال الله عزّوجلّ: من ذا الذى تألى على ان لا اغفر لفلان، فانى قد غفرت لفلان واحبطت عمل المتألى بقوله لا يغفر الله لفلان.

(بحذف اسناد) جندب ابوذر غفاریؒ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولِ خدا نے فرمایا: تحقیق ایک شخص نے ایک دن یوں دعا کی: اے میرے اللہ! فلاں بندے کو معاف نہ کرنا اور نہ ہی بخشنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تو کون ہوتا ہے کہ مجھ پر حکم چلائے کہ میں فلاں کو معاف نہ کروں۔ میں نے اس بندے کو معاف کر دیا ہے اور اس بددعا کرنے والے کے صرف یہ کہنے کی وجہ سے کہ اے اللہ! فلاں کو معاف نہ کرنا، میں نے اس کے سارے اعمال ختم کر دیے ہیں۔

حضرت علیؑ کا دعویٰ سلونی

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن موسٰى بن بابويه القمى رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار قال: حدثنا احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن خلف بن حماد الأزدى عن ابى الحسن العبدى عن الأعمش عن عنايه بن ربعى قال: كان على امير

Presented by Ziaraat.Com

المؤمنینؑ کثیرا ما یقول.سلونی قبل ان تفقدونی فواللّٰہ ما من ارض مخصبة ولا مجدبة ولا فئة تضل مائة أو تھدی مائة الا وانا اعلم قائدھا وسائقھا وناعقھا الی یوم القیامة۔

(بحذف اسناد) عنایہ بن ربعیؒ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اے لوگو! مجھ علیؑ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے درمیان نہ پاؤ۔ پس خدا کی قسم، زمین پر کوئی سرسبز میدان ایسا نہیں، کوئی بیابان ایسا نہیں اور نہ کوئی ایسا گروہ ہے جو ہدایت یافتہ ہے اور کوئی ایسا گروہ نہیں جو گمراہ ہوگا مگر یہ کہ میں اس کے قائد کو بھی جانتا ہوں۔ اس کو چلانے والے کو بھی جانتا ہوں اور پیچھے سے ہانکنے والے کو بھی قیامت تک کے لیے جانتا ہوں۔

نبی اکرمؐ کے گھر میں سانپ کا پایا جانا

(وعنه) عن شیخهؒ قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی ابو الحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنی الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا محمد بن علی قال: حدثنا العباس بن عبداللّٰہ العنبری عن عبدالرحمٰن بن الاسود الیشکری عن عون بن عبیداللّٰہ عن ابیه عن جده ابی رافع قال: دخلت علی رسول اللّٰہ ﷺ یوما وهو نائم وحیة فی جانب البیت فکرهت ان اقتلها فأوقظ النبی ﷺ، فظننت انه یوحی الیه، فاضطجعت بینه وبین الحیة فقلت: ان کان منها سوء کان الی دونه فمکثت هنیئة فاستیقظ النبی ﷺ وهو یقرأ ﴿انما ولیکم اللّٰہ ورسوله والذین آمنوا﴾ حتیٰ اتیٰ آخر الآیة ثم قال: الحمدللّٰہ الذی أتم لعلی نعمته وهنیئا له بفضل اللّٰہ الذی آتاه۔ ثم قال لی: ما لك ههنا؟ فأخبرته خبر الحیة فقال لی: اقتلها، ففعلت ثم قال: یا أبا رافع کیف أنت وقوم یقاتلون علیاً وهو علی الحق

Presented by Ziaraat.Com

وهم على الباطل جهادهم حق الله عز اسمه فمن لم يستطع فبقلبه ليس وراء ه شئ؟ فقلت: يارسولؐ الله ادع الله لی ان ادركتهم ان يقوينی على قتالهم. قال: فدعا النبیؐ وقال: ان لكل نبی أمينا وان أمينی ابورافع، قال: فلما بايع الناس عليا بعد عثمان وسار طلحة والزبير ذكرت قول النبیؐ فبعت داری بالمدينة وارضا لی بخيبر وخرجت بنفسی وولدی مع أمير المؤمنينؑ لاستشهد بين يديه، فلم ازل معه حتٰى دعا من البصرة وخرجت معه الى صفين فقاتلت بين يديه بها وبالنهروان ونم ازل معه حتٰى استشهد، فرجعت الى المدينة وليس لی بها دار ولا ارض، فأعطانی الحسن بن علی عليهما السلام ارضاً بينبع وقسم لی شطر دار أميرالمؤمنينؑ، فنزلتها وعيالی.

(بحذفِ اسناد) ابورافع نے بیان کیا ہے: میں ایک دن حضرت رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ سو رہے ہیں اور آپؐ کے گھر کی ایک جانب ایک سانپ تھا۔ میں نے اس کو مارنا پسند نہ کیا، ایسا نہ ہو کہ رسولؐ خدا بیدار ہو جائیں۔ میں نے گمان کیا کہ آپؐ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ میں آپؐ کے اور سانپ کے درمیان پہلو کے بل لیٹ گیا اور یہ خیال کیا کہ اگر سانپ کوئی بُرا ارادہ کرے تو وہ مجھ تک محدود رہے۔ حضوؐر تک اس کی رسائی نہ ہو۔ پس میں کچھ دیر ایسے ہی لیٹا رہا کہ حضرت رسولؐ خدا نیند سے بیدار ہوئے اور آپؐ یوں فرما رہے تھے:

انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى اخره

یعنی آخر آیت تک آپؐ پڑھ رہے تھے پھر آپؐ نے فرمایا: الحمد لله...... کہ تمام حمد ہے اس ذاتِ پروردگار کے لیے جس نے علیؑ کے لیے اپنی نعمت کو کمل فرمایا اور ان کو وہ فضیلت مبارک ہو جو خدا نے ان کو عطا فرمائی ہے۔

پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: اے ابورافع! تیری اس قوم کے مقابلے میں کیا حالت ہوگی جو علیؑ کے مقابلے میں جنگ کریں گے جبکہ علیؑ حق پر ہوں گے اور وہ قوم باطل پر ہوگی اور ان کے

Presented by Ziaraat.Com

مقابل میں جہاد حق ہے۔ اللہ کے لیے کہ جس کا نام عزیز ہے اور جو ان کے خلاف جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو اپنے دل سے اس قوم سے نفرت کرنی چاہیے اور اس سے کم کوئی چیز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ میں ان لوگوں کو پا سکوں اور مجھے ان کے مقابلے میں جہاد کرنے کی قوت و طاقت عطا فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: رسولؐ خدا نے دعا فرمائی اور فرمایا: ہر نبیؑ کی امت میں ایک امین ہوتا رہا ہے اور میری امت میں میرا امین ابورافع ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: جب لوگوں نے عثمانؓ کے بعد حضرت علیؑ کی بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑ دیا تو مجھے نبی اکرمؐ کا فرمان یاد آ گیا۔ پس میں نے مدینہ سے اپنا گھر اور خیبر کی اپنی زمین دونوں کو فروخت کر دیا اور اپنے والد کے ساتھ مل کر حضرت امیر المومنین علیؑ کے ساتھ نکلا، تا کہ آپؑ کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے درجۂ شہادت پر فائز ہو سکوں۔ میں ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ بصرہ سے فارغ ہو کر میں آپؑ کے ساتھ جنگ صفین کے لیے بھی گیا۔ وہاں بھی میں نے آپؑ کے سامنے آپؑ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کیا اور پھر نہروان میں بھی گیا اور ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہا تا کہ میں شہادت حاصل کر سکوں۔ جب ہم نہروان سے فارغ ہو کر واپس مدینہ آئے تو میرے پاس نہ تو اپنا گھر تھا اور نہ کوئی زمین۔ پھر امام حسن بن علی علیہا السلام نے مجھے اپنی زمین عطا فرمائی، تا کہ میں کاشت کاری کروں اور امیر المومنینؑ کے گھر میں سے ایک حصہ مجھے عطا فرمایا۔ اس میں میں اور میرے خاندان والے اقامت پذیر ہوئے۔

اللہ سے ڈرو اور نیک بھائی بن جاؤ

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله عن محمد بن محمد قال: أخبرني ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن ابيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن شعيب العقرقوفي قال: حدثنا ابوعبيد قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول لأصحابه وانا حاضر: اتقوا الله وكونوا أخوة بررة متحابين

Presented by Ziaraat.Com

فی اللّٰہ متواصلین متراحمین، تزاوروا وتلاقوا وتذاکروا وأحیوا امرنا۔

(بحذف اسناد) جناب ابوعبیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: (جبکہ میں بھی ان کے درمیان موجود تھا) اللہ سے ڈرو اور آپس میں اچھے بھائی بن جاؤ اور ایک دوسرے سے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے محبت کرو، ایک دوسرے سے اچھے تعلقات قائم کرو، ایک دوسرے پر مہربانی کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور ایک دوسرے کو یاد رکھو اور ہمارے احکام کو زندہ رکھو۔

میرے اہلِ بیتؑ کی مثال بابِ حطّہ کی ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال حدثنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالکریم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: أخبرنی عباد بن یعقوب قال: حدثنا الحکم بن ظهیر عن ابی اسحاق عن رافع مولی ابی ذر قال: رأیت أبا ذر رحمه الله آخذاً بحلقة باب الکعبة مسقبل الناس بوجهه وهو یقول: من عرفنی فانا جندب الغفاری ومن لم یعرفنی فأنا أبو ذر الغفاری، سمعت رسولؐ الله یقول: من قاتلنی فی الأولی وقاتل أهل بیتی فی الثانیة حشره الله تعالٰی فی الثالثة مع الدجال، انما مثل أهل بیتی فیکم کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها، غرق، ومثل باب حطة من دخله نجا ومن لم یدخله هلك۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوذرؓ کے غلام رافع نے بیان کیا ہے: وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ آپ کعبہ کے دروازے کی زنجیر کو ہاتھوں میں لیے ہوئے لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے تھے اور یوں فرما رہے تھے: جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں

Presented by Ziaraat.Com

جندب الغفاری ہوں اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص پہلے میرے مقابلے میں جنگ کرتا رہا پھر دوسری مرتبہ میرے اہل بیتؑ کے مقابلے میں جنگ میں آیا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ تیسری مرتبہ دجال کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ سوائے اس کے کہ میرے اہل بیتؑ کی مثال تمھارے درمیان کشتیٔ نوحؑ کی ہے جو اس پر سوار ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس سے دوری اختیار کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میرے اہل بیتؑ کی مثال تم میں اس باب حطہ کی ہے (جو بنی اسرائیل کے درمیان میں تھا) جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس میں داخل نہیں ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

لیلۃ القدر کیا ہے؟

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال: سئل أبو جعفرؑ عن ليلة القدر؟ فقال: تنزل فيه الملائكة والكتبة الى سماء الدنيا فيكتبون ماهو كائن بعامر السنة وما يصيب العباد فيها، وامر موقوف لله تعالٰى فيه المشيئة يقدم منه ما يشاء ويؤخر ما يشاء، وهو قوله تعالٰى: ﴿يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أُم الكتاب﴾۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے: حضرت امام ابوجعفرؑ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ رات ہے جس میں ملائکہ اور لکھنے والے فرشتے اس دنیا کے آسمان پر نازل ہوتے ہیں اور آئندہ سال میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ سب کچھ تحریر کرتے ہیں اور جو کچھ اس سال میں بندوں کے ساتھ ہونے والا ہوتا ہے اس کو بھی رقم کرتے ہیں اور یہ امر اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہوتا ہے۔ اس میں سے جس کو وہ چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جس کو

Presented by Ziaraat.Com

چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی جس کے بارے میں وہ ارشاد فرماتا ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورۂ رعد، آیت ۳۹)

''کہ جس کو وہ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔''

جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو وہ کم نہیں ہوتا

(وعنه) عن شخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا محمد بن هرون بن عبدالرحمٰن الحجازي قال: حدثنا ابي قال: حدثنا عيسىٰ بن أبي الورد عن احمد بن عبدالعزيز عن ابي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال امير المؤمنين علي بن ابي طالبؑ: لا يقل مع التقوى عمل، وكيف يقل ما يتقبل۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو عمل تقویٰ کے ساتھ انجام دیا جائے وہ کم نہیں ہوتا، کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ بھلا کم کیسے ہو سکتا ہے؟

جو رزق تیرے مقدر میں ہے وہ موت کی طرح ضرور ملے گا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن حسين المقرئ قال: حدثنا ابوالقاسم علي بن محمد قال: حدثنا ابوالعباس الأحوص بن علي بن مرداس قال: حدثني محمد بن الحسين بن عيسىٰ الرواسي قال: حدثني سماعة بن مهران عن ابي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: من اليقين ان

Presented by Ziaraat.Com

لا ترضوا الناس، بسخط الله ولا تكرهوا هم على ما لم يؤتكم الله من فضله، فان الرزق لا يسوقه حرص حريص ولا يرده كره كاره، ولو أن احدكم فر من رزقه كما يفر من الموت لأدركه كما يدركه الموت۔

(بحذف اسناد) سماعہ بن مہرانؓ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

یقین میں سے ایک چیز یہ ہے کہ انسان کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر خدا کو ناراض نہ کرے اور اللہ نے جو انھیں اپنا فضل عطا فرمایا ہے اس سے کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار نہ کرے، کیونکہ حریص کا لالچ رزق کو زیادہ نہیں کر سکتا۔ اس کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا اور کراہت کرنے والے کی کراہت اس رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے رزق سے فرار بھی کرنا چاہے تو فرار نہیں کر سکتا، جس طرح موت سے فرار نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ اس کو ضرور آئے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

باب سوئم

زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

(حدثنا) الشيخ السعيد المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى (رض) بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه وآله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله فى شعبان سنة خمس وخمسين واربعمائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله تعالى قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه قال: حدثنى ابى قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن ابان بن عثمان عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: اين خليفة الله فى ارضه؟ فيقوم داود النبىؑ، فيأتى النداء من عند الله عزوجل: لسنا اياك اردنا وان كنت لله خليفة ثم ينادى مناد ثانياً: اين خليفة الله فى ارضه؟ فيقوم أميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ، فيأتى النداء من قبل الله عزوجل: يامعشر الخلائق هذا على بن ابى طالب خليفة الله فى ارضه وحجته على عباده، فمن تعلق بحبله فى دار الدنيا فليتعلق بحبله فى هذا اليوم يسرضئ بنوره وليتبعه الى الدرجات العلى من الجنات۔ قال: فيقوم الناس الذين قد تعلقوا بحبله فى الدنيا فيتبعونه الى الجنة، ثم يأتى

Presented by Ziaraat.Com

النداء من عندالله عزوجل: ألا من تعلق بامام فی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث یذھب، فحینئذ ﴿إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْالَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّ اَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ○﴾ (سورۂ بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

(بحذف اسناد) جناب ابان بن عثمان نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کے دن وسطِ عرش سے منادی کی ندا آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟

جناب داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: آپؑ کا ارادہ کیا تھا۔ اگرچہ آپؑ بھی اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوبارہ آواز آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس مرتبہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہلِ محشر! یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو میری زمین پر میرے خلیفہ تھے اور میرے بندوں پر میری حجت تھے۔ دنیا میں جو شخص اس کے دامن سے متمسک رہا ہے (یعنی جو دنیا میں اس کی اطاعت میں رہا ہے) وہ آج کے دن بھی اس کے دامن کے ساتھ اپنے آپ کو متمسک کرے (یعنی ان کے ساتھ ہو جائے) اور ان کے نور سے روشنی حاصل کرے اور جنت کے اعلیٰ درجات میں ان کی اتباع کرتے ہوئے چلا جائے۔

آپؑ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہلِ محشر! جو جو دنیا میں جس جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے، اپنے اپنے امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے اُدھر وہ بھی چلا جائے۔ اس وقت لوگوں کی حالت ایسی ہوگی جس کی قرآن ترجمانی کر رہا ہے۔

''وہ کیا بُرا اور سخت وقت ہوگا جب امام اور پیشوا اپنے پیروکاروں سے پیچھا چھڑائیں گے اور وہ اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے درمیان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور پھر وہ لوگ جو پیروکار ہوں گے وہ فریاد کریں گے: اے کاش! اگر ہمیں دنیا میں دوبارہ پلٹایا جائے تو ہم بھی تم سے ایسی بیزاری کا اعلان کریں جس طرح آج تم ہم سے بیزاری اختیار

Presented by Ziaraat.Com

کرر ہے ہو اور یوں ہی خدا ان کے اعمال کو حسرت کے ساتھ دکھائے گا، بھلا وہ اب جہنم سے کیسے نجات پا سکیں گے''۔ (سورۂ بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

ابن عباسؓ کا بصرہ کے منبر پر خطبہ

(وعنه) عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا المظفر بن احمد البلخي قال: حدثنا ابوبكر محمد بن احمد بن ابي الثلج قال: حدثنا ابو عبدالله جعفر بن محمد بن الحسين قال: حدثنا عيسٰى بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفرّا قال: حدثنا ابومعاد الخراز قال: حدثني يونس بن عبدالوارث عن ابيه قال: بينا ابن عباس رحمه الله يخطب عندنا على منبر البصرة اذ أقبل على الناس بوجهه ثم قال: ايتها الأمة المتحيرة في دينها والله لو قدمتم من قدم الله وأخرتم من أخر الله وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها الله ما عال سهم من فرائض الله، ولا عال ولي الله، ولا اختلف اثنان في حكم الله ﴿فذوقوا وبال ما فرطتم فيه بما قدمت ايديكم وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون﴾۔

(بحذف اسناد) یونس بن عبدالوارث نے بیان کیا ہے کہ ہمارے درمیان بصرہ کے منبر پر ابن عباسؓ خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے وہ قوم! جو اپنے دین میں پریشان و متحیر ہو! اللہ کی قسم، اگر تم لوگ اس دین میں اسے مقدم کرتے جسے اللہ نے مقدم کیا تھا اور اس کو مؤخر رکھتے جس کو اللہ نے مؤخر اور پیچھے رکھا تھا اور نبیؐ کی وراثت اور ولایت کو تم وہیں پر قرار دیتے جہاں پر خدا نے قرار دیا تھا تو اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کا کوئی ولی ظلم کا شکار نہ ہوتا اور کوئی دو بندے حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: پس اب اس نافرمانی کی اذیت برداشت کرو اور جو کچھ تم نے اپنے ہاتھوں سے افراط و تفریط کی ہے اس کا انجام دیکھو، اور عنقریب وہ لوگ جو

Presented by Ziaraat.Com

ظلم کرنے والے ہیں وہ مان لیں گے کہ ان کو ایک لوٹنے والے کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

علیؑ کے کسی حکم میں نبی سے اختلاف نہیں ہوگا

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد رحمہ اللہ قال: حدثنی والدی (رض) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد ابن محمد بن سعید قال: حدثنا عبید بن حمدون الرواسی قال: حدثنا الحسن بن ظریف قال: سمعت ابا عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: لا تجد علیاً (ع) یقضی بقضاء الا وجدت له اصلا فی السنة۔ قال: وکان علیٌّ یقول: لو اختصم الی رجلا فقضیت بینهما ثم مکثا احوالا کثیرة ثم أتیانی فی ذٰلك الأمر لقضیت بینهما قضاء واحداً لأن القضاء لا یحول ولا یزول۔

(بحذف اسناد) حسن بن ظریفؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے نہیں پایا (یعنی نہیں دیکھا) کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے کوئی حکم فرمایا ہو (یا کوئی فیصلہ کیا ہو) مگر یہ کہ اس کی اصل سیرت رسول اکرمؐ میں نہ پائی جاتی ہو۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے: اگر دو شخص میرے پاس کوئی خصومت یا جھگڑا لے کر آئیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کروں وہ چند سال گزرنے کے بعد دوبارہ وہی قضاوت لے کر آئیں تو میں ان کے درمیان ویسا ہی فیصلہ کروں گا، دونوں حالتوں میں فیصلہ ایک ہوگا، کیونکہ میرا فیصلہ نہ تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی وہ زائل ہوتا ہے۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

(وعنه) عن شیخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابونصر محمد بن الحسین البصیر

Presented by Ziaraat.Com

المقری قال: أخبرنی ابوالقاسم علی بن محمد قال: حدثنا علی بن الحسن قال: حدثنا الحسن بن علی بن یوسف عن ابی عبداللّٰہ زکریا بن محمد المؤمن عن سعید بن یسار قال: سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: ان رسول اللّٰہ ﷺ حضر شابا عند وفاته فقال له: قل لا اله الا اللّٰہ۔ قال: فاعتقل لسانه مرارا فقال لامرأة عند رأسه: هل لهٰذا أم؟ قالت: نعم انا أمه۔ قال: أفساخطة أنت علیه؟ قالت: نعم ما کلمته منذ ست حجج، قال لها: ارضی عنه، قالت: رضی اللّٰہ عنه یارسولؐ اللّٰہ برضاك عنه، فقال له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله: قل لا اله الا اللّٰہ، فقالها، فقال النبی ﷺ: ما تری؟ فقال: اری رجلا اسود قبیح المنظر وسخ الثیاب منتن الریح قد ولینی الساعة فأخذ یکضنی، فقال النبی ﷺ قل: ﴿یامن یقبل الیسیر ویعفو عن الکثیر اقبل منی الیسیر واعف عنی الکثیر انك انت الغفور الرحیم﴾ فقالها الشاب، فقال له النبی ﷺ: انظر ما تری؟ قال: اری رجلا ابیض اللون حسن الوجه طیب الریح حسن الثیاب قد ولینی واری الأسود وقد تولی عنی۔ قال: اعد، فأعاد، قال: ما تری؟ قال: لست اری الأسود واری الأبیض قد ولینی، ثم طفی علی تلك الحال۔

(بحذف اسناد) سعید بن یسار نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا ایک نوجوان کی وفات کے وقت (یعنی وقت نزع) اس کے قریب آئے۔ آپؐ نے اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا الٰہ الا اللہ۔ جب وہ نوجوان اس کلمہ کو ادا کرنا چاہتا تو اس کی زبان اٹک جاتی اور وہ ان کلمات کو ادا نہ کر پاتا۔ آپؐ نے اس عورت کو جو اس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا اس نوجوان کی ماں موجود ہے؟ اُس عورت نے جواب میں عرض کیا: ہاں! میں اس کی ماں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

کیا تم اپنے اسے بیٹے پر ناراض ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! یا رسولؐ اللہ! چھٹے سال سے میرے اور اس کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس سے راضی ہو جاؤ۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپ کی رضائیت وخوشی اور خدا کی رضایت وخوشی کی خاطر میں اس سے راضی ہو رہی ہوں۔ اس کے بعد نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا الٰہ الا اللہ۔ اس مرتبہ یہ کلمہ اس نوجوان نے اپنی زبان سے جاری کر دیا۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا: اب بتاؤ! اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں ایک سیاہ رنگ کے خوفناک آدمی کو دیکھ رہا ہوں، جس کی شکل انتہائی ڈراؤنی ہے۔ اُس نے گندا لباس پہن رکھا ہے اور اس کے منہ سے بدبو آ رہی ہے اور وہ میرے ایک گھٹنے کے قریب ہے اور اس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: اب کہو۔

یا من یقبل الیسیر ویعفو عن الکثیر اقبل منی الیسیر
واعف عنی الکثیر انك انت الغفور الرحیم

''اے وہ ذات جو تھوڑا قبول کر لیتی ہے اور زیادہ کو معاف کر دیتی ہے میری طرف سے بھی تھوڑا قلیل قبول کر لے اور زیادہ کو معاف کر دے کیونکہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

اس نوجوان نے ان کلمات کو اپنی زبان سے جاری کیا۔

نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس سے فرمایا: اب بتاؤ کیا نظر آ رہا ہے؟

اس نوجوان نے عرض کیا: میں دیکھ رہا ہوں ایک سفید رنگ کا خوبصورت جوان جس نے اچھا لباس زیب تن کیا ہوا ہے اور اس سے بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے، وہ میرے قریب آ گیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہ جوان مجھ سے دُور ہو رہا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ پڑھو۔ اس نے دوبارہ پڑھا۔

آپؐ نے فرمایا: اب کیا دیکھ رہا ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اب میں اس سیاہ جوان کو نہیں دیکھ رہا اور اس سفید اور خوبصورت جوان کو دیکھ رہا ہوں جو میرے قریب ہو رہا ہے پھر وہ نوجوان اسی حالت میں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

سورۂ فتح کی شانِ نزول

(وعنه) عن شیخه (رض) المفید ابوعلی الحسن بن محمد عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی ابن بلال المهلبی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن الحسین البغدادی قال: حدثنا الحسین بن عمر المقری عن علی بن الأزهر عن علی بن صالح المکی عن محمد بن عمر بن علی عن ابیه عن جده (ع) قال: لما نزلت علی النبی ﷺ ﴿اذا جاء نصر اللّٰه والفتح﴾ فقال لی: یاعلی لقد جاء نصر اللّٰه والفتح فاذا رأیت الناس یدخلون فی دین اللّٰه افواجاً فسبح بحمد ربك واستغفره انه کان توابا، یاعلی ان اللّٰه تعالی قد کتب علی المؤمنین الجهاد فی الفتنة من بعدی کما کتب علیهم جهاد المشرکین معی، فقلت: یارسولؐ اللّٰه وما الفتنة التی کتب علینا فیها الجهاد؟ قال: فتنة قوم یشهدون ان لا اله الا اللّٰه وانی رسول اللّٰه، وهم مخالفون لسنتی وطاعنون فی دینی۔ فقلت: فعلی م نقاتلهم یارسولؐ اللّٰه وهم یشهدون ان لا اله الا اللّٰه وانك رسولؐ اللّٰه؟ فقال: علی احداثهم فی دینهم وفراقهم لأمری واستحلالهم دماء عترتی، قال: فقلت یارسولؐ اللّٰه انك کنت وعدتنی الشهادة فسل اللّٰه تعجیلها لی، فقال: أجل قد کنت وعدتك الشهادة فکیف صبرك اذا خضبت هذه من هذا ـ وأومی الی رأسی ولحیتی۔ فقلت: یارسولؐ اللّٰه أما اذا بینت لی ما بینت فلیس بموطن صبر لکنه موطن بشری وشکر، فقال: اجل فأعد للخصومة فانك تخاصمهم أمتی، قلت: یارسولؐ اللّٰه ارشدنی الفلج، قال: اذا رأیت قومك قد عدلوا عن الهدی الی الضلال

Presented by Ziaraat.Com

فخاصمهم، فان الهدیٰ من اللّٰه والضلال من الشیطان، یاعلی ان الهدی هو اتباع امر اللّٰه دون الهوی والرأی، وكأنك بقوم قد تأولوا القرآن وأخذوا بالشبهات واستحلوا الخمر والنبيذ والبخس بالزكاة والسحت بالهدية، فقلت: فماهم اذا فعلوا ذٰلك أهم أهل فتنة أو أهل ردة؟ فقال: هم أهل فتنة يعمهون فيها الى ان يدركهم العدل، فقلت: يارسولَ اللّٰه العدل منا أم من غيرنا؟ فقال: بل منا، بنا فتح اللّٰه وبنا يختم اللّٰه وبنا ألف اللّٰه بين القلوب بعد الشرك، وبنا يؤلف بين القلوب بعد الفتنة، فقلت: الحمدللّٰه على ما وهب لنا من فضله۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب نبی اکرمؐ پر سورۂ اذا جاء نصر اللّٰه والفتح نازل ہوئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا:

اے علیؑ! تحقیق اللہ کی مدد اور فتح آ چکی ہے۔ پس اب آپ دیکھیں گے کہ لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوں گے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہو اور اس سے استغفار کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علیؑ! تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنین پر میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسے ان پر میرے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف جہاد واجب و لازم قرار دیا گیا ہے۔

میں نے (علیؑ فرماتے ہیں) عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے لیے ہم پر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ اس قوم کے فتنے ہیں جو لا اله الا اللّٰه وانی محمد رسول اللّٰه کی گواہی دیتی ہوگی لیکن میری سنت و سیرت کی مخالف ہوگی۔ میرے دین میں فتنہ ڈالیں گے (یعنی شب خون ماریں گے)۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کس بنا پر ہم ان کے خلاف جہاد کریں گے، کیونکہ وہ

Presented by Ziaraat.Com

لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اس بنا پر ان کے خلاف جہاد ہوگا کہ وہ اپنے دین میں نئی بدعات ایجاد کریں گے اور میرے امر و حکم میں جدائی ڈالیں گے اور میری عترت و اہل بیتؑ کے خون کو اپنے لیے مباح قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! تحقیق آپؐ نے میرے ساتھ شہادت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس آپؐ سے التماس کرتا ہوں کہ آپؐ دعا فرمائیں کہ وہ شہادت مجھے جلدی نصیب ہو جائے۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! ہاں، میں نے آپؑ سے شہادت کا وعدہ کر رکھا ہے، آپؑ اس وقت کیسے صبر کریں گے جب آپؑ کی یہ اس سے رنگین ہوگی اور حضورؐ نے حضرتؑ کی پشت مبارک اور سر اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جب آپؐ کی بیان کردہ حقیقت میرے سامنے آشکار ہوگی تو وہ صبر کا مقام نہیں ہوگا بلکہ بشارت اور شکر کا مقام ہوگا۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اپنے آپؑ کو اس دشمنی کے لیے تیار کرو جو میرے بعد میری اُمت نے آپ کے ساتھ کرنی ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپؐ میری کامیابی کی دعا کریں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جب آپؑ دیکھیں کہ قوم ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کی طرف جا رہی ہے تو اس وقت آپؑ ان کے دشمن بن جانا، کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہوگی۔

اے علیؑ! تحقیق ہدایت یہ ہے کہ بغیر ہوا و ہوس کے حکم خدا کی اتباع کی جائے، اور آپؑ کا ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو قرآن کی تاویل کریں گے اور محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کی طرف جائیں گے اور ان کو اخذ کریں گے۔ شراب اور نبیذ کو حلال قرار دیں گے اور زکوٰۃ کو جرمانے اور رشوت کو ہدیہ قرار دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جب وہ لوگ اس طرح کریں گے تو کیا وہ اہل بدعت ہوں گے یا اہل فتنہ؟

آپؐ نے فرمایا: وہ اہل فتنہ ہوں گے اور اس فتنہ کو عام کریں گے، یہاں تک کہ ان کا عدل سے سامنا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا؟

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے غیر کی طرف سے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہی ذریعے ابتدا کی ہے اور ہم پر ہی اختتام کرے گا اور ان لوگوں کے شرک کے بعد ہمارے ہی ذریعے سے ان کے دلوں کو دوبارہ اللہ تعالیٰ ملائے گا اور فتنوں کے بعد ان کے دلوں میں ہمارے ذریعے دوبارہ الفت پیدا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے اس کے اس فضل ونعمت پر جو اس نے ہمیں عطا فرمائیں ہیں۔

علیؑ کے شیعوں کے معاملے کو خدا میرے سپرد کردے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرني ابو عبدالله محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن الحسين بن محمد بن عامر عن المعلى بن محمد البصري عن محمد بن جمهور القمي قال: حدثنا ابوعلي الحسن بن محبوب قال:سمعت ابا محمد الرائبي رواه عن ابي الورد قال: سمعت اباجعفر محمد ابن علي الباقر عليهما السلام يقول: اذا كان يوم القيامة جمع الله الناس في صعيد واحد من الأولين والآخرين عراة حفاة، فيوقفون على طريق المحشر حتى يعرقوا عرقا شديدا وتشتد أنفاسهم، فيمكثون بذلك ماشاء الله، وذلك قوله ﴿ولا تسمع الا همسا﴾ ثم قال: ينادي مناد من تلقاء العرش اين النبي الأمي؟ قال: فيقول الناس قد اسمعت. كلافسم باسمه، فقال: فينادي اين نبي الرحمة محمد بن عبدالله؟ قال: فيقوم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيتقدم امام الناس كلهم حتى ينتهي الى حوض طوله ما بين أيلة وصنعاء فيقف عليه ثم ينادي بصاحبكم فيقوم امام الناس ويقف معه، ثم يؤذن

Presented by Ziaraat.Com

للناس فیمرون، قال ابوجعفرؑ: فبین وارد یومئذ وبین مصروف، واذا رأی رسول اللّٰہ ﷺ من یصرف عنه من محبینااھل البیت بکی وقال: یارب شیعة علی یارب شیعة علی، قال: فیبعث اللّٰہ علیه ملکا فیقول له ما یبکیك یامحمد؟ قال: فیقول وکیف لا ابکی لاناس من شیعة أخی علی بن ابی طالب أراھم قد صرفوا تلقاء أصحاب النار ومنعوا من ورود حوضی، قال: فیقول اللّٰہ عزوجل یامحمد قد وھبتھم لك وصفحت لك عن ذنوبھم، وألحقتھم بك وبمن کانوا یتولون من ذُریتك، وجعلتھم فی زمرتك، وأوردتھم حوضك، وقبلت شفاعتك فیھم وأکرمتك بذلك۔ ثم قال ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین علیھما السلام: فکم من باك یومئذ وباکیة ینادون: یامحمداہ اذا رأوا ذٰلك۔ قال: فلا یبقی احد یومئذ کان یتولانا ویحبنا الا کان فی حزبنا ومعنا وورد حوضنا۔

(بحذف اسناد) ابوعلی الحسن بن محبوب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابومحمد الوابشی سے سنا ہے اور انھوں نے ابوالورد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد ابن علی الباقر علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ وہ تمام لوگ میدانِ محشر میں کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے جسم سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور ان کے نفوس تنگ ہو جائیں گے۔ اور وہ اس میدانِ محشر میں کھڑے رہیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اور اس کی طرف خدا کے اس فرمان کا اشارہ ہے:

ولا تسمع الا ھمسا

''یعنی اس دن بہت آہستہ آواز بھی سنی جائے گی''۔

پھر عرش کی جانب سے منادی کی ندا آئے گی۔ وہ نبی جو امّی ہے وہ کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: لوگ کہہ رہے ہوں گے: اے ہمارے اللہ! ہم نے سن لیا ہے۔ اے

Presented by Ziaraat.Com

میرے اللہ! آپ اس نبی کا نام لے کر پکاریں گے۔

آپ نے فرمایا: پھر آواز قدرت آئے گی: وہ نبی جو کائنات کے لیے رحمت بن کر آیا ہے جو محمد بن عبداللہؐ ہیں وہ کہاں ہیں؟ حضرت رسولؐ خدا کھڑے ہو جائیں گے۔ آپؐ تمام لوگوں سے آگے آگے ہوں گے یہاں تک کہ آپؐ حوض پر تشریف فرما ہوں گے کہ جس حوض کی لمبائی ایلہ اور صفا کے درمیان میں ہوگی۔ آپؐ اس پر کھڑے ہوں گے۔ پھر آپؐ لوگوں کو ندا دیں گے۔ پس لوگ آپؐ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور آپؐ اس مقام پر تشریف فرما ہوں گے اور آپؐ کے سامنے لوگوں کو گزرنے کا حکم دیا جائے گا اور آپؐ ان لوگوں میں ان کو بھی دیکھیں گے جو حوض پر وارد ہوں گے اور ان کو بھی دیکھیں گے جن کو حوض سے واپس پلٹایا جائے گا۔

جب رسولؐ خدا اہل بیتؑ کے محبوں میں سے بعض کو واپس جاتے ہوئے دیکھیں گے تو آپؐ گریہ فرمائیں گے اور بارگاہِ خدا میں عرض کریں گے: اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ آپؐ پر مبعوث فرمائے گا اور وہ عرض کرے گا: اے محمدؐ! آپؐ گریہ کیوں کر رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا فرمائیں گے: میں کیوں گریہ نہ کروں ان لوگوں کے لیے جو میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں۔ میرے حوض سے اصحاب جہنم کے ساتھ ان کو بھی ہٹایا جا رہا ہے اور ان کو میرے حوض پر آنے سے روکا جا رہا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمدؐ! میں علیؑ کے شیعوں کو آپؐ کے سپرد کرتا ہوں اور آپؐ کی خوشی کی خاطر ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے ساتھ اور آپؐ کی آلؑ میں سے جن کے ساتھ یہ محبت کرتے ہیں ملحق کرتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے گروہ میں قرار دیتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے حوض پر وارد کرتا ہوں اور ان کے بارے میں آپؐ کی شفاعت کو قبول کرتا ہوں اور آپؐ کے وسیلہ سے ان کو عزت اور کرامت عطا کرتا ہوں۔

پھر حضرت ابوجعفر محمد بن علی بن حسین علیہم السلام نے فرمایا: قیامت کے دن بہت زیادہ رونے والے اور رونے والیاں بغیر آواز سے پکاریں گے جب وہ آپؐ کو یوں دیکھیں گے تو آپ کو شفاعت کے لیے پکاریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو ہم سے محبت رکھتا ہوگا اور

Presented by Ziaraat.Com

ہماری ولایت کا اقرار کرتا ہوگا وہ ہماری جماعت اور گروہ میں ہوگا اور وہ ہمارے ساتھ ہمارے حوض پر وارد ہوگا۔

تم میں سے سب سے اچھے لوگ سخی ہیں

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ قال: حدثنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافى قال: حدثنا عبدالله بن العلاء قال: حدثنا ابوسعيد الآدمى قال: حدثنى عمر بن عبدالعزيز المعروف برجل عن جميل بن دراج عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: خياركم سمحاؤكم وشراركم بخلاؤكم، ومن صالح الأعمال البر بالاخوان والسعى فى حوائجهم، وفى ذلك مرغمة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان. ياجميل اخبر بهذا الحديث غرر أصحابك، قلت: من غرر اصحابى؟ قال: هم البارون بالاخوان فى العسر واليسر، ثم قال: أما ان صاحب الكثير يهون عليه ذلك، وقد مدح الله صاحب القليل فقال: ﴿ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون﴾۔

(بحذف اسناد) جناب جمیل بن دراج نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو تم میں سے سخی ہیں اور تم میں سے بدتر اور شریر تر وہ لوگ ہیں جو تم میں سے بخیل ہیں اور جو شخص اپنے بھائیوں (یعنی مومن بھائیوں) کے ساتھ نیک اعمال انجام دے اور نیکی کرے گا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا وہ شخص شیطان کو ذلیل کرنے والا ہے۔ جہنم کی آگ سے دور رہنے والا ہے اور جنت میں داخل ہونے والا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے فرمایا: اے جمیل! اس حدیث کو اپنے مخصوص ساتھیوں تک پہنچا دو۔

میں نے عرض کیا: اے میرے مولاؑ! وہ مخصوص نیک ساتھی کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نیک لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں خواہ وہ تنگی میں ہوں یا وسعت میں ہوں (یعنی دونوں صورتوں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں)۔

پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! وہ شخص جو صاحبِ وسعت ہے اور اس کے پاس زیادہ مال ہے اس کے لیے یہ کام بہت آسان ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بھی تعریف فرمائی ہے جو تھوڑے مال کے ہوتے ہوئے بھی یہ نیکی کرتا ہے۔

پس اس نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر چہ وہ اپنے اوپر تنگی کو پاتے ہیں لیکن پھر بھی وہ اپنے نفس پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہیں اور جو لوگ اپنے نفس کو حرص اور لالچ سے بچالیں تو وہ یہی لوگ ہیں جو کامیابی پانے والے ہیں"۔ (سورۂ حشر، آیت ۹)

لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا

(وعنه) عن شبخه (رض) عن الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنى محمد بن محمد قال: أخبرنى جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنى الحسين بن محمد بن عامر عن القاسم بن محمد الاصفهانى عن سليمان بن داود المنقرى عن حماد بن عيسٰى عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: كان فيما وعظ لقمان ابنه قال له: يابنى اجعل فى ايامك ولياليك وساعاتك نصيبا لك فى طلب العلم، فانك لن تجد لك تضيعاً مثل تركه۔

(بحذفِ اسناد) حماد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: اے میرے بیٹے! اپنے دنوں، راتوں اور ہر ساعت میں علم حاصل کرو۔ کیونکہ تو اس علم کے ترکہ کی مثل کسی دوسرے ترکہ کو نہیں پائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا اور علیؑ دونوں عدالت میں مساوی ہیں

(وعنه) عن شيخه شيخ المفيد ابی علی الحسن بن محمد الطوسی عن الشيخ السعيد الوالد رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوعلی الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابوعمر و عثمان بن احمد المعروف بابن السماك قال: حدثنا ابوبكر احمد بن محمد بن صالح التمار قال: حدثنا محمد بن مسلم الرازی قال: حدثنا عبدالله بن رجاء قال: حدثنا اسرائيل عن ابی اسحاق عن حبشی بن جنادة قال: كنت جالسا عند ابی بكر فأتاه رجل فقال: ياخليفة رسولؐ الله ان رسولؐ الله وعدنی ان يحثو لی ثلاث حثيات من تمر، فقال ابوبكر : ادعوا لی علياً، فجاء ه علیؑ فقال ابوبكر: يا ابا الحسن ان هذا يذكر ان رسولؐ الله وعده أن يحثو له ثلاث حثيات من تمر فاحثها له، فحثا له ثلاث حثيات من تمر فقال ابوبكر: عدوها فوجدوا فی كل حثية ستين تمرة، فقال ابوبكر: صدق رسولؐ الله، سمعته ليلة الهجرة ونحن خارجون من مكة الی المدينة يقول: يا ابابكر كفی وكف علی فی العدل سواء۔

(بحذف اسناد) حبشی بن جنادہ نے بیان کیا ہے کہ مَیں ابوبکر خلیفہ اوّل کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا: اے رسولؐ خدا کے خلیفہ! رسولؐ خدا نے اپنی زندگی میں میرے ساتھ تین ہتھیلی بھر (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر جو ظرف بنایا جاتا ہے) کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔

ابوبکر نے کہا: میرے پاس علیؑ کو بلایا جائے۔ علی ابن ابی طالبؑ اس کے پاس تشریف لے آئے۔ ابوبکر نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ رسولؐ خدا نے میرے ساتھ تین مٹھی بھر کھجوروں کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپؑ اس کو یہ مقدار کھجوریں عطا فرمائیں۔ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اس کے لیے تین مٹھی بھر کھجوریں عطا فرمائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

جناب ابوبکر بیان کرتے ہیں: ان میں سے ہر مٹھی (مٹھی) کو شمار کیا گیا تو ہر ایک کی کھجوریں ساٹھ (۶۰) ہوئیں (یعنی کل ۱۸۰ کھجوریں ہوئیں)۔ ابوبکرؓ فوراً بول اُٹھے اور کہا: رسولؐ خدا نے سچ فرمایا تھا۔ میں نے خود ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! میرا ہاتھ اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں برابر ہے۔

علیؑ سے محبت کرو

(وعنه) عن شيخه الشيخ المفيد ابى على الحسن بن محمد الطوسى (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابو على الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابوعمر و عثمان بن احمد بن السماك قال: حدثنا احمد بن الحسين قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن بسام على على بن الحكم عن ليث بن سعد عن ابى سعيد الخدرى قال: قال رسولؐ الله: احبوا علياً فان لحمه من لحمى ودمه من دمى، لعن الله اقواماً من اُمتى ضيعوا فيه عهدى ونسوا فيه وصيتى، ما لهم عند الله من خلاق۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے لوگو! علی ابن ابی طالبؑ سے محبت کرو، کیونکہ ان کا گوشت میرا گوشت ہے، ان کا خون میرا خون ہے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے میری امت میں سے ان لوگوں پر جو علیؑ کے بارے میں میرے عہد کو ضائع کر دیں اور اس کے بارے میں میری وصیت کو بھول جائیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا ﷻ کے نزدیک کوئی اجر و ثواب نہیں ہے۔

کوثر سے کیا مراد ہے؟

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا محمد بن اسماعيل قال: حدثنا محمد بن الصلت قال: حدثنا ابوكدينه عن عطاء عن سعيد بن جبير عن عبدالله بن العباس قال: لما نزلت

Presented by Ziaraat.Com

علی رسولؐ اللّٰہ: ﴿انا اعطیناک الکوثر﴾ قال له علی بن ابی طالب: ما هو الکوثر یارسولؐ اللّٰہ؟ قال: نهر اکرمنی اللّٰہ به، قال علیؑ: ان هذا النهر شریف فانعته لنا یارسولؐ اللّٰہ، قال: نعم یاعلی الکوثر نهر تجری تحت عرش اللّٰہ تعالٰی ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل والین من الزبد، حصاه الزبرجد والیاقوت والمرجان، حشیشه الزعفران، ترابه المسك الأذفر، قواعده تحت عرش اللّٰہ عزوجل، ثم ضرب رسولؐ اللّٰہ یده علی جنب امیرالمؤمنینؑ وقال: یاعلی ان هذا النهر لی ولك ولمحبیك من بعدی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں: جب جناب رسولؐ خدا پر سورہ انا اعطیناک الکوثر نازل ہوئی تو علیؑ ابن ابی طالبؑ نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ کوثر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت و کرامت عطا فرمائی ہے۔

علیؑ نے عرض کیا: یہ نہر شریف ہے کہ جس کے ذریعے آپؐ کو اللہ نے شرافت و کرامت عطا فرمائی ہے اس کے اوصاف ہمارے سامنے بیان فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: ہاں! یاعلیؑ۔

کوثر وہ نہر ہے جو عرشِ خدا کے نیچے سے جاری ہوئی ہے کہ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ ملائم ہے، جس کے سنگریزے زبرجد، یاقوت اور مرجان کے ہیں اور اس کے کناروں پر اُگنے والی گھاس زعفران کی ہے اور اس کی مٹی تروتازہ مشک کی ہے اور اس کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے۔ پھر حضرت رسولؐ خدا نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علیؑ! تحقیق یہ نہر میرے، آپؐ کے لیے اور میرے بعد آپؐ کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے ہے۔

عبداللہ بن خلیفہ طائی کی جنگِ بصرہ کے راستہ میں ملاقات

(وعنه) عن شیخه ابی علی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله

Presented by Ziaraat.Com

عن الشیخ السعید الوالد (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی قال: حدثنا ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: أخبرنا اسماعیل بن ابان قال: حدثنا عمرو بن شمر قال: سمعت جابر بن یزید الجعفی یقول: سمعت اباجعفر محمد بن علیؑ یقول: حدثنی ابی عن جدی علیهما السلام قال: لما توجه امیر المؤمنینؑ من المدینة الی الناکثین بالبصرة نزل بالربذة، فلما ارتحل منهما لقیه عبداللّٰه بن خلیفة الطائی وقد نزل بمنزل یقال له (فاید) فقربه امیرالمؤمنینؑ فقال له عبداللّٰه الحمد للّٰه الذی رد الحق الی أهله ووضعه فی موضعه کره ذٰلک قوم او استبشروا به، فقد واللّٰه کرهوا محمداً ونابذوه وقاتلوه فرد اللّٰه کیدهم فی نحورهم وجعل دائرة السوء علیهم، واللّٰه لنجاهدن معک فی کل موطن حفظاً لرسول اللّٰه (ص)۔

فرحب به أمیرالمؤمنینؑ وأجلسه الی جنبه وکان له حبیبا وولیا یسائله عن الناس الی ان سأله عن ابی موسٰی الأشعری فقال واللّٰه ما انا واثق به وما آمن علیک خلافه ان وجد مساعداً علی ذٰلک، فقال امیرالمؤمنینؑ: ما کان عندی مؤتمناً ولا ناصحاً، ولقد کان الذین تقدمونی استولوا علی مودته وولوه وسلطوه بالأمر علی الناس، ولقد اردت عزله فسألنی الاشتر فیه ان اقره فأقررته علی کره منی له، وعملت علی صرفه من بعد۔ قال: فهو مع عبداللّٰه فی هذه ونحوه اذ اقبل سواد کثیر من قبل جبال طی، فقال امیر المؤمنینؑ انظروا ما هذا؟ وذهبت الخیل ترکض فلم تلبث ان رجعت

فقيل: هذه طی قدجاء تك تسوق الغنم والابل والخيل، فمنهم من جاء ك بهداياه وكرامته ومنهم من يريد النفور معك الى عدوك، فقال اميرالمؤمنين جزى اللّٰه طيا خيراً ﴿وفضل اللّٰه المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما﴾ فلما انتهوا اليه سلموا عليه، قال عبداللّٰه بن خليفة: فسرنی واللّٰه ما رأيت من جماعتهم وحسن هيئتهم، وتكلموا فأقروا واللّٰه بعينی ما رأيت خطيباً ابلغ من خطيبهم، وقام عدی بن حمير الطائی فحمد اللّٰه واثنى عليه ثم قال: اما بعد فانی كنت اسلمت على عهد رسولؐ اللّٰه، وأديت الزكاة على عهده، وقاتلت اهل الردة من بعده، اردت بذلك ما عند اللّٰه وعلى اللّٰه ثواب من احسن واتقى، وقد بلغنا ان رجالا من أهل مكة نكثوا بيعتك وخالفوا عليك ظالمين فأتينا لنصرك بالحق، فنحن بين يدك فمرنا بما احببت، ثم انشأ يقول:

بحق نصرنا اللّٰه من قبل ذا
وانت بحق جئتنا فستنصر
سنكفيك دون الناس طراً بنصرنا
وانت به من سائر الناس اجدر

فقال اميرالمؤمنينؑ: جزاكم اللّٰه من حق عن الاسلام وعن اهله خيراً، فقد اسلمتم طائعين وقتلتم المرتدين ونويتم نصر المسلمين۔

وقام سعيد بن عبيد البخترى من بنى بختر فقال: يااميرالمؤمنينؑ ان من الناس من يقدر أن يعبر بلسانه عما فى قلبه ومنهم من لا يقدر ان يبين ما يجد فى نفسه بلسانه، فان تكلم ذٰلك شق عليه وان سكت عما فى قلبه برح به الهم والبرم، وانى واللّٰه ما كل ما فى نفسى اقدر ان اؤديه

Presented by Ziaraat.Com

اليك بلسانى، ولكن والله لأجهدن على ان ابين لك والله
ولى التوفيق، اما أنا فانى ناصح لك فى السر والعلانية،
ومقاتل معك الاعداء فى كل موطن، وارى لك من الحق
مالم اكن اراه لمن كان قبلك ولا لأحد اليوم من اهل
زمانك لفضيلتك فى الاسلام وقرابتك من الرسول، ولن
افارقك ابدا حتىٰ تظفر او أموت بين يديك۔ قال له
أميرالمؤمنينؑ: يرحمك الله، فقد أدى لسانك ما يكن
ضميرك لنا، ونسأل الله ان يرزقك العافية ويثيبك الجنة۔
وتكلم نفر منهم فما حفظت غير كلام هذين الرجلين، ثم
ارتحل أمير المؤمنينؑ واتبعه منهم ستمائة رجل حتىٰ نزل
ذاقان، فنزلها ألف وثلاثمائة رجل۔

(بحذف اسناد) جابر بن یزید جعفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے سنا ہے کہ میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے: جب امیرالمومنینؑ مدینہ سے بصرہ کے ناکثین (یعنی طلحہ اور زبیر وغیرہ جنھوں نے بیعت کرنے کے بعد بیعت کو توڑ دیا تھا) کی طرف روانہ ہوئے تو آپؑ نے مقام ربذہ پر قیام فرمایا۔ جب وہاں سے آپؑ نے کوچ فرمایا تو آپؑ کی ملاقات عبداللہ بن خلیفہ الطائی سے ہوئی، اور آپؑ نے مقام ربذہ پر دوبارہ نزول فرمایا۔

امیرالمومنینؑ نے اپنے قریب بلایا۔ عبداللہ نے آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ تمام حمد ہے اس ذات کے لیے کہ جس نے حق کو اپنے حقیقی مستحق کی طرف پلٹایا ہے اور اس کو اپنے حقیقی محل پر قرار دیا ہے اور ایک قوم اس کو پسند نہیں کرتی اور دوسری اس سے خوش ہو رہی ہے۔

خدا کی قسم، ان لوگوں نے حضرت محمدؐ کو کبھی پسند نہیں کیا تھا ان کے مقابلے میں بھی آئے اور ان کے خلاف جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے فتنوں اور مکاریوں کو خود ان کی طرف ہی پلٹا دیا اور ان کے بُرے ارادوں کو ان پر مسلط کر دیا۔

خدا کی قسم، ہم ہر مقام پر آپؑ کے ساتھ مل کر آپؑ کے دشمن کے خلاف جہاد کریں گے

Presented by Ziaraat.Com

تا کہ رسولؐ خدا کے حکم کی حفاظت کرسکیں۔

امیر المومنینؑ نے اس کے حق میں مرحبا فرمایا اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دی۔ وہ آپؑ سے دوستی و محبت رکھتا تھا۔ اس نے آپؑ سے مختلف لوگوں کے بارے میں سوال کرنا شروع کر دیئے۔ سوال کرتے کرتے ابوموسیٰ اشعری کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خدا کی قسم، میں اس شخص کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں اور اس شخص کی آپؑ سے مخالفت کرنے پر میں امن میں نہیں ہوں، اگر اس کو موقعہ مل گیا تو وہ آپؑ کی مخالفت کرے گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے عبداللہ! میں بھی اس پر مطمئن نہیں ہوں اور میں اس کو اپنے لیے ناصح نہیں قرار دیتا! حالانکہ ان لوگوں نے اس کو مقدم کر رکھا ہے اور اس کی محبت پر سارے جمع ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں اور انھوں نے اس کو لوگوں کے معاملہ پر مسلط کر رکھا ہے۔ اگرچہ میں اس کو معزول کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مالک اشتر نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ اگر میں نے اس (ابوموسیٰ اشعری) کو مقرر کیا ہے تو اس کو مقرر رکھنا میری مجبوری ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اس کے بعد میں اس کو معزول کر دوں گا۔

راوی بیان کرتا ہے: آپؑ اس کے ساتھ ہی تھے کہ طی کی پہاڑیوں کی جانب سے آپ کی طرف ایک بہت بڑی سیاہی بڑھتی ہوئی نظر آئی اور اس کا رخ آپ کی طرف تھا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم دیکھو یہ کیا ہے؟ یہ گھوڑے آ رہے ہیں اور ان پر سوار موجود ہیں جو ہماری طرف آ رہے ہیں۔ عرض کیا گیا: امیر المومنینؑ! یہ قبیلہ بنی طی والے لوگ ہیں جو آپؑ کی خدمتِ اقدس میں آ رہے ہیں وہ اپنے ساتھ اونٹ، گھوڑے اور بکریاں لے کر آ رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ آپؑ کے لیے ہدیہ لے کر آ رہے ہیں، جس کے لیے وہ آپؑ کی کرامت و عزت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور کچھ ان میں سے ایسے ہیں جو آپؑ کے ساتھ آپؑ کے دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے کوچ کریں گے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ بنی طی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو ان پر فضیلت دی ہے جو راہ خدا میں جہاد نہیں کرتے اور ان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جب وہ سارے لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے آپؑ پر سلام کیا اور آپ نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ عبداللہ بن خلیفہ نے کہا: خدا کی قسم،

Presented by Ziaraat.Com

مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں نے تم جیسی جماعت نہیں دیکھی جس کی مصیبت تم سے زیادہ ہو، پس اس کو بیان کرو۔ خدا کی قسم، میری نظر میں تم سے زیادہ کوئی خطیب بلیغ نہیں ہے۔

عدی بن حمیر طائی کھڑا ہوا اور اس نے اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: میں رسولؐ خدا کے زمانہ سے اسلام کو قبول کر چکا ہوں اور آپؐ کے زمانے میں زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہوں اور آپؑ کے بعد بدعت کے خلاف جنگ کروں گا اور میں اس جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو اجر وثواب ہے اس کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں اس سے تقویٰ اختیار کرتا ہوں اور ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ اہلِ مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپؑ کی بیعت کو توڑ دیا ہے اور ان ظالموں نے آپؑ کی مخالفت کی ہے۔ ہم لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تا کہ حق پر آپؑ کی مدد کر سکیں۔ ہم لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپؑ جو چاہتے ہیں وہ حکم فرمائیں اور پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

بحق نصرنا اللّٰہ من قبل ذا
وانت بحق جئتنا فستنصر

''ہم نے اس سے پہلے بھی حق کے ذریعے اللہ کی مدد کی ہے اور اب آپ حق کے ساتھ ہیں۔ پس ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں تا کہ آپ کی مدد کر سکیں''۔

سنکفیك دون الناس طراً بنصرنا
وانت بحق سائر الناس اجدر

''آپ کی مدد کے لیے تمام لوگوں کی نسبت ہم ہی آپ کے لیے کافی ہیں اور تمام لوگوں کی نسبت آپ کی مدد کے زیادہ مستحق وسزاوار ہیں''۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو حق کی مدد کرنے پر اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم نے اطاعت گذاروں والا اسلام قبول کیا ہے اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے ہو اور مسلمانوں کی مدد کا تم نے ارادہ کیا ہے۔

اس کے بعد سعید بن عبد البختری جو بنی بختر قبیلہ سے تھا وہ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے امیر المومنینؑ! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز زبان سے بیان کر سکتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز کو زبان سے بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ اگر وہ گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے مشکل بن جاتی ہے اور اگر وہ خاموش رہتے ہیں تو جو ان کے دل میں ہوتا ہے وہ ان کے لیے غم کا باعث بن جاتا ہے۔ خدا کی قسم، جو کچھ میرے دل میں ہے میں اس کو آپ کے سامنے بیان کرنے کی طاقت اور قدرت نہیں رکھتا لیکن میں اس کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرا اللہ مجھے اس حق کو کہنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

بہر حال میں علانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر آپؑ کی حمایت کرنے والا ہوں۔ میں آپؑ کو حق پر دیکھ رہا ہوں جبکہ آپؑ سے پہلے والے حق پر نہیں تھے اور آج پورے عالم اسلام میں آپؑ کی فضیلت کے برابر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی رسولؐ خدا کے ساتھ آپؑ سے زیادہ کسی کو حقِ قرابت حاصل ہے۔ پس میں ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ آپؑ کامیاب ہو جائیں یا میں آپؑ کے سامنے درجۂ شہادت پا لوں۔

امیر المومنینؑ نے اس کے لیے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ سب کچھ تم نے بیان کر دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمہیں دنیا اور آخرت کی عافیت عطا فرمائے اور تمہیں جنت الفردوس میں قرار فرمائے۔

اس کے بعد اور آدمیوں نے بھی گفتگو کی لیکن میں ان دو کی باتوں کے علاوہ باقی کی گفتگو کو یاد نہ رکھ سکا۔ اس کے بعد امیر المومنینؑ نے اس مقام سے کوچ فرمایا اور بنی طی میں سے چھ سو آدمیوں نے آپؑ کی اتباع کی، یہاں تک کہ ذاقان کے مقام پر آپؑ نے دوبارہ قیام کیا تو وہاں پر تیرہ سو افراد دوبارہ آ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

السابقون السابقون سے مراد کون ہیں؟

(وعنه) عن شيخه المفيد ابى على الحسن بن محمد عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثنا عمر بن محمد الوراق قال: حدثنا على بن عباس البجلى قال: حدثنا حميد بن زياد قال: حدثنا محمد بن نسيم الوراق قال: حدثنا ابونعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا مقاتل بن

Presented by Ziaraat.Com

سليمان عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال: سألت رسولَ الله عن قول الله عزوجل ﴿والسابقون السابقون اولئك المقربون فى جنات النعيم ﴾ فقال: قال لى جبرئيل ذٰلك على وشيعته هم السابقون الى الجنة المقربون من الله بكرامته لهم۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: یا رسولؐ اللہ!

و السابقون السابقون اولئك المقربون فى جنات النعيم

''لوگ جو سبقت کرنے والوں میں سے سبقت کرنے والے ہیں یہی خدا کے مقرب بندے ہیں اور یہی جنت نعیم میں ہوں گے''۔

یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے جبرئیلؑ نے بتایا ہے کہ ان سے مراد علی ابن ابی طالبؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔ یہی لوگ جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ جنت میں اپنی نعمتوں کی سی کرامت وعزت بخشے گا اور ان کو اپنا مقرب قرار دے گا۔

وہ لوگ جن کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جائے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوغالب احمد بن محمد الزرارى قال: أخبرنى عمى ابوالحسن على بن سليمان بن الجهم قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن خالد الطيالسى قال: حدثنا العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفى قال: سألت اباجعفر محمد بن على عليهما السلام عن قول الله عزوجل: ﴿فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما﴾ فقال: يؤتى بالمؤمن المذنب يوم القيامة حتٰى يقام بموقف الحساب، فيكون الله تعالٰى هو الذى

Presented by Ziaraat.Com

یتولی حسابه لا یطلع علی حسابه احدا من الناس، فیعرفه ذنوبه حتی اذا اقر بسیئاته قال اللہ عزوجل لملائکته: بدلوها حسنات واظهروها للناس، فیقول الناس حینئذ ما کان لهذا العبد سیئة واحدة، ثم یأمر اللہ به الی الجنة، فهذا تأویل الایة، وهی فی المذنبین من شیعتنا خاصة۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فاولئك یبدل اللہ سیئاتهم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما

''وہ لوگ جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بہت بخشنے اور رحم کرنے والا ہے''۔

ان سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک مومن گناہ گار کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا کسی اور کو ان کے حساب پر وہ مطلع نہیں کرے گا۔ پس وہ اس کے گناہوں کو جانتا ہے اور وہ مرد مومن اس ذات کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا اس کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کردو۔ ملائکہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرکے اس کی نیکیوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کریں گے۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کے نامۂ اعمال میں ایک بھی برائی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم عطا فرمائے گا۔ پس اس آیت کی یہ تاویل وتفسیر ہے اور یہ ہمارے شیعہ جو گناہگار ہیں ان کے لیے خاص ہے۔

چار چیزوں سے ایمان کامل ہوتا ہے

(وعنه) عن شیخه عن والده رضی اللہ عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن محمد بن عبدالجبار عن الحسن بن محبوب عن ابی

Presented by Ziaraat.Com

ایوب الخزاز عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقرؑ قال: کان أبی علی بن الحسین علیهما السلام یقول: اربع من کن فیه کمل ایمانه ومحصت عنه ذنوبه ولقی ربه وهو عنه راض: من وفی للّٰه بما جعل علی نفسه للناس، وصدق لسانه مع الناس، واستحیی من کل قبیح عنداللّٰه وعند الناس، وحسن خلقه مع اهله۔

(بحذفِ اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد علی بن حسینؑ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جاتی ہیں وہ کامل الایمان ہے، اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جب وہ قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا تو اس حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگا وہ چار چیزیں یہ ہیں:

① جو شخص اللہ کی خوشنودی کی خاطر لوگوں کے خود پر واجب شدہ حقوق پورے کرے۔
② لوگوں کے ساتھ زبان سے سچ بولے۔
③ اور ہر بُرائی نیز مکروہ فعل کے بارے میں اللہ اور لوگوں سے شرم وحیا کرے۔
④ اور اپنے اہل وخاندان کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آئے۔

امام محمد باقرؑ کا اپنے بچوں کو وصیت کرنا

(وعنه) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن محمد ابن همام عن عبداللّٰه بن العلاء عن الحسن بن محمد بن شمون عن حماد بن عیسٰی عن اسماعیل بن خالد قال: سمعت أبا عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: جمعنا ابوجعفرؑ فقال: یابنی ایاکم والتعرض للحقوق، واصبروا علی النوائب، وان دعاکم بعض قومکم إلی امر ضرره علیکم اکثر من نفعه لکم فلا تجیبوه۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) اسماعیل بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم سب کو جمع فرمایا اور اس کے بعد فرمایا: اے میرے بیٹو! حقوق کو ضائع کرنے سے گریز کرو اور مصائب پر صبر کرنے والے بن جاؤ اور اگر قوم تم کو کسی ایسے کام کی طرف دعوت دیتی ہے کہ جس کا نقصان اس کے نفع سے تمہارے لیے زیادہ ہو تو اس کام پر ان کی دعوت کو قبول نہ کرو۔

رمضان کی فضیلت

(وعنه) عن الشيخ المفيد ابى على الحسن بن محمد رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا محمد بن يحيىٰ بن سليمان المروزى قال: حدثنا عبيدالله بن محمد العيشى قال: حدثنا حماد بن سلمة عن ايوب عن أبى قلابة عن ابى هريرة قال: قال رسولؐ الله: هذا شهر رمضان شهر مبارك افترض الله صيامه، تفتح فيه ابواب الجنان وتصفد فيه الشياطين، وفيه ليلة خير من ألف شهر، فمن حرمها فقد حرم۔ يردد ذٰلك (ص) ثلاث مرات۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے کہ جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیے ہیں اور جنت کے دروازے اس میں کھول دیے جاتے ہیں۔ شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس ماہ کی حرمت و عزت کا احترام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے احترام کو باقی رکھے گا۔ رسولؐ خدا نے یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرمائے:

مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تم لوگوں کے پاس پہنچتی ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله عن والده (رض) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن

Presented by Ziaraat.Com

عمر الجعابی قال: حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة قال: حدثنا جعفر بن عبیداللّٰہ قال: حدثنا سعدان بن سعید قال: حدثنا سفیان بن ابراهیم العایدی الفامی قال: سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام قال: بنا یبدأ البلاء ثم بکم، وبنا یبدأ الرخاء ثم بکم، والذی یحلف به لینتصرن اللّٰہ بکم کما انتصر بالحجارة۔

(بحذفِ اسناد) سفیان بن ابراہیم العایدی الفامی نے بیان کیا ہے کہ میں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مصیبت و آزمائش پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تمہارے پاس پہنچتی ہے اور نرمی و آسانی بھی پہلے ہمارے پاس آتی ہے، پھر تمہارے پاس جاتی ہے۔ وہ ذات جو اس قابل ہے کہ اس کی قسم اُٹھائی جائے تمہاری ضرور مدد کی جائے گی جیسا کہ پتھروں کے ساتھ خانۂ خدا کی مدد کی جاتی تھی۔

نبی اکرمؐ کی خدمت میں بارش کی التجا کرنا

(وعنه) عن شیخه رحمہ اللہ عن والده (رض) قال: أخبرنا ابو عبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا النعمان بن احمد القاضی الواسطی ببغداد قال: وأخبرنا ابراهیم بن عرفه النحوی قال: حدثنا احمد بن رشید بن خیشم الهلالی قال: حدثنا عمی سعید قال: حدثنا مسلم الغلابی قال: جاء أعرابی الی النبیؐ فقال: واللّٰہ یارسول اللّٰہ لقد أتیناك وما لنا بعیر یأط ولا غنم یغط، ثم أنشأ یقول:

اتیناك یا خیر البریة کلها
لترحمنا مما لقینا من الازل

اتیناك والعذراء تدمی لبانها
وقد شغلت أم البنین عن الطفل

Presented by Ziaraat.Com

وألقى بكفيه الفتى استكانة
من الجوع ضعفاً ما يمر ولا يحلى

ولا شئ مما يأكل الناس عنه ما
سوى الحنظل العاثى والعلهن الغسل

وليس لنسا الا اليك فرارنا
وأين فرار الناس الا الى الرسل

فقال رسولؐ اللّٰه للصحابة: ان هذا الاعرابى يشكو قلة المطر وقحطا شديدا۔ ثم قام يجر رداء ه حتٰى صعد المنبر، فحمد اللّٰه واثنى عليه، وكان فيما حمده به ان قال: الحمد للّٰه الذى علا فى السماء وكان عاليا، وفى الارض قريبا دانيا اقرب الينا من حبل الوريد، ورفع يديه الى السماء وقال: اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا مريئا مريعا غدقا طبقا عاجلا غير وائث نافعا غير ضار، تملا به الزرع وتنبت الزرع وتحيى الارض بعد موتها۔

فما رديده الى نحره حتٰى احدق السحاب بالمدينة كالاكليل، والتقت السماء بأرواقها وجاء أهل البطاح يضجون: يارسولؐ اللّٰه الغرق الغرق، فقال رسولؐ اللّٰه: اللهم حوالينا ولا علينا، فانجاب السحاب عن السماء فضحك رسولؐ اللّٰه وقال: للّٰه در أبى طالب لو كان حياً لقرت عيناه من ينشدنا قوله، فقام عمر بن الخطاب فقال: عسٰى أردت يارسولؐ اللّٰه۔

وما حملت من ناقة فوق ظهرها
أبر وأوفى ذمة من محمد

فقال رسولؐ اللّٰه ليس هذا من قول ابى طالب، هذا من قول حسان بن ثابت، فقام على بن ابى طالبؑ وقال: كأنك

Presented by Ziaraat.Com

اردت یارسولؐ اللّٰہ ۔

وابیض یستقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامی عصمة للارامل

تلوذ به الهلاك من آلِ هاشم
فهم عنده فی نعمة وفواضل

کذبتم وبیت اللّٰه یبری محمد
ولما نماصع دونه ونقاتل

ونسلمه حتی تصرع حوله
ونذهل عن ابنائنا والحلائل

فقال رسولؐ اللّٰہ اجل، فقام رجل من بنی کنانة فقال:

لك الحمد والحمد ممن شکر
سقینا بوجه النبی المطر

دعا اللّٰه خالقه دعوة
واشخص منه الیه البصر

فلم یك الا کالقاء الردا
واسرع حتی اتانا الدرر

دفاق الغر الی جم البعاق
اغاث به اللّٰه علیا مضر

فکان کما قاله عمه
ابوطالب ذا رواء غرر

به اللّٰه یسقی صوب انغمام
فهذا العیان و ذاك الخبر

فقال رسولؐ اللّٰہ؟ یاکنانی بواك اللّٰہ بکل بیت قلته بیتاً فی الجنة۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) مسلم غلابی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! خدا کی قسم، میں آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں حالانکہ ہمارے لیے اب نہ کوئی اونٹ رہا ہے کہ اس پر سواری کرسکیں اور نہ ہی کوئی بکری بچی ہی کہ اسے کھاسکیں، پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

اتيناك ياخير البرية كلها
لترحمنا مما لقينا من الازل

''اے تمام مخلوق سے بہتر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپؐ ہم پر رحم کریں اور اس مصیبت سے نجات دلوائیں جو ہم کو لاحق ہو چکی ہے''۔

اتيناك والعذراء تدمى لبانها
وقد شغلت أم البنين عن الطفل

''میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، درحالانکہ ہماری عورتوں کے دودھ خشک ہو چکے ہیں اور بچوں کی مائیں بچوں سے منہ موڑ چکی ہیں''۔

وألقى بكفيه الفتى استكانة
من الجوع ضعفاً ما يمر ولا يحلى

''اور ہمارے جوان ایسی کیفیت سے دوچار ہو چکے ہیں کہ وہ بھوک کی وجہ سے اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ ان کے لیے زندگی اجیرن ہو چکی ہے اور چلنا اور پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔

ولا شئ مما ياكل الناس عنه ما
سوى الحنظل العاثى والعلهن الغسل

''اور اب ہمارے پاس کھانے اور پینے کے لیے کچھ نہیں بچا سوائے تلخ اجوائن اور گندے پانی کے''۔

وليس لنسا الا اليك فرارنا
وأين فرار الناس الا الى الرسل

Presented by Ziaraat.Com

''اور ہم آپؐ کی طرف آ گئے ہیں، اور لوگ انبیاءؑ کو چھوڑ کر کدھر جا سکتے ہیں''۔

پس سید الانبیاءؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ اعرابی، بارش کی قلت اور قحط کی شدت کا شکوہ کر رہا ہے۔ پھر آپؐ اس حالت میں کھڑے ہو گئے کہ آپؐ کی چادر مبارک زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ آپؐ منبر پر تشریف لائے اور یوں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی جیسے وہ حمد کے لائق و سزاوار ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے کہ جو آسمانوں پر بلند ہے اور اس کی بلندی ہے اور زمین پر اس کا قرب ایسا ہے کہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور یوں دُعا گو ہوئے:

اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا مرينا مريعا غدقا طبقا عاجلا غير
رائث نافعا غير ضار تملا به الزرع و تنبت الزرع و
تحيي الارض بعد موتها

ابھی رسولؐ خدا نے ہاتھ بھی نیچے نہ کیے تھے کہ پورے مدینہ کو بادو باراں کے طوفان نے گھیر لیا۔ بادل بہت زور سے برسنا شروع ہو گئے اور تمام اہل بطحا چیختے پکارتے رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ہمیں غرق ہونے سے بچائیے۔

رسولؐ خدا نے بارگاہِ خدا میں عرض کیا: اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے لیے رحمت قرار دے اور باعث زحمت نہ بنا۔ آپؐ کی اس دعا کے بعد آسمان سے بادل چھٹ گئے۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا: خدا کی قسم، آج میرے چچا ابوطالبؑ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (یعنی وہ خوش ہو جاتے) پھر آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے جو میرے لیے میرے چچا کا شعر پڑھے۔ پس عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! مجھے اُمید ہے کہ آپؐ کا ارادہ اس شعر کے سننے کا ہے۔

وما حملت من ناقة فوق ظهرها
أبر و أوفى ذمة من محمد

''کسی ناقہ نے اپنی پشت پر کسی ایسے شخص کو سوار نہیں کیا جو محمدؐ سے زیادہ نیک اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والا ہو''۔

Presented by Ziaraat.Com

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ شعر میرے چچا ابو طالب کا نہیں ہے یہ تو احسان بن ثابت کا ہے۔ اس کے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ نے آپؐ کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! گویا آپؐ کی مراد یہ اشعار ہیں:

وابیض یستقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامی عصمة للارامل

''اے سفید اور روشن چہرے والے! جس کے چہرے کی وجہ سے بادل بارش سے سیراب کرتے ہیں جو یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے''۔

تلوذ به الهلاك من آلِ هاشم
فهم عنده فی نعمة وفواضل

''آل ہاشم کے کمزور اس کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور وہ اس کے نزدیک نعمت اور فضل والے ہیں''۔

کذبتم وبیت اللّٰه یبری محمد
ولما نماصع دونه ونقاتل

''اللہ کے گھر کی قسم، جو محمدؐ سے بیزاری کرے وہ جھوٹا ہے اور ہم اس کا ہر طرف سے دفاع کریں گے اور اس کے دشمنوں کے خلاف جنگ کریں گے''۔

ونسلمه حتّٰی تصرع حوله
ونذهل عن ابنائنا والحلائل

''اور پھر اس کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ اس کے ارد گرد موجود ہر دشمن کو پچھاڑ دیں گے اور ہم اس کی حفاظت میں اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کا بھی خیال نہیں کریں گے''۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: ہاں! یہی اشعار میری مراد ہیں۔ اس کے بعد بنی کنانہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپؐ کی شان میں چند اشعار پڑھے جو یوں تھے:

لك الحمد والحمد ممن شکر
سقینا بوجه النبی المطر

Presented by Ziaraat.Com

''تمام حمد و شکر ہے تیرے لیے کہ تو نے نبی کے چہرے کے صدقے میں بارش سے سیراب فرمایا ہے''۔

دعا الله خالقه دعوة
و اشخص منه اليه البصر

''اس نے اپنے خالق کو پکارا اور اس کی طرف اپنی نظر کو بلند کیا''۔

فلم يك الا كالقاء الردا
واسرع حتّٰى اتانا الدرر

دفاق الغر الي جم البعاق
اغاث به الله عليا مضر

فكان كما قاله عمه
ابوطالب ذا رواء غرر

به الله يسقى صوب انغمام
فهذا العيان و ذاك الخبر

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: اے کنانی! اللہ تعالیٰ تجھے اس ہر شعر کے بدلے میں جنت الفردوس میں ایک گھر عطا فرمائے۔

مکہ میں عبیداللہ بن عباسؓ کے دو بچوں کا قتل

(وعنه) عن شيخه رحمه الله عن والده (رض) قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن عبدالكريم الزعفرانى قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا جعفر بن محمد الوراق قال: حدثنا عبدالله بن ازرق الشيبانى قال: حدثنا ابوالحجاف عن معاوية بن ثعلبة قال: لما استوسق الامر لمعاوية بن ابى سفيان انفذ بسر بن ارطاة الى الحجاز في طلب شيعة أمير المؤمنينؑ،

Presented by Ziaraat.Com

وكان على مكة عبيدالله بن العباس بن عبدالمطلب، فطلبه فلم يقدر عليه، فأخبر أن له ولدين صبيين فبحث عنهما فوجدهما واخذهما فأخرجهما من الموضع الذى كانا فيه ولهما ذؤابتان، فأمر بذبحهما فذبحا، وبلغ امهما الخبر فكادت نفسها تخرج، ثم انشأت تقول:

ها من احس بنيى اللذين هما
كالدرتين تشظا عنهما الصدف

ها من احس بنيى اللذين هما
سمعى وعينى فقلبى اليوم يختطف

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولهم ومن الافك الذى اقترفوا
احنى على ودجى طفلى مرهفة
مشحوذة وكذاك الظلم والسرف

من دل والهة عبرا مفجعة
على صبيين فاتا اذ مضى السلف

قال: ثم اجتمع عبيدالله بن عباس من بعد ببسر بن ارطاة عند معاوية فقال معاوية لعبيد الله: اتعرف هذا الشيخ قاتل الصبيين؟ فقال بسر: نعم انا قاتلهما ثمة، فقال عبيدالله: لو ان لى سيفاً، قال بسر: فهاك سيفى، واوماً الى سيفه فزبره معاوية وانتهره وقال: انى لك من شيخ ما احمقك تعمد الى رجل قد قتلت ابنيه فتعطيه سيفك، كأنك لا تعرف اكباد بنى هاشم، والله لو دفعته لبدأ بك وثنى بى، فقال عبيدالله: بلى والله كنت ابدأ بك ثم اثنى به۔

(بحذف اسناد) معاویہ بن ثعلبہ نے روایت بیان کی ہے کہ جب امر خلافت وحکومت

Presented by Ziaraat.Com

معاویہ بن ابی سفیان کے لیے مستقر اور مضبوط ہو گیا تو اس نے بسر بن ارطاۃ کو حجاز کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ علی امیر المومنینؑ کے شیعوں کو تلاش کرے اور ان کو شہید کیا جائے۔ پس یہ مکہ میں پہنچا تو اسے اطلاع ملی کہ یہاں پر عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب اقامت پذیر ہیں۔ اس نے اپنے سپاہی عبیداللہ کی تلاش کے لیے روانہ کیے، لیکن وہ انھیں نہ پا سکے لیکن ان کو اطلاع ملی کہ عبیداللہ کے دو بچے یہاں موجود ہیں۔ پس اس نے اپنے سپاہیوں کو ان بچوں کی تلاش کے لیے روانہ کیا۔ وہ دونوں بچے ان کو مل گئے اور ان کو گرفتار کر کے لے آئے اور اس نے ان دونوں بچوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان دونوں کو قتل کر دیا گیا۔ جب ان کے قتل کی خبر ان کی ماں کو ہوئی تو قریب تھا کہ وہ بی بی ان کے غم میں نڈھال ہو کر اپنی جان دے دیتی۔ اس نے شدتِ غم میں یہ اشعار پڑھے:

ها من احس بنيي اللذين هما
كالدرتين تشظا عنهما الصدف

''آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کا درد محسوس کرے کہ جو ایسے دُر تھے کہ جن کو صدف سے نکالا گیا ہے''۔

ها من احس بنيي اللذين هما
سمعي وعيني فقلبي اليوم يختطف

''آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کے درد محسوس کرے کہ جن کی وجہ سے میرے کان، آنکھ اور دل آج غم زدہ ہیں''۔

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولهم ومن الافك الذى اقترفوا

''میری ساری خوشیاں ختم ہو گئی ہیں اور اس گمان کی تصدیق نہیں کرتی۔ یہ قتل وہ گناہ ہے جس کا اُنھوں نے ارتکاب کیا ہے''۔

احنى على ودجى طفلي مرهفة
مشحوذة وكذاك الظلم والسرف

''مجھ پر ظلم ہوا اور رات کی تاریکی میں میرے دونوں بچوں پر تیز دھار

Presented by Ziaraat.Com

تلوار چلائی گئی اور ایسے ہی ظلم و زیادتی کی گئی''۔

من دل والهة عبرا مفجعة
على صبيين فاتا اذ مضى السلف

''جو بھی کسی مصیبت کو بیان کرے گا وہ میرے ان دونوں بچوں پر زمانے کے گزرنے کے باوجود بھی گریہ کرے گا''۔

راوی بیان کرتا ہے: بعد میں ایک دن عبیداللہ بن عباس اور بسر بن ارطاۃ دونوں معاویہ کے پاس جمع ہوئے۔ معاویہ نے عبیداللہ سے کہا: اے عبیداللہ! آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ یہی آپ کے دو بچوں کا قاتل ہے۔ بسر نے کہا: ہاں میں ان دو بچوں کا قاتل ہوں۔ جناب عبیداللہ نے فرمایا: کاش آج میرے پاس تلوار ہوتی! بسر نے کہا: یہ میری تلوار موجود ہے اور اس نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا۔ معاویہ نے اس کو روکا اور جھڑکی دے کر کہا: اے بسر! تو کتنا احمق ہے کہ تو اپنی تلوار اس شخص کو دے رہا ہے کہ جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ یہ بنو ہاشم کے بہادروں میں سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر تو اس کو تلوار دے دے تو پہلے یہ تجھے قتل کرے گا اور بعد میں میری طرف متوجہ ہوگا۔ پس عبیداللہ نے فرمایا: کیوں نہیں خدا کی قسم، اگر آج میرے پاس تلوار ہوتی تو پہلے میں تیرا کام تمام کرتا پھر اس (یعنی معاویہ) کا قصہ پاک کر دیتا۔

یا علیؑ! آپ سے فقط مومن محبت رکھے گا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدی (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا ابراهيم بن الحكم المسعودی قال: حدثنا الحارث بن الحضيرة عن عمران بن الحصين قال: كنت انا وعمر بن الخطاب جالسين عند النبیؐ وعلی جالس الی جنبه، اذ قرأ رسولؐ الله ﴿امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء

Presented by Ziaraat.Com

ویجعلکم خلفاء الارض ء اله مع اللّٰہ قلیلًا ما تذکرون﴾
فانتفض علیؑ کانتفاض العصفور، فقال له النبیؐ: ما شأنك
تجزع؟ فقال: وما لی لا اجزع واللّٰہ یقول انه یجعلنا خلفاء
الارض، فقال له النبی: لا تجزع واللّٰہ لا یحبك الا مؤمن
ولا یبغضك الا منافق۔

(بحذف اسناد) عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میں اور عمر بن خطاب دونوں رسولؐ خدا کی خدمت میں موجود تھے اور علیؑ بھی آپؐ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے، جب رسولِ پاکؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (سورہ نمل، آیت:۶۲)

"بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اسے پکارے تو وہ دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے، ہرگز نہیں اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت حاصل کرتے ہو"۔

علیؑ چڑیا کی طرح پھڑکنے لگے۔ نبی اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپؑ نے اس طرح غم کیا ہے۔ آپؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں کیوں غم نہ کروں جبکہ خداوند متعالی فرما رہا ہے کہ ان کو (مضطرین کو) زمین پر میں نے اپنا خلیفہ قرار دیا ہے: نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ غم نہ کریں خدا کی قسم آپؑ سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے اور آپؑ سے بغض اور دشمنی نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔

ہمارے شیعہ اس اُمت میں سے بہتر ہیں

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: املا علینا والدی (رض) قال:
أخبرنا ابو عبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا
ابوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنی جعفر بن

Presented by Ziaraat.Com

محمد بن سليمان بن الفضل قال: حدثنا داود بن رشيد
قال: حدثني محمد بن اسحاق الثعلبي الموصلي ابونوفل
قال: سمعت جعفر بن محمد بن على عليهما السلام يقول:
نحن خيرة اللّٰه من خلقه، وشيعتنا خيرة اللّٰه من اُمة نبيه۔

(بحذف اسناد) جناب ابونوفل نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام جعفر بن محمد بن علی علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں اور ہمارے شیعوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نبی کی اُمت سے چن لیا ہے اور بہتر ہیں۔

جس شخص کو موت یاد رہے وہ دنیا کی خواہش کو ترک کر دیتا ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدى رضى اللّٰه عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا على بن مهرويه القزويني قال: حدثني داؤد بن سليمان الغازى قال: حدثني الرضا على بن موسٰى عليهما السلام قال: حدثني ابى موسٰى بن جعفر قال: حدثني ابى جعفر بن محمد قال: حدثني ابى محمد ابن على قال: حدثني ابى على بن الحسين قال: حدثني ابى الحسين بن على عليهما السلام قال: قال امير المؤمنينؑ: لو رأى العبد أجله وسرعته اليه لأبغض الامل وترك طلب الدنيا۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ میرے والد موسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا ہے، انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ ابن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حسینؑ بن علیؑ نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ اپنی موت کو یاد رکھے اور اس کو یقین ہو کہ موت اس کی طرف جلدی جلدی آ رہی ہے تو وہ اُمیدوں، آرزوؤں کو چھوڑ دے گا اور اس دنیا کی خواہش بھی اس کے دل سے نکل جائے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

جو شخص اللہ کی نشانیوں کا منکر ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: قال أخبرنا ابوغالب احمد بن محمد الزرارى رحمه الله قال: حدثنا عمى على بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد الطيالسى قال: حدثنى العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفى قال: سمعت ابا جعفر محمد بن على عليه السلام يقول: لا دين لمن دان بطاعة من عصى الله، ولا دين لمن دان بفرية باطل على الله، ولا دين لمن دان بجحود شئ من آيات الله۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علیؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا اس کا کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص خدا کی طرف باطل اور جھوٹ کی نسبت دے گا اس شخص کا بھی کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا انکار کر کے دین کو اپنائے گا تو اس کا بھی کوئی دین نہیں ہے۔

مومن ہر حال میں نماز ادا کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا مظفر البلخى الوراق قال: أخبرنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافى الكاتب قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميرى قال: حدثنا احمد بن محمد بن عيسىٰ قال: حدثنا الحسن بن المحبوب عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليهما السلام قال: لا يزال المؤمن فى صلاة ما كان فى ذكر الله قائما كان او جالسا أو مضطجعا، ان الله تعالىٰ

Presented by Ziaraat.Com

يقول: ﴿الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السموت والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار﴾۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن ہمیشہ نماز کو ادا کرے گا اور ذکر خدا سے غافل نہیں ہوگا خواہ وہ کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر ذکر خدا کرے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورہ آل عمران، آیت ۱۹۱)

''مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوکر بیٹھ کر یا اپنے پہلو کے بل لیٹ کر اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غوروفکر کرتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں) کہ ہمارے رب نے ان سب چیزوں کو باطل اور بے فائدہ خلق نہیں کیا۔ وہ منزہ و پاک ہے پس (وہی) ہمیں جہنم کے عذاب سے بچانے والا ہے''۔

جب حاکم جھوٹے ہوں تو اللہ بارشوں کو روک دیتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد رحمه الله قال: أخبرنا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنى ابى عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن ياسر عن ابى الحسن الرضا عليه السلام قال: اذا كذب الولاة حبس المطر، واذا جار السلطان هانت الدولة، واذا حبست الزكاة ماتت المواشى۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذفِ اسناد) جناب یاسرؒ نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حاکم جھوٹ بولتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ بارشوں کو روک دیتا ہے، اور جب بادشاہ ظالم و جابر بن جائیں تو حکومت کمزور ہو جاتی ہے اور جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو جانور زیادہ مرنا شروع ہو جاتے ہیں (یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا نقصان ہوتا ہے)۔

قیامت کے دن فقط علیؑ کے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابو عبدالله جعفر بن محمد الحسنى قال: حدثنا احمد بن عبدالمنعم قال: حدثنا عبدالله بن محمد الرازى عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر قال: وحدثنى جعفر بن محمد الحسنى قال: حدثنا احمد بن عبدالمنعم قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر عن ابى جعفر محمد بن على عليهما السلام عن جابر بن عبدالله الانصارى قال: قال رسولؐ الله لعلى بن ابى طالب عليه السلام: ألا ابشرك الا امنحك؟ قال: بلٰى يا رسولؐ الله، قال: فانى خلقت انا وانت من طينة واحدة، ففضلت منها فضل فخلق منها شيعتنا، واذا كان يوم القيامة دعى الناس بأمهاتهم الا شيعتك فانهم يدعون بأسماء آبائهم لطيب مولدهم۔

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں آپؑ کو خوشخبری نہ سناؤں اور کچھ عطا نہ کروں!

آپؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیوں نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضورؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میں اور آپؑ دونوں ایک طینت (مٹی) سے خلق کیے گئے ہیں اور جو مٹی اس مٹی سے بچ گئی اس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کو ان کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپؑ کے شیعوں کے۔ پس تحقیق ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا، کیونکہ ان کی ولادت پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ اُسے ہلاک کرے جو ہمارا دشمن ہو

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنى محمد ابن عبيدالله بن ابى ايوب بساحل الشام قال: حدثنا جعفر بن هرون المصيصى قال: حدثنا خالد بن يزيد القسرى قال: حدثنا ابى الصيرفى قال: سمعت ابا جعفر محمد بن على عليه السلام يقول: برئ الله ممن تبرأ منا لعن الله من لعننا، اهلك الله من عادانا، اللهم انك تعلم انا سبب الهدىٰ لهم وانما يعادونا فكن انت المتفرد بعذابهم۔

(بحذف اسناد) ابوصیرفیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: خدا بری ہے اس سے جو ہم سے برأت کا اعلان کرے اور خدا لعنت کرتا ہے اس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ خدا ہلاک کرے اس شخص کو جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان لوگوں کے لیے ہدایت کا سبب ہیں اور انھوں نے ہمارے ساتھ دشمنی کر رکھی ہے۔ پس تو ان کو منفرد اور الگ قسم کا عذاب دے (کہ جس کی مثل کسی پر عذاب نہ ہوا ہو)۔

واقعہ فیل کی رپورٹ

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن

Presented by Ziaraat.Com

علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا عبدالواحد بن عبداللّٰہ بن یونس الربعی قال: حدثنا الحسین بن محمد ابن عامر قال: حدثنا المعلی بن محمد البصری قال: حدثنا محمد بن جمهور القمی قال: حدثنا جعفر بن بشیر قال: حدثنی سلیمان بن سماعة عن عبداللّٰہ ابن قاسم عن عبداللّٰہ بن سنان عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: لما قصد ابرهة بن الصباح ملك الحبشة لهدم البیت تسرعت الحبشة فأغاروا علیها، فأخذوا سرحا لعبد المطلب بن هاشم، فجاء عبدالمطلب الی الملك فاستأذن علیه، فأذن له وهو فی قبة دیباج علی سریر له، فسلم علیه فرد ابرهة السلام، فجعل ینظر فی وجهه فراقه حسنه وجماله وهیئته۔ فقال له: هل كان فی ابائك مثل هذا النور الذی أراه لك والجمال؟ قال: نعم ایها الملك كل آبائی كان لهم هذا الجمال والنور والبهاء۔ فقال له ابرهة: لقد فقتم الملوك فخرا وشرفا ویحق لك ان تكون سید قومك۔ ثم اجلسه معه علی سریر وقال لسائس فیله الأعظم۔ وكان فیلا ابیض عظیم الخلق له نابان مرصعان بأنواع الدرر والجواهر، وكان الملك یباهی به ملوك الارض۔ ائتنی به، فجاء به سائسه وقد زین بكل زینة حسنة، فحین قابل وجه عبدالمطلب سجد له ولم یكن یسجد لملكه، واطلق اللّٰه لسانه بالعربیة فسلم علی عبدالمطلب، ولما رأی الملك ذلك ارتاع له وظنه سحرا، فقال: ردوا الفیل الی مكانه۔ ثم قال لعبد المطلب: فیم جئت فقد بلغنی سخاؤك وكرمك وفضلك ، ورأیت من هیبتك وجما لك وجلالك ما یقتضی ان انظر فی حاجتك

Presented by Ziaraat.Com

فاسألنی ما شئت وهو یری انه یسأله فی الرجوع عن مکة۔
فقال له عبدالمطلب: ان اصحابك غدوا علی سرح لی فذهبوا به فمرهم برده علی۔
قال: فتغیظ الحبشی من ذٰلك وقال لعبد المطلب: لقد سقطت من عینی جئتنی تسألنی فی سرحك وانا قد جئت لهدم شرفك وشرف قومك ومکرمتکم التی تتمیزون بها من کل جیل، وهو البیت الذی یحج الیه من کل صقع فی الارض، فترکت تسألنی فی ذٰلك وسألتنی فی سرحك۔
فقال له عبدالمطلب: لست برب البیت الذی قصدت لهدمه وانا رب سرحی الذی اخذه اصحابك، فجئت أسألك فیما انا ربه وللبیت رب هو امنع له من الخلق کلهم وأولی به منهم۔
فقال الملك: ردوا الیه سرحه وانصرف الی مکة، واتبعه الملك بالفیل الاعظم مع الجیش لهدم البیت، فکانوا اذا حملوه علی دخول الحرم اناخ واذا ترکوه رجع مهرولا۔
فقال عبدالمطلب لغلمانه: ادعوا لی ابنی۔ فجئ بالعباس فقال: لیس هذا أرید، ادعوا لی ابنی فجئ بابی طالب فقال: لیس هذا أرید، ادعوا لی ابنی۔ فجئ بعبد اللّٰه ابی النبیؐ، فلما اقبل الیه قال: اذهب یابنی حتٰی تصعد أبا قبیس، ثم اضرب ببصرك ناحیة البحر فانظر أی شئ یجئ من هناك وأخبرنی به۔
فصعد عبداللّٰه اباقبیس فما لبث ان جاء طیر ابابیل مثل السیل واللیل، فسقط علی ابی قبیس ثم صار الی البیت فطاف به سبعا ثم صار الی الصفا والمروة فطاف بهما سبعا، فجاء عبداللّٰه الی ابیه فأخبره الخبر، فقال: انظر

Presented by Ziaraat.Com

یابنی ما کون من امرها بعد فأخبرنی به، فنظرها فاذا هی قد اخذت نحو عسکر الحبشة، فأخبر عبدالمطلب بذلک، فخرج عبدالمطلب وهو یقول: یا أهل مکة اخرجوا الی العسکر فخذوا غنائمکم۔

قال: فأتوا العسکر وهم امثال الخشبة النخرة ولیس من الطیر الا ما معه ثلاثة احجار فی منقاره ورجلیه، یقتل بکل حصاة منها واحدا من القوم، فلما اتوا علی جمیعهم انصرف الطیر ولم یر قبل ذلک ولا بعده، فلما هلک القوم بأجمعهم جاء عبدالمطلب الی البیت فتعلق بأستاره وقال:

یا حابس الفیل بذی المغمس
جسته کأنه مکوکس
فی مجلس تزهق فی الانفس

فانصرف وهو یقول فی فرار قریش وجزعهم من الحبشة:

طارت قریش اِذ رأت خمیسا
فظلت فردا لا أری أنیسا
ولا احس منهم حسیسا
الا اخالی ماجدا نفیسا
مسودا فی اهله رئیسا

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمدؑ الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے جد بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ملک حبشہ کے بادشاہ ابرھہ بن صباح نے بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لیے مکہ پر چڑھائی کی خاطر وہاں سے سفر کا ارادہ کیا تو وہ حبشہ سے روانہ ہو کر جلدی جلدی مکہ کے قریب پہنچ گیا۔ اور اس کے لشکر نے مکہ کے قریب آ کر پڑاؤ کیا اور اس کے بعد اس کے لشکر نے حضرت عبدالمطلب بن ہاشم علیہ السلام کے اونٹوں پر قبضہ کر لیا اور ان کو اپنے لشکر گاہ کی طرف لے آئے (جب حضرت عبدالمطلبؑ کو اس کے بارے میں خبر ہوئی) تو آپؑ ابرھہ بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور بادشاہ کے دربار میں

Presented by Ziaraat.Com

داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ بادشاہ نے آپ کو اجازت دی تو آپؑ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے ریشمی خیمے میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپؑ نے اس کو سلام کیا اور اس نے آپؑ کو سلام کا جواب دیا۔ آپؑ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں آپؑ کے چہرۂ انور کے حُسن و جمال اور ہیبت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض کیا: یہ جو آپؑ کے چہرۂ انور پر مَیں نور و حُسن و جمال دیکھ رہا ہوں کیا یہ آپؑ کا خاندانی نور و حُسن و جمال ہے؟ اور کیا آپؑ کے آباؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، یہ ہمارے آباؤ اجداد میں پایا جاتا ہے۔

ابرھہ نے عرض کیا: گویا آپؑ اس فخر و شرف میں بادشاہوں کو بھی مات کر گئے ہیں۔ آپؑ کے لیے سزاوار ہے کہ آپؑ قوم کے سردار ہوں۔ پھر اس نے آپؑ کو اپنے تخت پر جگہ دی اور آپؑ کا اکرام کیا اور اس نے اپنے بڑے ہاتھی جس کا نام سائس تھا اور یہ ایک سفید رنگ کا بہت بڑا ہاتھی تھا جس کے دو بڑے بڑے کان تھے اور اس ہاتھی کو اس نے مختلف قسم کے ہیروں اور جواہرات کے ذریعے مزین کیا ہوا تھا اور بادشاہ اس ہاتھی کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر و مباہات کرتا تھا، اس ہاتھی کو بادشاہ نے اپنے پاس لانے کا حکم دیا۔ جیسے ہی وہ ہاتھی عبدالمطلبؑ کے سامنے آیا تو اس نے فوراً آپؑ کے سامنے سجدہ کر دیا جبکہ وہ اپنے بادشاہ کے سامنے کبھی سجدہ نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو عربی زبان میں بولنے کی طاقت عطا فرمائی اور اس نے عربی زبان میں بول کر حضرت عبدالمطلبؑ کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے سارے واقعہ کا مشاہدہ کیا تو دل ہی دل میں ڈر گیا لیکن اپنے خیال میں اس کو جادو کا کرشمہ قرار دے کر اس سے بے نیاز ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ اس ہاتھی کو اپنے مقام پر لے جاؤ۔

پھر اس نے حضرت عبدالمطلبؑ سے عرض کیا: مجھے آپؑ کی سخاوت و ہیبت، حُسن و جمال اور کرم و شرف کی خبر مل چکی ہے۔ آپ کیوں تشریف لائے ہیں حکم کریں۔ مَیں آپؑ کی اس ہیبت جلال اور بزرگی کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ اب میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپؑ نے زحمت کیوں فرمائی۔ ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ بتائیں مَیں اس کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ وہ یہ گمان کر رہا تھا کہ آپؑ مجھے گزارش کریں گے کہ مکہ پر چڑھائی کرنے سے باز رہو اور بیت اللہ کو منہدم کرنے کا خیال ذہن سے نکال دو مگر آپؑ نے فرمایا: آج تمھارے لشکریوں نے میرے اونٹوں

Presented by Ziaraat.Com

پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ ان کو لشکر گاہ میں لے کر آ گئے ہیں، آپ انھیں حکم دیں کہ وہ میرے اونٹ واپس کر دیں۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ سُن کر ابرھہ بادشاہ غضب ناک ہو گیا اور اس نے حضرت عبد المطلبؑ سے کہا: آپؑ کی جو قدر و منزلت اور عزت میری نظروں میں تھی وہ ساری ختم ہو گئی ہے، کیونکہ آپؑ اپنے چند اُونٹوں کا سوال لے کر میرے پاس آئے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ میں آپؑ کے اور آپؑ کی قوم کے شرف کو ختم کرنے کے لیے آیا ہوں اور آپؑ کی اس عزت و کرامت کا خاتمہ کرنے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے ہر طرف کے لوگ آپؑ کی طرف حج کے لیے آتے ہیں اور میں اس گھر کو گرانے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے تمام لوگوں پر آپؑ کو فضیلت حاصل ہے۔ آپؑ نے اس گھر کے بارے میں مجھ سے سوال تک نہیں کیا اور اپنے چند اونٹوں کے بارے میں سوال کرنے آ گئے ہو۔

حضرت ابو عبد مطلبؑ نے بڑے اطمینان سے فرمایا: تم جس گھر کو گرانے کے لیے آئے ہو مَیں اس گھر کا مالک نہیں ہوں، مَیں تو اپنے اونٹوں کا مالک ہوں کہ جس کو تمھارے لشکر والے لے کر آئے ہیں۔ مَیں ان کے بارے میں تمھارے پاس آیا ہوں یعنی ان کو مانگنے آیا ہوں اور جس گھر کو تم منہدم کرنے آئے ہو اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو سب لوگوں کی نسبت اس کی حفاظت کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور سب کو اس سے دُور کر سکتا ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔

پس ابرھہ بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ آپؑ کے اونٹ آپؑ کو واپس کر دیئے جائیں۔ آپؑ اپنے اونٹ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بادشاہ بھی اپنا بڑا ہاتھی لیے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے آپؑ کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ پس وہ بیت اللہ کے حرم کی حدود میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ ان کے سب ہاتھی بیٹھ جاتے اور جب وہ واپس ہونے کا ارادہ کرتے تو ہاتھی واپس چلنا شروع ہو جاتے۔

حضرت عبد المطلبؑ نے اپنے غلام سے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ حضرت عباس کو لے کر آئے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ میری مراد نہیں ہے۔ میرے بیٹے کو بلاؤ تو انھوں نے جناب ابو طالبؑ کو بلایا۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں میری مراد یہ بھی نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ جناب عبد اللہ نبی اکرمؐ کے والد محترم کو بلایا گیا تو جب

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ جناب عبدالمطلبؑ کے پاس تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! ابوقبیس پہاڑ پر چلے جاؤ اور وہاں جا کر سمندر کی طرف نظر کرو اور غور سے دیکھو کہ کون سی چیز وہاں سے آ رہی ہے اور جو کچھ آپ کو نظر آئے اس کے بارے میں مجھے خبر دو۔

جناب عبداللہ ابوقبیس پہاڑ پر گئے۔ ابھی کچھ ہی دیر رُکے تھے کہ آپؑ نے دیکھا کہ ابابیل پرندے سیلاب کی طرح سیاہ رات بن کر آ رہے ہیں اور وہ سارے ابوقبیس پر اُترے اور پھر وہاں سے بیت اللہ کے طواف کے لیے روانہ ہوئے اور وہاں سے سات طواف کے چکر لگائے اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات دوڑیں لگائیں تا کہ سعی انجام دی۔ حضرت عبداللہ علیہ السلام نے یہ ساری تفصیل اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کر دی۔

آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جاؤ اور اس کے بعد دیکھو کہ کیا رُونما ہوتا ہے اس کے بارے میں مجھے باخبر رکھو۔ آپؑ نے دیکھا کہ وہ ابابیل نامی پرندوں کا لشکر حبشہ کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت عبدالمطلبؑ کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ اپنے گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلے: اے مکہ والو! اس ابرھہ کے لشکر کی طرف نکلو اور ان کے مالِ غنیمت کے حصول کے لیے بڑھو اور اس کو حاصل کرلو!

راوی بیان کرتا ہے: جب ہم اہل لشکر کے پاس آئے تو ان کی حالت یہ تھی کہ وہ بوسیدہ لکڑیوں کی طرح گرے پڑے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو ان کے پاؤں میں اور ایک ان کی چونچ میں اور ایک ایک کنکری کے ذریعے انھوں نے ایک ایک کو مارا۔ جب سارے لشکر والے مر گئے تو وہ پرندے سارے کے سارے واپس چلے گئے۔ ان پرندوں کو کسی نے اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ بعد میں کسی نے ان کو دیکھا۔

جب ابرھہ کی ساری قوم مر گئی تو حضرت عبدالمطلبؑ بیت اللہ کی طرف چلے اور بیت اللہ کے قریب آ کر غلافِ کعبہ کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے:

یا حابس الفیل بذی المغمس

جسته کأنه مکوکس

''اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اسی طاقت سے کہ تو نے ان کو کھایا ہوا بھوسہ بنا دیا''۔

Presented by Ziaraat.Com

فی مجلس تزھق فی الانفس
''اس مجلس میں کہ اس میں سانس تنگ ہو جاتے ہیں''۔

جب بیت اللہ سے واپس آ رہے تھے تو اس وقت وہ قریش کا لشکر خوف سے فرار کرنے کے بارے میں اپنے اشعار میں یوں بیان کر رہے تھے:

طارت قریش اِذ رأت خمیسا
فظلت فردا لا أری انیسا

''جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ میں کسی کو اپنا مددگار نہیں پاتا تھا اور میں ان سے خوف زدہ نہ تھا کیونکہ مَیں اپنے سے ایک عمدہ مددگار پانے والا تھا''۔

مسودا فی اھلہ رئیسا
''وہ مددگار جو بادشاہ کو اس کے اپنوں میں رسوا کر دیتا ہے''۔

امام حسنؑ کا لوگوں کے سامنے حضرت علیؑ کی موجودگی میں خطبہ دینا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنا الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا ابوالولید العباس بن بکار الضبی قال: حدثنا ابوبکر الهزلی قال: حدثنا محمد بن سیرین قال: سمعت غیر واحد من مشیخة اهل البصرة یقولون : لما فرغ علی بن ابی طالب علیہ السلام من الجمل عرض له مرض وحضرت الجمعة فتأخر عنها وقال لابنه الحسن علیہ السلام: انطلق یابنی فجمع بالناس، فأقبل الحسن علیہ السلام الی المسجد، فلما استقل علی المنبر حمد اللّٰه واثنی علیه وتشهد وصلی علی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ایها الناس ان اللّٰه اختارنا بالنبوة،

Presented by Ziaraat.Com

واصطفانا على خلقه، وانزل علينا كتابه ووحيه، وايم الله لا ينقصنا احد من حقنا شيئا الا ينقصه الله فى عاجل دنياه وآجل اخرته، ولا يكون علينا دولة الا كانت لنا العاقبة ﴿ولتعلمن نبأه بعد حين﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اباه كلامه، فلما انصرف الى ابيه عليه السلام نظر اليه وما ملك عبرته ان سالت على خديه، ثم استدناه اليه فقبل بين عينيه وقال:
بأبى انت وامى ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

(بحذف اسناد) محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے بصرہ کے کافی زیادہ مشائخ اور بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو آپ کی صحت ناساز ہوگئی اور اس صحت کی خرابی کے دوران جمعہ کا دن آ گیا تو آپؑ نے تاخیر فرمائی اور اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا: اے بیٹا! جاؤ اور لوگوں کو جمع کرو (یعنی میرے آنے سے پہلے تم تقریر کرو)۔ امام حسنؑ مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے اور منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔

نیز رسولؐ خدا پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

''اے لوگو! تحقیق ہم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت کے ساتھ نوازا اور ہمیں اپنی تمام مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب اور وحی کو نازل فرمایا۔ خدا کی قسم، کوئی شخص ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کم کر دیتا ہے اور اس کی موت کو جلدی واقع کر دیتا ہے اور ہمارے خلاف کوئی حکومت نہیں ہو سکتی مگر یہ کہ اس کا انجام ہمارے حق میں ہوگا (یعنی اس دنیا کی آخری حکومت ہماری ہوگی) اور ہم تم لوگوں کو بعد میں آنے والے زمانے کی خبریں دے سکتے ہیں۔ لوگ جمع ہوئے انھوں نے آپؑ کی یہ ساری گفتگو آپؑ کے والد یعنی امیر المومنینؑ کو بتائی۔ پس جب شہزادہ حسنؑ اپنے والد کی طرف گئے اور حضرتؑ نے ان کو دیکھا تو فرمایا: میرے قریب آؤ تاکہ میں تمھارا منہ چوم سکوں۔ پھر آپؑ نے شہزادہ حسن کو اپنے قریب بٹھایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں اور پھر قرآن کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:

Presented by Ziaraat.Com

ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

چار چیزیں دلوں کو فاسد بنا دیتی ہیں

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوعلی الحسن بن خالد المراغی قال: حدثنا ثوابة بن یزید قال: حدثنا احمد بن علی بن المثنی عن شبابة بن سوار قال: حدثنی مبارك بن سعید عن خلید الفراء عن ابی المحبر قال: قال رسولؐ الله: اربعة مفسدة للقلوب: الخلو بالنساء، والاستماع منهن، والأخذ برأیهن، ومجالسة الموتی، فقیل: یارسولؐ الله وما مجالسة الموتی؟ قال: مجالسة کل ضال عن الایمان وجائر عن الاحکام۔

(بحذفِ اسناد) ابوالمحبر نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: چار چیزیں دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں اور وہ یہ ہیں:

① عورتوں سے خلوت کرنا ② عورتوں سے زیادہ لطف اُٹھانا

③ عورتوں کی رائے اور نظریہ کو قبول کرنا ④ مُردوں کی محفل کو اختیار کرنا

آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! یہ مُردوں کی محفل سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد ان لوگوں کی محفل و مجلس ہے جو ایمان سے گم راہ اور احکامِ دین سے دُور ہیں اور دین کی پرواہ نہیں کرتے۔

کون ہے جو جہنّم کی آگ کے شعلوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے؟

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا عبدالله بن حریس قال: حدثنا احمد بن برد

Presented by Ziaraat.Com

قال: حدثنا محمد بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابی لبابة بن عبدالمنذر انه جاء یتقاضی ابا الیسر دیناً علیه، فسمعته یقول: قولوا له لیس هو، فصاح ابولبابة یا ابا الیسر اخرج الی فخرج الیه فقال: ما حملك علی هذا؟ فقال: العسر یا ابا لبابة۔ قال: اللّٰه۔ قال: اللّٰه۔ فقال ابولبابة: سمعت رسولؐ اللّٰه یقول: من احب ان یستظل من نور جهنم؟ فقلنا: کلنا نحب ذٰلك۔ قال: فلینظر غریما أو لیدع لمعسر۔

(بحذف اسناد) ابولبابہ بن عبدالمنذر نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو مقروض تھا اور وہ قرض کے لیے سہولت طلب کر رہا تھا۔ میں نے اس سے سنا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا: تم لوگ اس کے بارے میں وہ باتیں کرتے ہو جس کا وہ اہل نہیں ہے۔ ابولبابہ نے پکار کر کہا: ''اے وسعت دینے والے! میری طرف آؤ، وہ اس کی طرف آیا اور اس نے اس سے کہا کہ تمھیں کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: تنگی نے۔

ابولبابہ نے کہا: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟

ہم سب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم سب اس سے بچنا چاہتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: قرض دار کو مہلت دو اور اس پر تنگی نہ کرو (یعنی تنگ دستی میں اس سے قرض کو طلب نہ کرو بلکہ اس کے لیے وسعت کا انتظار کرو۔

جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ دے گا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد الزیات قال: حدثنا علی بن مهرویه القزوینی قال: حدثنا داود بن سلیمان الغازی قال: سمعت الرضا علی بن

Presented by Ziaraat.Com

موسٰی علیهما السلام یقول: من استفاد أخا فی الله فقد استفاد بیتا فی الجنة۔

(بحذفِ اسناد) جناب داؤد بن سلیمان الغازی نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام رضا علی بن موسیٰ علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کو اس دنیا میں خدا کی خوشنودی کی خاطر فائدہ دے گا، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے گھر کا مالک بنا دے گا۔

دین نصیحت ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنی ابو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا ابوبکر احمد بن اسماعیل بن ماهان قال: حدثنا زکریا بن یحیٰی الساجی قال: حدثنا بندار بن عبدالرحمٰن قال: حدثنا سفیان عن سهل بن الجراح عن عطاء بن یزید عن تمیم الداری قال: قال رسولؐ الله: الدین نصیحة۔ قیل: لمن یارسولؐ الله؟ قال: لله ولرسوله ولکتابه وللأئمة فی الدین ولجماعة المسلمین۔

(بحذفِ اسناد) تمیم الداری نے رسولؐ خدا سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، یعنی دین سچی اور خالص دوستی کرنے کا نام ہے۔

عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! یہ کن کے لیے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، اس کی نازل کردہ کتاب کے لیے ہے، دین میں جو آئمہ برحق ہیں اُن کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے خالص اور سچی دوستی رکھنے کا نام ہے۔

اسلام کی بنیاد اہل بیتؑ کی محبت پر ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما عن محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسین

Presented by Ziaraat.Com

البصری قال: حدثنا احمد بن نصر ابن سعید الباهلی قال: حدثنا ابراهیم بن اسحاق النهاوندی قال: حدثنا عبدالله بن حماد عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: لما قضی رسولؐ اللّٰہ مناسکه من حجة الوداع رکب راحلته وانشأ یقول: لا یدخل الجنة الا من کان مسلما۔ فقام الیه ابوذر الغفاری رحمہ اللہ فقال: یارسولؐ اللّٰہ وما الأسلام؟ فقال (ص): الاسلام عریان، ولباسه التقوی، وزینة الحیاء، وملاکه الورع، وکماله الدین، وثمره العمل الصالح، ولکل شئ اساس، واساس الاسلام حبنا اهل البیت۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے رسولؐ خدا سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب حضرت رسولؐ خدا آخری حج (یعنی حجۃ الوداع) کے تمام مناسک (یعنی اعمال) ادا کر چکے اور اپنی سواری پر سوار ہو رہے تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، مگر وہ جو مسلمان ہوگا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ آپؐ کی خدمت اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اسلام کیا ہے؟ اس کی خصوصیات بیان فرمائیں؟

آپؐ نے فرمایا: اسلام عریان ہے یعنی بغیر لباس کے ہے اس کا لباس تقویٰ ہے۔ اس کی زینت حیا اور پرہیزگاری اس کا ملاک اور اس کا کمال ہے۔ اس کا پھل نیک اعمال ہیں اور ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہل بیتؑ کی محبت ہے۔

فاطمۃ الزہراءؑ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر بن سالم الجعابی قال: حدثنا عمرو بن سعید السجستانی قال: حدثنا محمد بن یزید القریانی قال:

Presented by Ziaraat.Com

حدثنا اسرائیل عن میسرة بن حبیب عن المنهال بن عمرو عن رزین بن خنیس عن حذیفة بن الیمان قال: سمعت النبی (ص) یقول: اتانی ملك یهبط الی الارض قبل وقته، فعرفنی انه استأذن اللّٰه عزوجل فی الاسلام علی، فأذن له فسلم علی وبشرنی ان ابنتی فاطمة سیدة نساء أهل الجنة، وان الحسن والحسین علیهما السلام سیدا شباب أهل الجنة۔

(بحذفِ اسناد) حذیفہ یمانیؓ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو اس سے قبل کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا تھا چونکہ وہ میری معرفت رکھتا تھا لہٰذا اُس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے کی خاطر اذن حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے اُسے مجھے سلام کرنے کا اذن عطا فرمایا۔ اس نے مجھ پر سلام کیا اور ساتھ ہی مجھے بشارت دی کہ تحقیق آپؐ کی بیٹی فاطمۃ الزہراءؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوں گا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا ابوبکر احمد ابن اسماعیل بن ماهان قال: حدثنا ابی قال: حدثنا مسلم قال: حدثنا عروة ابن خالد قال: حدثنا سلیمان التمیمی عن ابی مجاز عن قیس بن سعد بن عبادة قال: سمعت علی بن ابی طالب علیه السلام یقول: انا اوّل من یجثو بین یدی اللّٰه عزوجل یوم القیامة للخصومة۔

قیس بن سعد بن عبادہ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مَیں سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں باادب طریقہ سے کھڑا ہو کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔

Presented by Ziaraat.Com

میرے علاوہ جو بھی دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا ابوالحسن علی بن خالد قال: حدثنا عبدالله بن مسلم القطان قال: حدثنا سعید بن عبدالرحمٰن قال: حدثنا اسماعیل بن صبیح قال: حدثنا صباح المزنی عن حکم بن جبیر عن عقبة الهجری عن عمه قال: سمعت علیاً علیه السلام علی المنبر وهو یقول: لأقولن الیوم قولا لم یقله احد قبلی ولا یقوله احد بعدی الا کاذب، انا عبدالله واخو رسولؐ الله (ص) ونکحت سیدة نساء الامة۔

(بحذف اسناد) عقبۃ الہجری نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا آپؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! آج میں ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاوہ جو بھی یہ باتیں کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور نبی اکرمؐ کا بھائی اور ان کی بیٹی جو اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں، کا شوہر ہوں (یعنی وہ میری بیوی ہیں)۔

کون ہے جو رسولِ اکرمؐ کو گالیاں دیتا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ ابو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشیخ الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبیدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد بن احمد بن محمد بن عیسیٰ المکی قال: حدثنا ابو عبدالرحمٰن عبدالله بن احمد ابن حنبل قال: حدثنی ابی قال: حدثنا یحییٰ بن ابی بکر قال: حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبدالله الجدلی قال: دخلت علی أم سلمة زوجة النبیؐ فقالت: أیسب

Presented by Ziaraat.Com

رسول اللّٰہ فیکم؟ فقلت: معاذ اللّٰہ۔ فقال: سمعت رسولؐ اللّٰہ یقول: من سب علیا فقد سبنی۔

(بحذف اسناد) ابوعبداللہ جدلی نے بیان کیا ہے کہ میں نبی اکرمؐ کی زوجۂ محترمہ اُم المومنین جناب اُم سلمٰیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؓ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو نبی اکرمؐ کو گالیاں دیتا ہو؟

میں نے عرض کیا: معاذ اللہ! ایسا کون ہو سکتا ہے؟

آپؓ نے فرمایا: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا تھا: جس نے علیؑ کو گالیاں دیں گویا اس نے مجھے گالیاں دیں۔

ہمارے امر کو فقط قبول کرنا ہی کافی نہیں ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰہ عنهما قال: أخبرنی ابو عبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد ابن قولویه قال: حدثنا ابوعلی محمد بن همام الاسکافی قال: حدثنا عبداللّٰہ بن جعفر الحمیری قال: حدثنا احمد بن محمد بن عیسٰی قال: حدثنا الحسین بن سعید الأهوازی قال: حدثنا علی بن حدید عن سیف بن عمیرة عن مدرك بن زهیر قال: قال ابوعبداللّٰہ جعفر بن محمد(ع): یامدرك ان امرنا لیس بقبوله فقط ولکن بصیانته وکتمانه عن غیر اهله، اقرا، اصحابنا السلام ورحمة اللّٰہ وبرکاته وقل لهم: رحم اللّٰہ امرءاً اجتر مودة الناس الینا فحدثهم بما یعرفون وترك ما ینکرون۔

(بحذف اسناد) مدرک بن زہیرؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مدرک! ہمارے امر ولایت کو فقط قبول کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کرنا اور ان کے غیر اہل سے اسے محفوظ اور پوشیدہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے دوستوں کو ہماری طرف سے سلام اور رحمۃ اللہ و برکاتہ کہنا ہے اور ہماری طرف سے ان کو کہنا: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو لوگوں کی مودّت و محبت کو ہماری طرف کھینچے اور ان کو ہمارا دوست بنائے اور ایسی چیزیں ہماری، ان کے لیے بیان کرے جن کے ذریعے ان کو ہماری معرفت حاصل ہو اور ایسی چیزیں ترک کردے جس کی وجہ سے وہ ہمارے منکر بن جائیں (یعنی اپنے کردار کے ذریعے لوگوں کو ہمارا محب بنائے نہ کہ ہمارا دشمن)۔

اس اُمت میں جنت کی نشانی کیا ہے؟

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا خالد بن يزيد بن كثير الثقفى قال: حدثنى ابوخالد عن حنان بن سدير عن ابى اسحاق عن ربيعة السعدى قال: اتيت حذيفة بن اليمان فقلت له: حدثنى بما سمعت من رسول الله (ص) ورأيته يعمل به۔ فقال: عليك بالقرآن۔ فقلت له: قد قرأت القران وانما جئتك لتحدثنى بما لم اره ولم اسمعه من رسول الله (ص)، اللهم انى اشهدك على حذيفة انى اتيته ليحدثنى فانه قد سمع وكتم۔

قال: فقال حذيفة: قد أبلغت فى الشدة، فقال لى: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل أمرك ان آية الجنة فى هذه الامة ليأكل الطعام ويمشى فى الاسواق۔ فقلت له: فبين لى آية الجنة فأتبعها وآية النار فأتقيها۔ فقال لى: والذى نفس حذيفة بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيامة لأئمة آل محمد عليهم السلام، وان آية النار والدعاة اليها الى يوم القيامة لاعداؤهم۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) ربیعہ سعدی نے بیان کیا ہے کہ میں جناب رسولؐ خدا کے صحابی حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ میرے لیے وہ چیز بیان کریں جو آپ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو اور آپ نے اس پر آنحضرتؐ کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہو؟ انھوں نے مجھے جواب میں کہا: تم پر قرآن کریم کی تلاوت واجب ہے اسی کی تلاوت کرو اور اس پر عمل کرو۔

میں نے عرض کیا: قرآن کی تلاوت تو میں کرتا رہتا ہوں، میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جس کو میں نے دیکھا اور میں نے رسولؐ سے نہیں سنا۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا: اے میرے اللہ میں تجھے اس پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا تھا تاکہ وہ میرے لیے اس بات کو بیان کریں جو انھوں نے تیرے رسولؐ سے سنی ہے اور وہ اس کو میرے لیے پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس حذیفہ نے کہا: تحقیق تم بہت گہرائی تک چلے گئے ہو۔

اس کے بعد مجھ سے کہا: اچھا چلو ایک طویل حدیث میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا تمھارے لیے بیان کر رہا ہوں جو تمھارے ہر امر اور معاملہ پر محیط ہے۔ تحقیق اس امت میں جنت کی ایک نشانی ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کون سی جنت کی نشانی ہے؟ وہ میرے لیے بیان کرو تاکہ میں اس کی اتباع کر سکوں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے؟ (مجھے بتایئے) تاکہ اس سے میں اپنے آپ کو بچا سکوں۔ حذیفہ نے کہا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں حذیفہ یمانی کی جان ہے، تحقیق جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے اس جنت کی طرف رہنمائی کرنے والے آل محمدؐ میں سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اور جہنم کی نشانی اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والے قیامت تک ان کے دشمن اور ان سے بغض رکھنے والے ہیں۔

مغیرہ کا امیر المومنینؑ کو مشورہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ الوالد ابوجعفر رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن

Presented by Ziaraat.Com

محمد الكاتب قال: أخبرنا ابوالحسن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: أخبرنى عبيدالله ابن القاسم قال: حدثنا عمر بن ثابت عن جبلة بن سحيم عن ابيه قال: لما بويع اميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ بلغه ان معاوية قد توقف عن اظهر البيعة له وقال: ان اقرنى على الشام واعمالى التى ولانيها عثمان بايعته، فجاء المغيرة الى امير المؤمنين عليه السلام فقال له: يا اميرالمؤمنين ان معاوية من قد عرفت وقد ولاه الشام من كان قبلك فوله انت كيما تنسق عرى الامور ثم اعزله ان بدا لك۔ فقال اميرالمؤمنين عليه السلام:

اتضمن لى عمرى يامغيرة فيما بين توليته الى خلعه؟ قال: لا۔ قال: لا يسألنى الله عزوجل عن توليته على رجلين من المسلمين ليلة سوداء ابدا ﴿وما كنت متخذ المضلين عضدا﴾ لكن ابعث اليه وادعوه الى ما فى يدى من الحق فان اجاب فرجل من المسلمين له مالهم وعليه ما عليهم، وان ابى حاكمته الى الله۔ فولى المغيرة وهو يقول: فحاكمه اذا، فأنشأ يقول:

نصحت عليًا فى ابن حرب نصيحة
فرد فما منى له الدهر ثانيه

ولم يقبل انصح الذى جئته به
وكانت له تلك النصيحة عافيه

وقالوا له ما اخلص النصح كله
فقلت له ذات النصيحة غاليه

فقام قيس بن سعد رحمه الله فقال: يا امير المؤمنين ان المغيرة اشار عليك بأمر لم يرد الله به نقدم فيه رجلا وأخر فيه

Presented by Ziaraat.Com

اخری، فان کان لك الغلبة يقرب اليك بالنصيحة وان
كانت المعاوية يقرب اليه بالمشورة ثم انشأ يقول:

كاد ومن أرسى ثبيرا مكانه
مغيرة ان يقوى عليك معاوية

وكنت بحمد لله فينا موفقا
تلك التي اراكها غير كافية

فسبحان من علا السماء مكانها
وارض رحاها فاستقرت كما هيه

(بحذف اسناد) جبلۃ بن سحیم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی بیعت کی گئی تو آپؑ کو یہ خبر ملی کہ معاویہ بیعت کرنے میں توقف کر رہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اگر مجھے شام کی سلطنت پر باقی رکھا جائے اور جو حکمرانی مجھے عثمان نے دی ہوئی ہے اس پر قائم رکھا جائے تو میں امیر المومنین کی بیعت کرلوں گا ورنہ نہیں۔

مغیرہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اے امیر المومنینؑ! آپؑ معاویہ کو اچھی طرح جانتے ہیں اور آپؑ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپؑ سے پہلے والے حکمران نے اس کو شام کا والی و حاکم مقرر کر رکھا تھا، آپ بھی اپنے معاملہ اور اُمور کے محکم ہونے تک اس کو شام کا اسی طرح ولی و حاکم مقرر رکھیں اور جب مناسب معلوم ہو تو اس وقت اس کو معزول کر دیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مغیرہ! کیا تو میری زندگی کی ضمانت دیتا ہے کہ میں اس کو اس وقت ولی بنا کر اور مناسب وقت پر اس کو معزول کرنے تک زندہ رہوں گا۔

مغیرہ نے کہا: نہیں! میں اس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ سوال نہیں کرے گا کہ میں اس کو مسلمانوں پر ولی اور حاکم قرار دوں جو کہ گمراہی اور سیاہ رات کے برابر ہے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (الکہف، آیت ۵۱)

''اور میں گمراہوں کو اپنا زور بازو نہیں بنا سکتا''۔

لیکن میں اس کو اپنا حکم اور پیغام ارسال کروں گا اور اس کو اس حق کی طرف بلاؤں گا۔ میرے نزدیک (موجودہ) ہے۔ اگر اس نے اس پر لبیک کہا تو وہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان تصور ہوگا اور اس کے لیے وہی حقوق ہوں گے جو دوسروں کے لیے ہیں اور اس پر وہی حکم نافذ ہوگا جو دوسروں کے لیے ہے اور اگر اس نے انکار کیا تو میں اس کے بارے میں حکم خدا کو نافذ کروں گا۔ پس مغیرہ یہ کہتے ہوئے پلٹا۔

نصحت عليًا فى ابن حرب نصيحة

فرد فما منى له الدهر ثانيه

''میں نے ابن حرب (یعنی معاویہ) کے بارے میں علیؑ کو نصیحت کی،
لیکن انھوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔ لہٰذا میرے لیے دوبارہ کہنا
ضروری نہیں ہے''۔

ولم يقبل النصح الذى جئته به

وكانت له تلك النصيحة عافيه

''جو نصیحت میں ان کے لیے لے کر آیا تھا اس کو انھوں نے قبول نہیں
کیا جبکہ اس نصیحت میں ان کے لیے بھلائی اور عافیت تھی''۔

وقالوا له ما اخلص النصح كله

فقلت له ذات النصيحة غاليه

''اور ان لوگوں نے آپ سے کہا کہ تمام نصیحت خالص نہیں ہوتی۔
میں نے ان کو بہت عمدہ نصیحت کرنے کی کوشش کی''۔

اس کے بعد قیس بن سعدؓ امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! تحقیق مغیرہ نے آپؑ کو ایک ایسے امر کی طرف متوجہ کروایا ہے جس کو اللہ دور رکھے۔ پس اس نے ایک شخص کو مقدم کیا ہے اور دوسرے کو مؤخر کیا ہے۔ یہ شخص (یعنی مغیرہ) اگر آپؑ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو آپؑ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ آپ کو

Presented by Ziaraat.Com

نصیحت کر سکے اور اگر معاویہ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو معاویہ کا تقرب حاصل کرے گا تا کہ اس کو مشورہ دے سکے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

كاد ومن أرسى ثبيرا مكانه
مغيرة ان يقوى عليك معاوية

"قریب ہے کہ کوئی اس کے مقام کو روکے، مغیرہ آپؑ کے بارے میں معاویہ کو تقویت دے گا"۔

وكنت بحمد لله فينا موفقا
تلك التی اراكها غير كافية

"اور میں خدا کی حمد اور شکر کرتا ہوں کہ ہمارا موقف اور ٹھکانہ آپؑ کے ساتھ ہے اور موقف جس کو وہ دیکھتے ہیں وہ عافیت والا نہیں ہے"۔

فسبحان من علا السماء مكانها
وارض رحاها فاستقرت كما هيه

"پس منزہ ہے وہ ذات جس کا مقام آسمانوں پر بلند ہے اور زمین پر مرکز اسی طرح قائم رکھا ہے جس طرح وہ ہے"۔

محاۃ کیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو علی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشيخ الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثنی ابومحمد عبدالله بن محمد البصری قال: حدثنا عبدالعزيز ابن يحيیٰ قال: حدثنا موسیٰ بن زكريا قال: حدثنا ابوخالد قال: حدثنی العتبی قال: سمعت الشعبی يقول: سمعت علی بن ابی طالب علیہ السلام يقول: العجب ممن يقنط ومعه الممحاة۔ فقيل له: وما الممحاة؟ قال: الاستغفار۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) جناب شعبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے شعبی سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو نا اُمید اور مایوس ہے حالانکہ اس کے ساتھ محات ہے۔ پس آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: یہ محات کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد استغفار ہے (''یعنی مولیٰ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ استغفار کے ہوتے ہوئے اگر کوئی نا اُمید ہو تو اس پر تعجب ہے'')۔

سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ المفيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة العلوى رحمه الله قال: حدثنا احمد بن عبدالله قال: حدثنا جدى احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابى عمير عن هشام بن سالم عن ابى عبيدة الخذاء عن أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال: الا اخبركم بأشد ما افترض الله على خلقه؟ انصاف الناس من انفسهم، ومواساة الاخوان فى الله عزوجل، وذكر الله على كل حال، فان عرضت له طاعة لله عمل بها، وان عرضت له معصية تركها۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ کون سی چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ سخت انداز میں واجب قرار دی ہے! وہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کی طرف سے انصاف کرے اور اپنے بھائیوں کی خدا کی خاطر مدد کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرے اور اگر اطاعتِ خدا کا مورد اس کے سامنے آئے تو اس میں اطاعت کرے اور اس پر عمل کرے اور اگر معصیتِ خدا کا مورد سامنے آئے تو اس میں نافرمانی نہ کرے اور اس پر عمل کرنے کو ترک کردے۔

Presented by Ziaraat.Com

سب سے بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد (رض) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد ابن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی ابوجعفر محمد ابن صالح القاضی قال: حدثنا مسروق بن المرزبانی قال: حدثنا حفص بن عاصم عن ابی عثمان عن ابی هريرة قال: قال رسول الله (ص): ان اعجز الناس من عجز عن الدعاء، وان ابخل الناس من بخل بالسلام۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: سب لوگوں میں سے عاجز ترین اور کمزور ترین وہ شخص ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں عاجز ہو اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو دوسروں پر سلام کرنے میں بخل کرے۔

رسولؐ خدا کا امیر المومنینؑ کے حق میں دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی الحسن الهاد بن حمزة ابوعلی من أصل كتابه قال: حدثنا الحسن بن عبدالرحمٰن بن ابی ليلی قال: حدثنا محمد بن سليمان الاصفهانی عن عبدالله الاصفهانی عن عبدالرحمٰن بن ابی ليلی عن علی بن ابی طالب علیہ السلام قال: دعانی النبی (ص) وانا ارمد العين، فتفل فی عينی وشد العمامة علی رأسی وقال: اللهم اذهب عنه الحر والبرد، فما وجدت بعدها حرا ولا بردا۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمان بن ابولیلی نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے ارشاد فرمایا: (خیبر کے دن) نبی اکرمؐ نے مجھے بلایا جبکہ میری حالت یہ تھی کہ میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں پر لگایا اور میرے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا: اے میرے اللہ! تو اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: آپؐ کی اس دعا کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی کو محسوس نہیں کیا۔

دروازہ اہلِ بیتؑ پر آیتِ تطہیر کی تلاوت کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر رحمه الله قال: حدثنى احمد بن عيسٰى بن ابى عيسٰى بن ابى موسٰى بالكوفة قال: حدثنا عبدوس بن محمد الحضرمى قال: حدثنا محمد بن فرات عن ابى اسحق عن الحارث عن على عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يأتينا كل غداة فيقول: الصلاة رحمكم الله الصلاة ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾۔

(بحذفِ اسناد) جناب حارث نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا (دروازۂ اہلِ بیتؑ) پر ہر روز صبح کے وقت آتے اور فرماتے: خدا تم پر رحمت نازل کرے نماز کے لیے تیار ہو جاؤ، نماز کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

بنت عقیل کا روضۂ نبی پر مرثیۂ امام حسینؑ پڑھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: حدثنا الشيخ الوالد السعيد ابوجعفر رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو

Presented by Ziaraat.Com

عبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد قال: حدثنا الحسین بن علیل العنزی قال: حدثنا عبدالکریم بن محمد قال: حدثنا علی بن سلمة عن ابی اسلم محمد بن مخلد عن ابی هیاج عبداللّٰه بن عامر قال: لما اتٰی نعی الحسین علیه السلام الی المدینة خرجت بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللّٰه عنهما فی جماعة من نسائها حتّٰی انتهت الیٰ قبر رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاذت به وشهقت عندهٗ ثم التفتت الی المهاجرین والأنصار وهی تقول:

ماذا تقولون ان قال النبیؐ لکم
یوم الحساب وصدق القول مسموع

خذلتم عترتی أو کنتم غیبا
والحق عند ولی الامر مجموع

اسلمتموهم بأیدی الظالمین فما
منکم له الیوم عنداللّٰه مشفوع

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا
تلک المنایا ولا عنهن مدفوع

قال: فما رأینا باکیا ولا باکیة اکثر مما رأینا ذٰلک الیوم:

(بحذف اسناد) جناب ابوھیاج عبداللہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی خبر مدینہ میں پہنچی تو حضرت عقیلؓ کی بیٹی مسلمانوں کی خواتین کے ایک گروہ کے ساتھ نبی اکرمؐ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہوئیں اور آپؐ کو اس شہادت کی تعزیت پیش کی اور آپؐ کی قبر کے پاس شدت سے گریہ کیا۔ پھر بی بی مہاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یہ اشعار پڑھے:

ماذا تقولون ان قال النبیؐ لکم
یوم الحساب و صدق القول مسموع

Presented by Ziaraat.Com

''اگر قیامت کے دن تمھارے نبی نے تم سے سوال کیا تو تم ان کے جواب میں کیا کہو گے اور پھر وہاں کہ جہاں صرف سچ اور حق ہی سنا جائے گا''۔

خذلتم عترتی أو کنتم غیبا
والحق عند ولی الامر مجموع

''تم نے میری عترت اور آل کو رسوا کیا یا تم غیب تھے یعنی اُن کی مدد اور اپنے حق اور اس کا حق ولی امر کے پاس محفوظ ہے''۔

اسلمتموهم بأیدی الظالمین فما
منکم له الیوم عندالله مشفوع

''تم نے ان کو ظالموں کے سپرد کر دیا پس آج اسی وجہ سے تمھارے لیے میں اللہ کی بارگاہ میں شفاعت نہیں کروں گا''۔

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا
تلك المنایا ولا عنهن مدفوع

''کل قیامت کے دن اس میدان میں جب تمھارے اوپر بلا و مصائب نازل ہوں گے تو ان کو دُور کرنے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

راوی بیان کرتا ہے: اس دن کے علاوہ اتنے رونے والے اور رونے والیاں میں نے کبھی نہیں دیکھیں جتنے لوگوں کو مَیں نے اس دن روتے ہوئے دیکھا۔

حضرت اُمِ سلمہؓ کا نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد الجوهری قال: حدثنی الحسن ابن علیل العنزی عن عبدالکریم بن محمد قال: حدثنا حمزة بن القاسم

Presented by Ziaraat.Com

العلوی عن غیاث بن ابراهیم عن الصادق جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اصبحت یوما أم سلمة رضی اللّٰه عنها تبکی، فقیل لها: مما بکاؤك؟ فقالت: لقد قتل ابنی الحسین اللیلة، وذلك اننی ما رأیت رسول اللّٰه (ص) منذ مضی الا اللیلة فرأیته شاحبا کئیبا، فقالت: قلت ما لی اراك یارسول اللّٰه شاحبا کئیبا؟ قال: ما زلت اللیلة احفر القبور للحسین واصحابی علیه وعلیهم السلام۔

(بحذف اسناد) غیاث بن ابراہیمؒ نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ نے صبح کے وقت رونا شروع کر دیا۔ جب آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟

بی بی نے فرمایا: اے لوگو! حسین ابن علیؑ قتل ہو گئے ہیں اور اس کے بارے میں مجھے یوں معلوم ہوا ہے کہ جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک وہ مجھے خواب میں نہیں ملے، سوائے آج رات کے۔ پس آج رات میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ گردآلود ہے اور پریشان و غمگین ہیں۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں آپؐ کو اس حالت میں دیکھ رہی ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: میں ساری رات حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی قبر کھودتا رہا ہوں۔

قبرِ امام حسینؑ پر ھاتف کا مرثیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی عن والده رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا علی بن العباس قال: حدثنا عبدالکریم ابن محمد قال: حدثنا سلیمان بن مقبل الحارثی قال: حدثنا المحفوظ بن المنذر قال: حدثنی شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیة قال: سمعت ابی یقول: ما شعرنا بقتل الحسین علیه السلام حتی

Presented by Ziaraat.Com

كان مساء ليلة عاشوراء، فانى جالس بالرابية ومعى رجل من الحى فسمعنا هاتفا يقول

والله ما جئتكم حتى بصرت به
بالطف منعفر الخدين منحورا

وحوله فتية تدمى نحورهم
مثل المصابيح يطفون الدجى نورا

وقد حثثت قلوصى كى اصادفهم
من قبل أن يتلاقى الخرد الحورا

فعاقنى قدر والله بالغه
وكان امر قضاه الله مقدورا

كان الحسين سراجا يستضاء به
الله اعلم انى لم اقل زورا

صلى الاله على جسم تضمنه
قبر الحسين حليف الحر مقبورا

مجاور الرسول الله فى غرف
وللوصى للطيار مسرورا

فقلت له: من انت يرحمك الله؟ قال: انا وابى من جن نصيبين اردنا مؤازرة الحسين علیہ السلام ومواساته بأنفسنا، فانصرفنا من الحج فأصبناه قتيلا۔

(بحذفِ اسناد) محفوظ بن منذر نے بیان کیا ہے کہ میں نے بنی تمیم کے ایک بزرگ سے، جو صحراء میں سکونت رکھتا تھا سنا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کے قتل کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا تو دسویں محرم کو شام کے وقت (یعنی شامِ غریباں کے موقع پر) میں ایک صحرائی ٹیلے پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے

Presented by Ziaraat.Com

پاس بنی حیی کا ایک شخص بھی تھا، ہم نے ایک ھاتف کی آواز سنی جو یوں اشعار پڑھ رہا تھا:

والله ما جئتكم حتى بصرت به
بالطف منعفر الخدين منحورا

''خدا کی قسم، جب میں تمھارے پاس آیا ہوں تو میں نے صحرائے کربلا میں حسینؑ کو خاک وخون میں غلطاں دیکھا ہے''۔

وحوله فتية تدمى نحورهم
مثل المصابيح يطفون الدجى نورا

''اور آپ کے اردگرد بہت سے جوانوں کو میں نے دیکھا ہے کہ جن کی گردنوں سے خون جاری تھا اور ہر شخص سے چراغ کی طرح نور ساطع ہو رہا تھا جو چاروں طرف پھیلا ہوا تھا''۔

وقد حثثت قلوصی کی اصادفهم
من قبل ان يتلاقى الخرد الحورا

''اور ہم نے اپنے اونٹوں کو دوڑایا کہ شاید ہم ان تک پہنچ جائیں اور قبل اس کے کہ جنت کی حوریں اپنی آغوش میں لیں ہم ان کو پالیں''۔

فعاقنی قدر والله بالغه
وكان امر قضاه الله مقدورا

''مگر تقدیر نے نہ چاہا اور خدا کی تقدیر جو ہونی تھی، وہ ہو کر رہی''۔

كان الحسين سراجا يستضاء به
الله اعلم انی لم اقل زورا

''خدا جانتا ہے کہ حسینؑ بزم ہدایت کا چراغ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس کے حق میں غلط بیانی نہیں کرتا''۔

صلى الاله على جسم تضمنه
قبر الحسين حليف الحر مقبورا

''اللہ تعالٰی اس قبرِ مطہر پر رحمت نازل فرمائے جس میں حسینؑ ابن علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

مدفون ہیں"۔

مجاور الرسول اللّٰہ فی غرف
وللوصی وللطیار مسرورا

"اور حسینؑ جنت کے گھروں میں رسولؐ خدا اور وصی حیدر کرار اور جعفر طیارؓ کی ہمسائگی میں خوش اور مسرور ہیں"۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے اس ہاتف سے سوال کیا: خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا: میں اور میرا باپ نصیبین کے جنوں میں سے ہیں، ہم حسین علیہ السلام کی زیارت اور اپنی جانوں کے ذریعے اُن کی مدد کرنا چاہتے تھے لیکن جب ہم حج سے فارغ ہو کر واپس آئے ہیں تو ہم نے انھیں شہید پایا ہے۔

حضرت زینبؑ بنت علیؑ کا کوفہ کے بازار میں خطبہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنی احمد بن محمد الجوهری قال: حدثنا محمد بن مهران قال: حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن المسروقی عن عمر بن عبدالواحد عن اسماعیل بن راشد عن حذلم ابن کثیر قال: قدمت الکوفة فی المحرم سنة احدی وستین منصرف علی ابن الحسین علیهما السلام بالنسوة من کربلاء ومعهم الأجناد یحیطون بهم، وقد خرج الناس للنظر الیهم، فلما اقبل بهم علی الجمال بغیر وطاء جعل نساء الکوفة یبکین وینشدن، فسمعت علی بن الحسین علیه السلام یقول بصوت ضئیل وقد نهکته العلة وفی عنقه الجامعة ویده مغلولة الی عنقه:

Presented by Ziaraat.Com

ان هؤلاء النسوة يبكين فمن قتلنا؟

قال: ورأيت زينب بنت علی عليه السلام ولم أر خفرة قط انطق منها كأنها تفرغ عن لسان اميرالمؤمنين عليه السلام۔

قال: وقد او مأت الی الناس ان اسكتوا، فارتدت الانفاس وسكنت الاصوات، فقالت: الحمدلله، والصلاة علی ابی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، امابعد: يا اهل الكوفة، ويا اهل الختل والخذل، فلا رقأت العبرة ولا هدأت الرنة، فانما مثلكم كمثل التی نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم، ألا وهل فيكم الا الصلف الظلف والضرم الشرف، خوارون فی اللقاء، عاجزون من الاعداء، ناكثون للبيعة، مضيعون للذمة ﴿فبئس ما قدمت لكم انفسكم ان سخط الله عليكم وفی العذاب انتم خالدون﴾ اتبكون، أی والله فابكوا كثيرا واضحكوا قليلا، ولقد فزتم بعارها وشنارها ولن تغسلوا دنسها عنكم ابداء فسليل خاتم الرسالة، وسيد شباب أهل الجنة، وملاذ خيرتكم، ومفزع نازلتكم، وامارة محجتكم، ومدرجة حجتكم خذلتم وله قتلتم، الاساء ما تزرون۔

فتعساً ونكساً ، ولقد خاب السعي، وتبت الأيدی، وخسرت الصفقة، وبؤتم بغضب من الله ﴿وضربت عليكم الذلة والمسكنة﴾۔

ويلكم اتدرون أ كيد لمحمد فرثتم، وأی دم له سفكتم، وأی كريمة له اصبتم ﴿لقد جئتم شيئا اداً تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الأرض وتخرالجبال هداً﴾۔

ولقد اتيتم بها خرقاء شوهاء بلاغ الارض والسماء، أفعجبتم ان قطرت السماء دماً ولعذاب الآخرة أخزی فلا

Presented by Ziaraat.Com

يستعجلنكم المهل، فانه لا يخفره البدار، ولا يخاف عليه فوات الثار، كلا ﴿ان ربك لبالمرصاد﴾۔

قال: ثم سكنت فرأيت الناس حيارى وقد ردوا أيديهم على افواههم، ورأيت شيخا قد بكى حتّى اخضلت لحيته وهو يقول: كهولكم خير الكهول، ونسلكم اذا عدلا يخيب ولا يخزى۔

(بحذفِ اسناد) حذلم بن کثیر بیان کرتا ہے: میں ۶۱ ہجری کو کوفہ میں آیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت امام علیؑ بن الحسینؑ چند عورتوں کے ساتھ کربلا سے کوفہ میں لائے گئے اور لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم آپؑ کے ساتھ تھا جس نے آپؑ کو گھیر رکھا تھا اور لوگ گروہ در گروہ آپؑ کو دیکھنے کے لیے آ رہے تھے جب کہ آپؑ (سب) بغیر پالان کے اونٹوں پر سوار تھے اور کوفہ کی عورتیں آپؑ پر گریہ کر رہی تھیں اور مرثیے پڑھ رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ حضرت علی بن حسینؑ جن کی گردن میں طوق تھا اور ان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ عورتیں اگر ہم پر گریہ کر رہی ہیں اور رو رہی ہیں تو انھیں بتاؤ ہمارا قاتل کون ہے؟

حذلم ابن کثیر بیان کرتا ہے: اس دن مَیں نے حضرت زینب بنتِ علی علیہ السلام کو اس طرح تقریر کرتے ہوئے دیکھا کہ خدا کی قسم، کسی پردہ نشین عورت کو میں نے کبھی اتنی فصاحت و بلاغت سے بولتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ گویا زینب بنت علی علیہ السلام کے دہن مبارک میں ان کے باپ علی مرتضیٰؑ کی زبانِ گوہر بار تھی۔ ایک دفعہ آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چپ ہو جاؤ! اس اشارہ کی یہ تاثیر دیکھی کہ

فارتدت الانفاس و سكنت الاصوات

"لوگوں کے سینوں کے سانس رک گئے اور اونٹوں کی گھنٹیوں کی آواز تک بند ہو گئی"۔

پھر حضرت زینبؑ نے بولنا شروع کیا اور یوں فرمایا:

تمام حمد اس خداوند کریم کے لیے ہے اور درود و سلام ہو میرے بابا محمدؐ پر اور ان کی آل پاکؑ پر، اس کے بعد فرمایا: اے کوفہ والو! اے مکر و دغا والو! تم رو رہے ہو تمھارا رونا کبھی ختم نہ ہو

Presented by Ziaraat.Com

اور یہ تمھارے نوحے ایسے ہی جاری رہیں۔ تمھاری مثال اس بڑھیا جیسی ہے جو مضبوط دھاگہ بانٹنے کے بعد اسے کھول ڈالے۔ تمھاری قسمیں کیا غداری کے لیے تھیں؟ تم میں سوائے اوچھے پن اور برائیوں میں غلطاں ہونے کے اور کیا ہے؟ تم کنیزوں کی طرح تملق کرنا چاہتے ہو اور دشمنوں کی طرح اذیت دیتے ہو۔ شرفا کو رسوا کرنے والے ہو اور تم ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور جو تمھارے ذمے ہے اُسے ضائع کرنے والے ہو۔ کتنا بڑا ذخیرہ ہے جو تم نے اپنے لیے چھپا کر رکھا ہے اور تم پر ہمیشہ اللہ کا غضب رہے گا اور تم ہمیشہ عذاب میں رہو گے۔ اب رو رہے ہو تو روتے رہو۔

خدا کی قسم، تم بہت زیادہ رووٴ گے اور کم ہنسو گے۔ کیونکہ تم نے ساری دنیا کی برائیاں اپنے دامن میں سمیٹ لی ہیں۔ اب یہ دھبے تمھارے دامن سے دھوئے نہیں جا سکتے اور فرزندِ رسولِ خداؐ کے خون کے دھبے اور جنت کے جوانوں کے سردار کے خون کے دھبے کیسے دھل سکتے ہیں۔ وہ سردار جو تمھاری نیکیوں کا ملجا و ماویٰ تھا جو مصیبت کے وقت تمھاری پناہ گاہ تھا جو راہِ ہدایت کے لیے نورانی مینار تھا۔ تمھاری محبت کی نشانی تھا اور تمھاری حجت کا درجہ تھا۔ جس کو تم نے ختم کر دیا ہے اور اس کو تم نے قتل کر دیا ہے، کتنا برا ذخیرہ تم اپنے لیے کر چکے ہو۔

تمھارے لیے ہلاکت و بربادی ہو تمھاری کوئی اُمید بر نہ آئے۔ تمھاری ساری کوششیں ضائع ہو جائیں، تمھارے ہاتھ ٹوٹ جائیں، تمھاری تجارت برباد ہو جائے اور تم خدا کے غضب میں گرفتار رہو، تم پر ذلت و رسوائی کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تم جانتے ہو کہ تم نے رسولِ خداؐ کے کس جگر بند کو ذبح کر دیا ہے اور اس کے خون کو رائیگاں کر دیا ہے اور بے دریغ بہایا ہے اور کس کے ناموس کو تم نے سر برہنہ کر دیا ہے۔ کس کی حرمت کو تم نے ضائع کر دیا ہے۔ ایسی مصیبت برپا کی ہے کہ جس پر قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ایسی مصیبت ہے کہ زمین و آسمان اس سے پُر ہیں۔ تعجب ہے کہ آسمان سے خون کیوں برس رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور رسوا کن ہوگا جب تمھارا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت پر اتراؤ مت وہ جلدی نہیں کرتا کیونکہ اس کو انتقام کے وقت کے ختم ہونے کا ڈر نہیں ہوتا۔ آگاہ ہو جاؤ! تمھارا رب تمھاری کمین گاہ (شکار) میں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

راوی بیان کرتا ہے: بی بی خاموش ہو گئیں لیکن خدا کی قسم، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سب لوگ یہ کلام سن کر حیران اور متحیر ہو گئے تھے اور بے اختیار رو رہے تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دبائے ہوئے تھے۔ ایک بوڑھے کو میں نے دیکھا جو بہت رو رہا تھا، یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی اور وہ کہہ رہا تھا: میرے ماں، باپ تم پر قربان ہو جائیں۔ تمہارے بوڑھے تمام دنیا کے بوڑھوں سے افضل ہیں۔ تمہارے جوان تمام جوانوں سے بہتر ہیں اور تمہاری عورتیں تمام عورتوں سے افضل ہیں، اور تمہاری نسل تمام نسلوں سے بہتر ہے اور کبھی تم عاجز اور ذلیل نہیں ہو سکتے۔

سب سے پہلا مرثیہ جو امام حسینؑ پر پڑھا گیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسى عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن ابراهم بن خالد قال: حدثنا عبدالله بن ابى سعيد الوراق قال: حدثنى مسعود بن عمرو الجحدرى قال: حدثنى ابراهيم بن راحة قال: اول شعر رثى به الحسين بن على علیہ السلام قول عقبة بن عمية السهمى من بنى سهم بن عوف بن غالب يقول:

اذ العين قرت فى الحياة وانتم
تخافون فى الدنيا فأظلم نورها

مررت على قبر الحسين بكربلا
ففاض عليه من دموعى غزيرها

فما زلت ارثيه وابكى لشجوه
ويسعد عينى دمعها وزفيرها

Presented by Ziaraat.Com

ویکیت من بعد الحسین عصائباً
اطافت به من جانبیها قبورها

سلام علی اهل القبور بکربلا
وقل لها منی سلام یزورها

سلام بآصال العشی وبالضحی
تؤدیه نکباء الریاح ومورها

ولا برح الوفاد زوار قبره
یفوح علیهم مسکها وعبیرها

(بحذف اسناد) جناب ابراہیم بن راحہ نے بیان کیا ہے کہ حسین بن علیؑ پر پہلے مرثیہ کے اشعار پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمیہ سہمی کے اشعار ہیں کہ جو سہم بن عوف بن غالب کے قبیلہ سے تھا۔ اور وہ اشعار یوں ہیں:

اذ العین قرت فی الحیاۃ وانتم
تخافون فی الدنیا فأظلم نورها

''اگر دنیا کی زندگانی میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اور (اے آلِ محمدؐ) تم ستائے جاؤ تو وہ ٹھنڈک ختم ہو جاتی ہے اور تاریکی میں بدل جاتی ہے''۔

مررت علی قبر الحسین بکربلا
ففاض علیه من دموعی غزیرها

''میں کربلا میں قبرِ حسینؑ کی طرف سے گذرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا''۔

فما زلت ارثیه وابکی لشجوه
ویسعد عینی دمعها وزفیرها

''میں ہمیشہ ان کا مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور ان پر روتا رہوں گا''۔

ویکیت من بعد الحسین عصائباً
اطافت به من جانبیها قبورها

''حسینؑ کے بعد میں اس گروہ (شہدائے کربلا) پر گریہ کروں گا، جن

Presented by Ziaraat.Com

کی قبریں تربتِ حسینؑ کے دونوں جانب ہیں"۔

سلام علی اهل القبور بکربلا
وقل لها منی سلام یزورها

"میرا سلام ہو کربلا کے ان اہلِ قبور پر اور میرا سلام ہو ان پر جو ان کی زیارت کے لیے آئے ہیں یہ ان کے مرتبہ کے مطابق بہت تھوڑا ہے"۔

سلام بآصال العشی۔ وبالضحی
تؤدیه نکباء الریاح ومورها

"میرا سلام ہو ان پر شام وسحر اور ظہر کے وقت جو بادِ مخالف اور غبار اڑانے والی ہوا پہنچاتی ہے"۔

ولا برح الوفاد زوار قبره
یفوح علیهم مسکها وعبیرها

"ہمیشہ اس قبر پر زائروں کی بھیڑ ہے اور وہ اس پر مشک وعنبر چھڑکتے رہیں"۔

میرا رشتہ دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رضی الله عنه قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی جعفر بن محمد ابن مسعود عن ابیه عن ابی النضر العیاشی قال: حدثنا محمد بن خالد قال: حدثنی محمد بن معاذ قال: حدثنا زکریا بن عدی قال: حدثنا عبیدالله بن عمر عن عبدالله بن محمد بن عقیل عن حمزة بن ابی سعید الخدری عن ابیه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول علی المنبر: ما بال اقوام یقولون ﴿ان رحم رسول الله لا تشفع یوم القیامة﴾ بلی والله ان رحمی لموصلة فی الدنیا والآخرة، وانی ایها الناس فرطکم یوم القیامة علی الحوض، فاذا جئتم قال

Presented by Ziaraat.Com

الرجل: یارسولؐ اللّٰه انا فلان بن فلان، فأقول: اما النسب فقد عرفته لکنکم اخذتم بعدی ذات الشمال وارتددتم علی اعقابکم القهقری۔

(بحذف اسناد) جناب حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے منبر پر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن رسولؐ خدا کے ساتھ رشتہ داری بھی مفید نہیں ہو گی۔ کیوں نہیں! خدا کی قسم، میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم قیامت کے دن میرے پاس حوض پر وارد ہو گے۔ جب تم لوگ میرے پاس آؤ گے تو تم میں سے ایک شخص کہہ رہا ہو گا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں اس کے جواب میں کہوں گا: جہاں تک تیرے نسب کی بات ہے اس کو میں جانتا ہوں لیکن تم سب کے سب میرے بعد ذاتِ شمال (یعنی بائیں بازو والے گروہ) میں شامل ہو گئے تھے اور زبردستی مرتد ہو گئے تھے اور اُلٹے پاؤں واپس چلے گئے تھے۔[1]

مومن بھائیوں سے ملاقات خوشی کا باعث ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشریف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة العلوی قال: حدثنی ابوالحسن علی بن الفضل قال: حدثنی ابوتراب عبیداللّٰه بن موسی قال: حدثنی ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللّٰه الحسنی قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علی بن موسی علیہ السلام یقول: ملاقاة الاخوان یسرة وتلقیح للعقل وان کان نزراً قلیلا۔

(بحذف اسناد) ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد

---

[1] اس حدیث کے دو حصے ہیں اور ان کے باہمی تعلق سے واضح ہے کہ رشتہ داروں میں سے بھی خدانخواستہ کوئی بائیں بازو یعنی رسولؐ خدا اور آلِ رسولؐ کے حزبِ مخالف میں شامل ہو جائے تو اُسے اس کا نسب کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ (مصحح)

Presented by Ziaraat.Com

ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن بھائیوں سے ملاقات کرنا باعثِ خوشی اور عقل میں اضافہ کا موجب بنتی ہے اگرچہ یہ بہت کم اور شاذ و نادر ہی کیوں نہ ہو۔

اے علیؑ! آپ جہنم سے فرمائیں گے یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنى المظفر بن محمد الوراق قال:حدثنى ابن على محمد بن همام قال: حدثنى ابوسعيد الحسن بن زكريا البصرى قال: حدثنى عمر ابن المختار قال: حدثنى ابومحمد الترسى عن النضر بن سويد عن عبدالله ابن مسكان عن ابى جعفر الباقر عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسولُ اللّٰه: كيف بك ياعلى اذا وقفت على شفير جهنم وقدمت الصراط وقيل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لى وهذا لك؟ فقال علىٌّ يارسولَ اللّٰه ومن اولئك؟ فقال اولئك شيعتك معك حيث كنت.

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن مسکانؒ نے حضرت ابو جعفر امام محمد الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے حضرت رسولِ خدا سے کہ آپؐ نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کا اس وقت کیا منزلت و مقام ہوگا، جب آپؑ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوں گے اور پلِ صراط آپؑ کے سامنے ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس پل سے گزرو اور آپؑ اس وقت جہنم سے کہہ رہے ہوں گے: اے جہنم! یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے جن کو میں اپنا کہوں گا؟

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! وہ آپؑ کے شیعہ ہوں گے جو آپؑ کے ساتھ ہوں گے جہاں آپؑ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

باب چھارم

مسلمان مومن بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت

(أخبرنا) الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه بمشهد مولانا امير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: أخبرنا الشيخ الوالد السعيد ابوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا احمد بن محمد ابن الصلت الأهوازى قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد ابن عقدة الحافظ قال: أخبرنا جعفر بن عبدالله قال: حدثنا عمر بن خالد ابوحفص عن محمد بن يحيىٰ المدنى قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: من كان فى حاجة اخيه المؤمن المسلم كان الله فى حاجته ما كان فى حاجة اخيه۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن یحییٰ مدنیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جوکوئی اپنے مومن مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کی حاجت روائی کرے گا۔ اس مقدار سے زیادہ جتنی وہ اپنے بھائی کی حاجت میں زحمت کرے گا۔

امامؑ کا ایک شخص کو نصیحت کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد

Presented by Ziaraat.Com

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی اللّٰه عنه قال:
أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازی قال: أخبرنا
ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة عن عاصم
بن عمرو عن محمد بن مسلم قال: آتانی رجل من أهل
الجبل فدخلت معه علی ابی عبداللّٰه علیه السلام، فقال له
عند الوداع: أوصنی۔ فقال: اوصیك بتقوی اللّٰه وبر أخیك
المسلم، واحب له ما تحب لنفسك ، واکره له ما تکره
لنفسك، وان سألك فاعطه ، وان کف عنك فأعرض علیه،
ولا تمله خیراً فانه لا یملك، وکن له عضدا فانه لك عضد،
ان وجد علیك فلا تفارقه حتی تحل سخیمته، وان غاب
فاحفظه فی غیبته ، وان شهد فاکنفه وأعضده ووازره
واکرمه ولاطفه، فانه منك وانت منه۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے کہ پہاڑی علاقے کا ایک شخص میرے پاس آیا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے کر حضرت امام ابوعبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ مَیں نے جب اجازت لے کر واپس جانے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے مولاؑ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ نیکی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جو کچھ تم اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی اس کے لیے پسند کرو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، وہ اس کے لیے بھی ناپسند کرو۔ اگر وہ تم سے سوال کرے تو اس کو عطا کرو اور اگر وہ تمہیں محروم کرے تو اس سے بے رُخی نہ کرو اور خیر سے اس کو محروم نہ کرو اگرچہ وہ تمھارے ساتھ نیکی نہ کرے۔ تم اس کے لیے زور بازو بنو، کیونکہ وہ تمھارا بازو ہے اور اگر وہ تمھارے اوپر ناراض ہو جائے تو اس سے جدا اور الگ نہ ہو یہاں تک کہ اس کی ناراضگی کو دور کر دو اور اگر وہ غائب ہو تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرو (یعنی اس کی غیبت نہ کرو) اور اگر وہ موجود ہے تو اس کی مدد کرو اور اس کے

Presented by Ziaraat.Com

(دست و بازو) بن جاؤ اس کی زیارت کرو اور اس کی عزت کرو اور اس پر مہربانی و نرمی کرو کیونکہ وہ تم سے ہے اور تم اس سے ہو۔

ایک مومن بھائی کے دوسرے مومن پر سات حقوق واجب ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازى قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنى احمد بن الحسن قال: حدثنا الهيثم بن محمد عن محمد بن الفيض عن معلى بن خنيس قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام: ما حق المؤمن على المؤمن؟ قال: سبع حقوق واجبات ما منها حق الا واجب عليه ان خالفه خرج من ولاية الله وترك طاعته ولم يكن لله فيه نصيب، قال: قلت حدثنى ما هن؟ فقال: ويحك يامعلى انى عليك شفيق اخشى ان تضيع ولا تحفظ وان تعلم ولا تعمل۔ قال: قلت لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔ قال: ايسر حق منها ان تحب له ما تحب لنفسك وتكره له ما تكره لنفسك، والحق الثانى ان تمشى فى حاجته وتتبع رضاه ولا تخالف قوله، والحق الثالث ان تصله بنفسك وما لك ويديك ورجليك ولسانك، والحق الرابع ان تكون عينه ودليله ومرآته وقميصه، والحق الخامس ان لا تشبع ويجوع ولا تلبس ويعرى ولا تروى ويظمأ، والحق السادس ان يكون لك امرأة وخادم وليس لأخيك امرأة وخادم فتبعث بخادمك فتغسل ثيابه وتصنع طعامه وتمهد فراشه فان ذٰلك كله لما جعل بينك وبينه، والحق السابع ان تبر قسمه وتجيب

Presented by Ziaraat.Com

دعوته وتشهد جنازته وتعود مريضة وتشخص ببدنك فی قضاء حوائجه ولا تلجئه الى ان يسألك، فاذا حفظت ذٰلك منه فقد وصلت ولايتك بولايته وولايته بولايته تعالٰی۔

(بحذف اسناد) معلٰی بن خنیسؒ بیان کرتے کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! یہ فرمائیں کہ ایک مومن کا اپنے دوسرے مومن بھائی پر کیا حق واجب ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ایک مومن پر دوسرے مومن بھائی کے سات حقوق واجب ہیں اور ان حقوق میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے پورا نہ کیا جائے اور اس کے خلاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ولایت سے خارج ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا اور بارگاہِ خدا میں اس کے لیے اجروثواب سے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: فرمائیں! وہ حقوق کون کون سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلٰی! تم پر افسوس ہے! تم پر مہربان ہوں، مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم ان حقوق کو ضائع کر دو اور ان کی حفاظت نہ کرسکو اور ان کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان پر عمل نہ کر پاؤ۔

معلٰی بیان کرتا ہے: مَیں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: مولاؑ! اللہ کی طاقت وقدرت کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور وہ اللہ علی اور عظیم ہے اور اس کی طاقت وقدرت اگر شاملِ حال ہوگئی تو میں عمل یعنی ان حقوق کی ادائیگی کروں گا۔

آپؑ نے فرمایا:

(۱) ان حقوق میں سے سب سے آسان حق یہ ہے کہ ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتا وہ اس کے لیے بھی پسند نہ کرے۔

(۲) دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے اور اس کو خوش کرے اور اس کی بات کی مخالفت نہ کرے۔

(۳) تیسرا حق یہ ہے کہ اپنی جان، مال، پاؤں اور زبان کے ذریعے اس کے ساتھ رہے۔

(۴) چوتھا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی آنکھ بن جائے۔ اس کی دلیل بن جائے اس کے لیے آئینہ بن جائے اور اس کے لیے قمیض بن جائے یعنی اس کے عیبوں پر پردہ پوشی

Presented by Ziaraat.Com

کرے۔

۵ پانچواں حق یہ ہے کہ اگر وہ بھوکا ہے تو پھر تم پیٹ بھر کر نہ کھاؤ اور وہ بے لباس ہو تو تم بھی لباس زیب تن نہ کرو (یعنی اس کے لباس اور غذا کا بندوبست کرو) اور وہ پیاسا ہے تو خود سیراب نہ ہو۔

۶ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمھاری بیوی بھی ہو اور نوکر بھی ہو اور تمھارے (مومن) بھائی کے پاس نہ بیوی ہو اور نہ نوکر تو پھر تم اپنا نوکر اس کی خدمت میں روانہ کرو تاکہ وہ نوکر اس کے لیے کھانا تیار کرے اور اس کے کپڑوں کو دھوئے اور اس کے لیے بستر بچھائے۔

۷ ساتواں حق یہ ہے کہ اگر وہ قسم اُٹھائے تو اس قسم سے برأت دلوائے (یعنی تم اس کا کفارہ ادا کرو) وہ دعوت دے تو اس کو قبول کرو۔ اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شمولیت کرو۔ اگر بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کرو اور خود بنفس نفیس اس کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ وہ ضرورت مند ہے تو انتظار نہ کرو کہ وہ تم سے سوال کرے اور پھر تم اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ نہیں اس کے سوال کے بغیر اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ پس جب تم نے اپنے مومن بھائی کے ان حقوق کی حفاظت کی ہے تو اطمینان رکھو کہ تم نے اپنی ولایت اور دوستی کو اس کی دوستی سے ملا دیا ہے اور اس کی دوستی کو اللہ کی دوستی سے ملا دیا ہے۔

جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے وہ اپنے بھائی کو بھی عظیم شمار کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازي قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا محمد بن فضل بن ابراهيم ابن المفضل بن قيس بن رمانة قال: حدثني ابي عن عبدالله بن ابي يعفور قال: قال لي ابو عبدالله عليه السلام: انه من عظم دينه عظم اخوانه، ومن استخف بدينه استخف باخوانه۔ يامحمد اخصص بما لك وطعامك من تحبه في الله عزوجل۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) عبداللہ ابن ابی یعفورؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تحقیق جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے گا وہ اپنے مومن بھائی کو بھی عظیم شمار کرے گا اور جس نے اپنے دین کو خفیف اور ہلکا شمار کیا، وہ اپنے مومن بھائی کو بھی خفیف اور ہلکا شمار کرے گا۔ اے محمد! تم اپنے مال اور اپنے طعام کو اس شخص کے لیے خاص قرار دو جس سے تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتے ہو۔

جو اپنے مومن بھائی کا دفاع کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد بن الصلت قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد ابن سعيد بن عقدة عن المفضل عن قيس عن ايوب بن محمد المسلى عن ابان بن تغلب عن ابى عبدالله عليه السلام قال: من كان وصل لأخيه بشفاعة فى دفع مغرم اوجر مغنم ثبت الله عزوجل قدميه يوم تزل فيه الاقدام۔

(بحذف اسناد) ابان بن تغلبؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص کسی ضرر کو دور کرنے میں یا کسی نفع و فائدہ کو حاصل کرنے میں اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے دن ثابت قدمی عطا فرمائے گا کہ جس دن لوگوں کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ ہوگی۔

مومن بھائی کی قدرت کی باوجود مدد نہ کرنے پر مذمت

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد الحسن بن محمد الطوسى قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنى احمد بن يحيىٰ

Presented by Ziaraat.Com

بن المنذر قال: حدثنا حسين بن محمد قال: حدثنی ابی عن اسماعيل بن ابی خلف عن صفوان بن مهران عن ابی عبدالله عليه السلام قال: ايما رجل مسلم أتاه رجل مسلم فی حاجة وهو يقدر علی قضائها فمنعه اياها عيَّره الله يوم القيامة تعييراً شديدا وقال له: اتاك اخوك فی حاجة قد جعلت قضاؤها فی يدك فمنعته اياها زهدا منك فی ثوابها، وعزتی لا انظر اليك اليوم فی حاجة معذباً كنت أو مغفورا لك۔

(بحذف اسناد) صفوان بن مہران علیہ الرحمہ نے حضرت ابوعبداللہ امام الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: ہر وہ مسلمان کہ جس کے پاس کوئی دوسرا مسلمان کسی حاجت و ضرورت کے لیے آئے اور وہ اس کی حاجت روائی پر قادر ہونے کے باوجود بھی اس سے انکار کردے اور اس کی اس حاجت کو پورا نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شدید ملامت کرے گا اور اس سے فرمائے گا کہ تیرے پاس تیرا بھائی ایک حاجت لے کر آیا تھا اور میں نے اس کی اس حاجت کو تیرے ہاتھوں سے پورا کرنا قرار دیا تھا، جبکہ تو نے اس کو روک دیا اور انکار کردیا اور اس کی حاجت کو پورا نہ کیا اور اس حاجت کے پورا کرنے سے جو ثواب تھا تو نے اس کو حاصل کرنے سے پہلوتہی کی ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت کی، آج میں تیری حاجت کی طرف بھی نہیں دیکھوں گا تو بخشا جائے یا تجھ پر عذاب نازل ہو مجھے کوئی پروانہیں ہے۔

خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسين ابن بابويه رحمه الله قال: حدثنی ابی قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن ايوب ابن نوح عن صفوان بن يحيیٰ عن ابان بن عثمان عن ابی

Presented by Ziaraat.Com

عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اذا کان یوم القیامة نادی مناد من بطنان العرش: این خلیفة اللّٰہ فی ارضه؟ فیقوم داود النبی علیہ السلام، فیأتی النداء من عند اللّٰہ عزّوجلّ لسنا ایاك اردنا وان کنت للّٰہ خلیفة۔ ثم ینادی ثانیة: این خلیفة اللّٰہ فی ارضه؟ فیقوم امیر المؤمنین علیہ السلام، فیأتی النداء من قبل اللّٰہ عزوجل: یامعشر الخلائق هذا علی بن ابی طالب خلیفة اللّٰہ فی ارضه وحجته علی عباده، فمن تعلق بحبله فی دار الدنیا فلیتعلق بحبله فی هذا الیوم لیستضیئ بنوره ولیتبعه الی الدرجات العلی من الجنان۔

قال: فیقوم اناس قد تعلقوا بحبله فی الدنیا فیتبعونه الی الجنة۔ ثم یأتی النداء من عنداللّٰہ عزوجل: ألا من إئتم بامام فی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث یذهب به، فحینئذ ﴿یتبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب۔ وقال الذین اتبعوا لو أن لنا کرة فنتبرأ منهم کما تبرأوا منا کذلك یریهم اللّٰہ اعمالهم حسرات علیهم وما هم بخارجین من النار﴾۔

(بحذف اسناد) ابان بن عثمانؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو وسطِ عرش سے منادی آواز دے گا: جو اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

حضرت داوٗد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے داوٗدؑ! اگرچہ تو بھی میری زمین پر میرا خلیفہ تھا لیکن اب تو مراد نہیں ہے۔ پھر منادی دوبارہ ندا دے گا جو زمین پر خلیفۃ اللہ تھا وہ کہاں ہے؟

امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالبؑ، جو اللہ کی زمین پر اللہ کے خلیفہ تھے اور اس کی مخلوق کی طرف سے حجت ہیں۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی رسی (دامن) سے متمسک رہا ہے وہ

Presented by Ziaraat.Com

آج بھی اس کی رسی (یعنی دامن) سے متمسک ہو جائے اور اس کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہوئے اور ان کی اتباع کرتے ہوئے جنت کے درجاتِ عالیہ (یعنی بلندیوں) کی طرف چلا جائے۔

آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد لوگوں کی ایک جماعت جو دنیا میں آپؐ کے دامن سے متمسک رہی ہوگی وہ آپؐ کی اتباع کرتے ہوئے جنت میں چلی جائے گی۔ پھر دوبارہ بارگاہِ خداوندی سے آواز آئے گی: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! اب جو شخص دنیا میں جس امام (یعنی باطل امام) کی اتباع و اطاعت کرتا رہا ہے وہ اس امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے گا اُدھر چلا جائے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جس کی ترجمانی خدا خود فرما رہا ہے:

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُ وا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ○ (سورۃ بقرہ: ۱۶۶، ۱۶۷)

''وہ (وقت کتنا سخت ہوگا) جب پیشوا لوگ اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا چھڑائیں گے اور (وہ اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے سارے تعلق ٹوٹ جائیں گے اور پیروکار کہنے لگیں گے: اگر ہم دوبارہ (دنیا کی طرف) پلٹ سکے تو ہم بھی اسی طرح تم سے برأت کا اعلان کریں گے جیسے آج تم ہم سے برأت کا اعلان کر رہے ہو اور اس وقت خدا ان کو ان کے اعمال دکھائے گا جنہیں وہ بڑی حسرت سے دیکھیں گے۔ اب بھلا وہ جہنم کی آگ سے نجات کیسے پا سکیں گے؟''۔

بصرہ میں ابنِ عباسؓ کا لوگوں سے خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى المظفر بن احمد البلخى قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن احمد بن ابى البلخ

Presented by Ziaraat.Com

قال: حدثنا ابو عبدالله جعفر بن محمد الحسنی قال: حدثنا عیسٰی بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفراء قال: حدثنا ابو معاد الخزاز قال: حدثنی یونس بن عبدالوارث عن ابیه قال: بینا ابن عباس رحمه الله یخطب عندنا علی منبر البصرة اذ اقبل علی الناس بوجهه ثم قال: ایتها الأمة المتحیرة فی دینها أم والله لو قدمتم من قدم الله، وأخرتم من أخر الله، وجعلتم الوراثة والولایة حیث جعلها الله ما عال سهم من فرائض الله ولا عال ولی الله، ولا اختلف اثنان فی حکم الله، فذوقوا وبال ما فرطتم فیه بما قدمت أیدیکم ﴿وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون﴾

(بحذف اسناد) جناب یونس بن عبدالوارثؒ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے منبر پر ہمارے درمیان ابنِ عباسؓ خطبہ دیتے ہوئے، لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے وہ قوم جو اپنے دین میں متحیر و پریشان ہو، آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، اگر تم نے اپنے دین کو اس کو مقدم کیا ہوتا کہ جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور تم مؤخر کرتے اس شخص کو جس کو خدا نے مؤخر کیا تھا اور تم نبی کی ولایت و وراثت کو اس جگہ قرار دیتے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے قرار دی ہے تو اللہ کے حقوق میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کے ولی پر ظلم نہ ہوتا اور کوئی دو شخص کسی حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے لیکن تم نے ایسا نہ کیا اب اپنے کیے کا مزہ چکھو اور جو تم نے اپنے ہاتھوں سے خود کمایا ہے اس کو دیکھو:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

''اور عنقریب جو ظالم ہیں پس وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کتنا بُرا ٹھکانہ ہے''۔ (سورۂ شعراء، آیت ۲۲۷)

قیامت کے دن آوازِ قدرت آئے گی

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال:

Presented by Ziaraat.Com

أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن على التمار قال: حدثنا ابو عبدالله ابن محمد قال: حدثنا سويد قال: حدثنا الحكم بن يسار عن سدوس صاحب الشابرى عن انس بن مالك قال: قال رسولُ الله: اذا جمع الله الخلائق يوم القيامة يدخل اهل الجنة الجنة وأهل النار النار نادى مناد تحت العرش: تتاركوا المظالم بينكم فعلى ثوابكم۔

(بحذف اسناد) انس بن مالکؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو جمع کرے گا اور اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے تو اس وقت عرش کے نیچے سے آواز آئے گی: اگر تم ظالموں کا ساتھ چھوڑ دیتے تو تمھارے لیے اس کام کا ثواب میرے ذمہ ہوتا۔

دعبل بن علی خزاعی کے اشعار

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد والحسن بن اسماعيل قالا: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانى قال: حدثنا عبد بن ابى عبدالله بن يحيىٰ العسكرى قال: حدثنى احمد بن زيد بن احمد قال: حدثنا محمد بن يحيىٰ بن اكثم ابو عبدالله قال: حدثنى ابى يحيىٰ بن اكثم القاضى قال: أقدم المأمون دعبل بن على الخزاعى رحمه الله وآمنه على نفسه، فلما مثل بين يديه ۔ وكنت جالسا بين يدى المأمون فقال له: انشدنى قصيدتك، فجحدها دعبل وانكر معرفتها، فقال له: لك الامان عليها كما أمنتك على نفسك، فأنشده:

تاسفت جارتى لما رأت زورى
وعدت الحلم ذنباً غير مغتفر

Presented by Ziaraat.Com

ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها
وقد جرت طلقًا فی حلبة الکبر

اجارتی ان شیب الرأس ثقلنی
ذکر المعاد و ارضانی عن القدر

لو کنت ارکن للدنیا وزینتها
اذا بکیت علی الماضین من نفر

اخنی الزمان علی أهلی فصدعهم
تصدع الشعب لاقی صدمة الحجر

بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
داعی المنیة والباقی علی الاثر

اما المقیم فأخشی ان یفارقنی
ولست اوبه من ولی بمنتظر

اصبحت اخبر عن اهلی وعن ولدی
کحالم قصّ رؤیا بعد مدکر

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا
من اهل بیت رسول اللّٰه لم اقر

وفی موالیك للحزین مشغلة
من ان تبیت لمشغول علی اثر

کم من ذراع لهم بالطف بائنة
وعارض بصعید الترب منعفر

امسی الحسین و مسراهم لمقتله
وهم یقولون هذا سید البشر

یا امة السوء ما جازیت احمد فی
حسن البلاء علی التنزیل والسور

خلفتموه علی الأبناء حین مضی
خلافة الذئب فی انقاذ ذی بقر

قال یحیٰی بن اکثم: وانفذ فی المأمون فی حاجته، فقمت فعدت الیه وقد انتهی الی قوله:

لم یبق حی من الاحیاء نعلمه
من ذی یمان وبکر ولا مضر

الا وهم شرکاء فی دمائهم
کما تشارك ایسار علی جزر

قتلا وأسراً وتخویفاً ومنهبة
فعل الغزاة بأهل الروم والجزر

اری امیة معذورین ان قتلوا
ولا اری لبنی الفتاح من عذر

قوم قتلتم علی الاسلام اولهم
حتی اذا استمکنو اجاروا علی الکفر

ابناء حرب و مروان ولیس بهم
بنو معیط اولاة الحقد والوغر

اربع بطوس علی قبر الزکی بها
ان کنت تربع من دین علی وطر

هیهات کل امرء رهن بما کسبت
له یداه فخذ ما شئت او فذر

قال: فضرب المأمون بعمامته الأرض وقال: صدقت واللّٰه یادعبل۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذفِ اسناد) محمد بن یحییٰ بن اکثم ابوعبداللہ نے اپنے والد یحییٰ بن اکثم قاضی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مامون نے ایک دن دعبل بن علی خزاعی کو اپنے پاس بلایا اور اس کو اپنی طرف سے امن و امان کا یقین دلایا۔ ہم سب مامون کے پاس موجود تھے جب دعبل اس سے مطمئن ہو گیا تو مامون نے اس سے کہا: مجھے اپنا قصیدہ سناؤ۔ دعبل نے اس کا اعتراف کیا اور اس کے جاننے سے انکار کرتا رہا۔ مامون نے اس کو کہا: میں نے تجھے اس قیصدہ پر ایسی امان دی ہے جس طرح میں نے تجھے تیرے نفس پر امان دی ہے۔ پس اس کے بعد دعبل نے قصیدہ شروع کیا اور یوں فرمایا:

تأسفت جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنباً غیر مغتفر

''مجھے افسوس ہے اپنے ہمسائے پر کہ جب اس نے میرے جھوٹ کو دیکھا تو مجھ سے ایسے گناہ پر بُردباری کا وعدہ کیا، جو نا قابلِ معافی تھا''۔

ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها
وقد جرت طلقًا فی حلبة الکبر

''وہ ایسی صبح کی اُمید رکھتا ہے جس کے بعد بچے جوان ہو جائیں اور آزاد جوان بڑھاپے کے زیور سے مزین ہو جائیں''۔

اجارتی ان شیب الرأس ثقلنی
ذکر المعاد و ارضانی عن القدر

''اے میرے ہمسائے! اس بڑھاپے سے میرے لیے قیامت کا تذکرہ ثقیل ہو گیا ہے اور اس نے مجھے قضا و قدر پر راضی کر دیا ہے''۔

لو کنت ارکن للدنیا وزینتها
اذا بکیت علی الماضین من نفر

''اگر دنیا اور اس کی ذہنیت میرے لیے زیادہ قابلِ بھروسہ ہوتی تو میں گذرے ہوئے لوگوں میں سے کسی پر ضرور گریہ کرتا''۔

Presented by Ziaraat.Com

اخنی الزمان علی أهلی فصدعهم
تصدع الشعب لاقی صدمة الحجر

اور زمانے نے اپنے اہل پر ظلم کیا ہے اور ان کو بچھاڑ دیا ہے اور ہر ملنے والے کو بچھاڑ دیا ہے جیسا کہ پتھر کو پھاڑ دیا جاتا ہے"۔

بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
داعی المنیة والباقی علی الأثر

"بعض کھڑے ہیں اور بعض تک موت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور باقی ان کے پیچھے ہیں"۔

اما المقیم فأخشی ان یفارقنی
ولست اوبه من ولی بمنتظر

"بہرحال جو کھڑے ہیں ان کے بارے میں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھ سے جدا ہو جائیں اور میں ان کے پیچھے جانے کا منتظر ہوں"۔

اصبحت اخبر عن اهلی وعن ولدی
کحالم قص رؤیا بعد مدکر

"میں نے صبح کی اور کیا خبر مجھے میرے اہل اور میرے بچوں کے بارے میں۔ گویا میں نے ان کے تذکرہ کے بعد ان کا خواب نہیں دیکھا"۔

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا
من اهل بیت رسول اللّٰه لم اقر

"اگر میری آنکھیں گذشتہ کے لیے روتی ہیں تو میں اہل بیت رسولؐ میں سے ہر ایک کے لیے گریہ کرتا اور میری آنکھوں کو سکون نہ ملتا"۔

وفی موالیك للحرین مشغلة
من ان تبیت لمشغول علی اثر

"تیرے چاہنے والا کون ان دونوں آزاد ہستیوں (یعنی امام حسینؑ اور

Presented by Ziaraat.Com

امام رضاؑ) کے غم میں مشغول ہے اور ان کی اتباع کرنے میں مشغول ہیں"۔

کم من ذراع لهم بالطف بائنة
وعارض بصعيد الترب منعفر

"صحرا میں سے ان کیے لیے ہاتھ زمین پر ہیں اور مٹی کی گرد نے ان کے چہروں کو غبار آلود کر دیا ہے"۔

امسى الحسين و مسراهم لمقلته
وهم يقولون هذا سيد البشر

"امام حسینؑ نے رات اس حالت میں کی کہ انھیں اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا گیا، حالانکہ یہ جانتے تھے کہ یہ سید البشر ہیں"۔

يا امة السوء ما جازيت احمد فى
حسن البلاء على التنزيل والسور

"اے بُری اُمت! تو نے احمدؐ نبی کو کیسا بُرا صلہ دیا ہے ان پر قرآن اور (اس کی) سورتوں کے نازل ہونے پر"۔

خلفتموه على الأبناء حين مضى
خلافة الذئب فى انقاذ ذى بقر

"تم نے ان کو ان کی قبروں پر اس لیے رسوا کیا ہے اور ان کی آل پر اس طرح حملہ کیا ہے کہ جیسے بھیڑیا بکریوں پر حملہ کرتا ہے"۔

یحیی بن اکثم نے بیان کیا ہے: اس کے بعد مامون کسی ضروری کام کے لیے چلا گیا۔ میں بھی کھڑا ہوا جب وہ واپس آیا تو (دعبل) اس شعر پر پہنچ چکا تھا۔

لم يبق حى من الاحياء نعلمه
من ذى يمان وبكر ولا مضر

"زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا جو جانتے ہوں کہ وہ صاحب ایمان ہے جو بنی بکر سے ہو یا بنی مضر سے"۔

Presented by Ziaraat.Com

الا وهم شركاء فى دمائهم
كما تشارك ايسار على جزر

''آگاہ ہو جاؤ! یہ سب ان بزرگوں کے خون میں شریک ہیں جیسے سارے سرمایہ دار کسی بڑے جانور کے ذبح کرنے میں شریک ہوتے ہیں''۔

قتلا وأسراً وتخويفاً ومنهبة
فعل الغزاة بأهل الروم والجزر

''ان کو قتل کیا۔ قیدی بنایا اور ان کو ڈرایا، ان کے مالِ غنیمت کو لوٹا جیسا کہ اہلِ روم جنگوں میں اپنے دشمنوں سے کرتے ہیں''۔

ارى امية معذورين ان قتلوا
ولا ارى لبنى العباس من عذر

''بنو امیہ کو ان کے قتل میں معذور قرار دیتا ہوں، کیونکہ وہ دشمن تھے لیکن بنی عباس کے لیے کوئی عذر قابلِ قبول نہیں ہے''۔

قوم قتلتم على الاسلام اولهم
حتى اذا استمكنو اجاروا على الكفر

''کیونکہ بنو امیہ وہ قوم ہے کہ جس کے بزرگوں کو اِن کے بزرگوں نے اسلام کی خاطر قتل کیا اور جب اُن کو ہمت ہوئی تو انھوں نے اِن بزرگوں کو کفر کی خاطر قتل کیا۔

ابناء حرب و مروان وليس بهم
بنو معيط اولاة الحقد والوغر

''حرب کی اولاد اور مروان کی اولاد اور بنو معیط کی اولاد ان میں سے نہیں ہے وہ کینہ اور دشمنی والے ہیں یعنی وہ بھی ان سے زیادہ (بڑے دشمن) ثابت ہوئے''۔

اربع بطوس على قبر الزكى بها
ان كنت تربع من دين على وطر

''میں طوس میں اس پاک و پاکیزہ قبر کا مجاور و زائر ہوں اور اس کی

Presented by Ziaraat.Com

مجاوری کسی حاجت کی خاطر کرنا بھی دین میں سے ہے"۔

هيهات كل امرء رهن بما كسبت
له يداه فخذ ما شئت او فذر

"هیہات ہر وہ شخص ہے جو ہاتھوں سے کیے ہوئے عمل کا مرہونِ منت ہے۔ خواہ اسے اخذ کرے یا اس سے رسوا ہو جائے"۔

یحییٰ بن اکثم نے بیان کیا ہے: پس ان اشعار کے سننے کے بعد مامون نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر زمین پر مارا اور کہا: اے دعبل! خدا کی قسم، تو نے سچ کہا ہے۔

امیر المومنینؑ نے نمازِ صبح کے بعد فرمایا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمى رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن عبدالله، بن سنان عن معروف بن خربوذ عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام قال: صلى اميرؑ المؤمنين عليه السلام بالناس الصبح بالعراق فلما انصرف وعظهم، فبكى وابكاهم من خوف الله تعالىٰ، ثم قال: ام والله لقد عهدت اقواما على عهد خليلى رسولؐ الله، وانهم ليصبحون ويمشون شعثاء غبراء خمصاء بين اعينهم كركب المعزى، يبيتون لربهم سجدا وقياما، يراوحون بين اقدامهم وجباههم، يناجون ربهم ويسألونه فكاك رقابهم من النار، والله لقد رأيتهم مع ذلك وهم جميع مشفقون منه خائفون۔

(بحذفِ اسناد) معروف بن خربوذؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے لوگوں کے ساتھ مل کر نمازِ صبح کو

Presented by Ziaraat.Com

باجماعت ادا فرمایا۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے لوگوں کو وعظ فرمایا۔ اس کے اثر میں آپؑ نے گریہ کیا اور لوگوں نے بھی خوف خدا کی وجہ سے گریہ کیا، پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی قسم، میں نے اپنے دوست اور خلیل رسولؐ خدا سے ان لوگوں کے لیے عہد کیا ہوا ہے اور یہ (مومنین) جو صبح و شام اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور وہ ٹوٹے ہوئے، غم زدہ اور سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی پیشانی پر زخم بن جاتے ہیں جیسا کہ وہ عزاء کی سواری پر سوار ہیں اور ان کی ساری راتیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں گذر جاتی ہیں اور وہ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ کبھی ایک پاؤں کو زمین پر رکھتے ہیں اور کبھی دوسرے کو پیشانی کو زمین پر رکھتے ہیں اور وہ اپنے رب سے مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔ خدا کی قسم تو اُن کو اگر اس حالت میں دیکھے وہ سارے اللہ سے شفقت اور مہربانی کے طلب گار ہوتے ہیں اور اس سے ڈر رہے ہوتے ہیں۔

قیامت کے دن آواز آئے گی: اہلِ صبر کہاں ہیں؟

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا ابى قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد ابن عيسىٰ عن محمد بن ابى عمير عن صباح الحذاء عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام عن آبائه عن رسولؐ الله قال: اذا كان يوم القيامة جمع الله الخلائق فى صعيد واحد، وينادى مناد من عندالله يسمع آخرهم كما يسمع اولهم يقول: اين أهل الصبر؟ فيقوم عنق من الناس فتستقبلهم زمرة من الملائكة فيقولون لهم: ما كان صبركم هذا الذى صبرتم؟ فيقولون: صبّرنا انفسنا على طاعة الله وصبرناها عن معصية الله. قال: فينادى مناد من

Presented by Ziaraat.Com

عنداللّٰہ صدق عبادی خلوا سبیلھم لیدخلوا الجنة بغیر حساب۔ قال: ثم ینادی مناد آخر یسمع آخرھم کما یسمع أولھم فیقول: این اھل الفضل۔ فیقوم عنق الناس فتستقبلھم زمرة من الملائکة فیقولون ما فضلکم ھذا الذی نودیتم به؟ فیقولون: کنا یجھل علینا فی الدنیا فنحتمل ویساء الینا فنعفو۔ قال: فینادی مناد من عنداللّٰہ تعالیٰ صدق عبادی خلوا سبیلھم لیدخلوا الجنة بغیر حساب۔

قال: ثم ینادی مناد من عنداللّٰہ عزوجل یسمع آخرھم کما یسمع اولھم فیقول: این جیران اللّٰہ جل جلاله فی داره؟ فیقوم عنق من الناس فتستقبلھم زمرة من الملائکة فیقولون لھم: ماذا کان عملکم فی دار الدنیا فصرتم به الیوم جیران اللّٰہ تعالیٰ فی داره؟ فیقولون: کنا نتحاب فی اللّٰہ عزوجل ونتباذل فی اللّٰہ ونتوازر فی اللّٰہ، فینادی مناد من عنداللّٰہ: صدق عبادی خلوا سبیلھم لینطلقوا الی جوار اللّٰہ فی الجنة بغیر حساب، قال: فینطلقون الی الجنة بغیر حساب۔

ثم قال ابوجعفرعلیہ السلام : فھؤلاء جیران اللّٰہ فی داره یخاف الناس ولا یخافون ویحاسب الناس ولا یحاسبون۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر بن محمد علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو ایک بہت وسیع میدان میں جمع فرمائے گا، پھر خداوندِ متعال کی طرف سے منادی ندا دے گا جس کو تمام مخلوق کے اولین وآخرین سنیں گے۔ وہ منادی آواز دے گا: اہل صبر کہاں ہیں؟ پس لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی۔ ان لوگوں کا فرشتوں کی ایک جماعت استقبال کرے گی اور وہ ان لوگوں سے کہیں گے: اے لوگو! تم نے کون سا صبر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا ہے اور اللہ کی معصیت پر صبر کیا ہے۔ خداوند متعال کی طرف سے آواز آئے

Presented by Ziaraat.Com

گی: میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ ان کا رستہ چھوڑ دو تا کہ وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

اطاعتِ خدا پر صبر سے مراد یہ ہے کہ اطاعتِ خدا کرنا، اور معصیت پر صبر کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نافرمانی کرنے میں جلدی نہیں کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا جس کو تمام اہلِ محشر سنیں گے۔ پس وہ آواز دے گا: اہلِ فضل کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی (ایک) جماعت ان لوگوں کا استقبال کرے گی اور ان سے سوال کرے گی: وہ کون سا فضل ہے جس کی وجہ سے تم لوگوں کو پکارا گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: دنیا میں جو کچھ جاہلوں کی طرف سے ہم پر نازل ہوا ہم نے اس کو برداشت کیا اور جو برائی اور زیادتی ہم سے کی گئی اسے ہم معاف کرتے رہے۔

حضورؐ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی۔ میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں، ان کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا: پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا جسے تمام اہلِ محشر سنیں گے۔ پس وہ منادی آواز دے گا: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ہمسائے تھے، کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی جماعت ان کا استقبال کرے گی۔ پس وہ ان سے سوال کریں گے۔ وہ کون سا عمل ہے جو تم دنیا میں انجام دیتے رہے ہو اور اس کی وجہ سے آج تم اللہ تعالیٰ کے ہمسائے بن گئے ہو؟ (یعنی اس کی رحمت کے سائے میں ہو)

وہ جواب دیں گے: ہم وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں اگر ہم نے کسی سے محبت کی ہے تو اللہ کی خاطر اور اگر مال خرچ کیا ہے تو اللہ کی خوشنودی کے لیے اور ایک دوسرے کی مدد کی ہے تو وہ بھی اللہ کی خوشنودی کے واسطے۔

پس خداوند تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: میرے (یہ) بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ اے میرے فرشتو! ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ جنت میں اللہ کے جوار میں بغیر حساب و کتاب کے چلے جائیں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اُس دنیا میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔ اور لوگوں کو

Presented by Ziaraat.Com

قیامت کے دن ڈرایا جائے گا لیکن ان کو نہیں ڈرایا جائے گا۔ قیامت کے دن (دوسرے) لوگوں کا حساب ہوگا لیکن اِن کا حساب نہیں ہوگا۔

امام حسنؑ کا لوگوں سے خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن على الزعفرانى قال: حدثنا ابواسحق الثقفى قال: حدثنا العباس بن بكار الضبى قال: حدثنا ابوبكر الهذلى قال: حدثنا محمد بن سيرين قال: سمعت غير واحد من مشيخة اهل البصرة يقول: لما فرغ أمير المؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام من حرب اصحاب الجمل لحقه مرض وحضرت الجمعة، فقال لابنه الحسن عليه السلام: انطلق يابنى فجمع بالناس، فأقبل الحسن عليه السلام الى المسجد، فلما استقل على المنبر حمد الله واثنى عليه وتشهد وصلى على رسول الله، ثم قال: ايها الناس ان الله اختارنا لنبوته واصطفانا على خلقه وبريته وانزل علينا كتابه ووحيه وايم الله لا ينتقصنا احد من حقنا شيئًا الا انتقصه الله فى عاجل دنياه وآجل آخرته، ولا يكون علينا دولة الا كانت لنا العاقبة ﴿ ولتعلمن نبأه بعد حين ﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اباه كلامه، فلما انصرف الى ابيه عليه السلام نظر اليه فما ملك عبرته ان سالت على خديه، ثم استدناه فقبل بين عينيه وقال: بأبى انت وامى ﴿ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

(بحذف اسناد) محمد بن سیرینؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہلِ بصرہ کے کافی بزرگوں

Presented by Ziaraat.Com

سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ جنگِ جمل سے فارغ ہوئے تو آپ بیمار ہو گئے اور اس دوران جمعہ کا دن آ گیا۔ آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ سے فرمایا: اے حسنؑ! جاؤ اور لوگوں کو جمعہ پڑھاؤ۔ امام حسنؑ مسجد میں تشریف لائے۔ آپؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد رسولؐ کی رسالت کی گواہی دینے اور آپؐ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو! تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نبوت کے لیے اختیار کیا اور اپنی ساری مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب کو نازل فرمایا اور اپنی وحی کو نازل فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم کوئی شخص بھی ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کو کم کر دے گا اور اس کی موت کو جبراً واقع کر دے گا اور ہمارے اوپر کسی کی کوئی حکومت نہیں ہوگی مگر یہ کہ ہمارے لیے عافیت ہوگی (اور اس کے بعد آپ نے ایک زمانے کی خبریں دیں) پھر آپ نے لوگوں کو جماعت کروائی۔ جب آپ کی گفتگو آپ کے والد کی خدمت میں پیش کی گئی اور آپ اپنے والد یعنی امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتؑ نے آپ کی طرف محبت بھرے انداز میں دیکھا پھر آپ کو اپنے قریب بلایا اور قریب کرنے کے بعد آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے فرمایا: میری ماں اور باپ آپ پر قربان ہو جائیں: اے فرزندِ رسول! اس کے بعد قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کی:

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ہر نبی کو آخری وقت وصی کے بارے میں حکم ہوا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنى ابى عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد عن العباس بن معروف عن محمد بن سنان عن طلحة بن زيد عن جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسولُ اللّٰه: ما

Presented by Ziaraat.Com

قبض اللّٰہ نبیا حتّٰی امرہ اللّٰہ ان یوصی الی افضل عشیرتہ من عصبتہ ، وامرنی أن اوصیی۔ فقلت: الی من یارب؟ فقال: اوص یامحمد الی ابن عمك علی بن ابی طالب فانی قد اثبتہ فی الکتب السالفة وکتبت فیھا انه وصیك، وعلی ذٰلك اخذت میثاق الخلائق ومواثیق انبیائی ورسلی، اخذت مواثیقھم لی بالربوبیة ولك یامحمد بالنبوة ولعلی بالولایة۔

(بحذفِ اسناد) جناب طلحہ بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے آپؑ کے دادا کے ذریعے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

خداوندِ متعال نے کسی نبیؑ کو اس وقت تک موت نہیں دی جب تک اسے حکم نہ دیا گیا کہ وہ اپنے پورے خاندان میں جو سب سے افضل ہے اُسے اپنا وصی قرار دے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی وصی مقرر کرنے کا حکم دیا۔ مَیں نے عرض کیا: اے میرے اللہ! میں اپنے خاندان میں سے کس کو اپنا وصی قرار دوں؟ آوازِ قدرت آئی: اے محمدؐ! اپنے چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالبؑ کو اپنا وصی قرار دو۔ تحقیق مَیں نے اس امر کو گزشتہ کتب میں تحریر کیا ہوا ہے اور ان کتابوں میں تحریر ہے کہ وہ آپؐ کا وصی ہے اور اس بات پر مَیں نے اپنی مخلوق سے عہد لیا ہوا ہے۔ اپنے انبیاء اور رسولوں سے بھی اس کا عہد لیا ہے کہ میرے آخری نبی کا وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوگا۔ میں نے ان سب سے اپنی ربوبیت کا اور آپؐ کے لیے نبوت کا اور علیؑ کی ولایت کا عہد لیا ہے۔

علیؑ اور معراجِ نبی اکرمؐ

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن قال: حدثنی ابی عن سعید بن عبداللّٰہ بن موسٰی قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمٰن العرزمی قال:

Presented by Ziaraat.Com

حدثنی المعلی بن هلال عن الکلبی عن ابی صالح عن عبداللّٰہ بن العباس قال: سمعت رسولؐ اللّٰہ یقول: اعطانی اللّٰہ تبارک وتعالٰی خمساً واعطی علیاً خمسا: اعطانی جوامع الکلم واعطی علیاً جوامع العلم، وجعلنی نبیا وجعله وصیا، واعطانی الکوثر واعطاه السلسبیل، وأعطانی الوحی وأعطاه الالهام، واسری بی الیه وفتح له ابواب السماء والحجب حتٰی نظر الی فنظرت الیه۔

قال: ثم بکی رسول اللّٰہ ﷺ، فقلت له: ما یبکیك فداك اُمی وابی؟ فقال: یابن عباس ان اول ما کلمنی به ان قال: یامحمد انظر تحتك، فنظرت الی الحجب قد انخرقت والی ابواب السماء قد فتحت ونظرت الی علی وهو رافع رأسه الی، فکلمنی وکلمته وکلمنی ربی عزوجل۔

فقلت: یارسولؐ اللّٰہ بم کلمك ربك؟ قال: قال لی یامحمد انی جعلت علیاً وصیك ووزیرك وخلیفتك من بعدك فأعلمه، فها هو یسمع کلامك فأعلمته وانا بین یدی ربی عزوجل فقال لي: قد قبلت واطعت، فأمر اللّٰہ الملائکة ان تسلم علیه، ففعلت فرد علیهم السلام، ورأیت الملائکة یتباشرون به، وما مررت بملائکة من ملائکة السماء الا هنئونی وقالوا: یامحمد والذی بعثك بالحق لقد دخل السرور علی جمیع الملائکة باستخلاف اللّٰہ عزوجل لك ابن عمك، ورأیت حملة العرش قد نکسوا رؤوسهم الی الارض، فقلت: یاجبرئیل لم نکس حملة العرش رؤوسهم؟ فقال: یامحمد ما من ملك من الملائکة الا وقد نظر الی وجه علی بن ابی طالب استبشاراً به ما خلا حملة العرش، فانهم استأذنوا اللّٰہ عزوجل فی هذه الساعة فأذن

Presented by Ziaraat.Com

لهم ان ينظروا الى على بن ابى طالب فنظروا اليه، فلما هبطت جعلت اخبره بذلك وهو يخبرنى به، فعلمت انى لم اطأ موطئا الا وقد كشف لعلى عنه حتٰى نظر اليه۔

قال ابن عباس: فقالت يارسولؐ اللّٰه اوصنى۔ فقال عليك بمودة على بن ابى طالب، والذى بعثنى بالحق نبياً لا يقبل اللّٰه من عبد حسنة حتٰى يسأله عن حب على بن ابى طالبؑ وهو تعالٰى اعلم، فان جاء بولايته قبل عمله على ما كان منه وان لم يأت بولايته لم يسأله عن شئ ثم امر به الى النار ، يابن عباس والذى بعثنى بالحق نبياً ان النار لأشد غضبا على مبغض على منها على من زعم ان للّٰه ولدا، يابن عباس لو أن الملائكة المقربين والأنبياء المرسلين اجتمعوا على بغض على ولن يفعلوا لعذبهم اللّٰه بالنار۔ قلت: يارسولؐ اللّٰه وهل يبغضه احد؟ قال: يابن عباس نعم، يبغضه قوم يذكرون انهم من اُمتى لم يجعل اللّٰه لهم فى الاسلام نصيباً، يابن عباس ان من علامة بغضهم تفضيلهم من هو دونه عليه، والذى بعثنى بالحق نبياً ما بعث اللّٰه نبيا اكرم عليه منى، ولا وصيا اكرم عليه من وصيى على۔

قال ابن عباس: فلم ازل كما امرنى رسولؐ اللّٰه ووصانى بمودته ،وانه لأكبر عملى عندى۔

قال ابن عباس: ثم مضى من الزمان ما مضى وحضرت رسولؐ اللّٰه الوفاة حضرته، فقالت له: فداك ابى وامى يارسولؐ اللّٰه قد دنا اجلك فما تأمرنى؟ فقال يابن عباس خالف من خالف علياً ولا تكونن لهم ظهيراً ولا ولياً۔ قلت: يارسولؐ اللّٰه فلم لا تأمر الناس بترك مخالفته؟ قال:

Presented by Ziaraat.Com

فبکی علیہ السلام حتٰی اغمی علیه، ثم قال: یابن عباس قد سبق فیهم علی ربی، والذی بعثنی بالحق نبیاً لا یخرج احد ممن خالفه من الدنیا وانکر حقه حتٰی یغیراللّٰه ما به من نعمة۔

یابن عباس اذا أردت ان تلقی اللّٰه وهو عنك راض فاسلك طریقة علی ابن ابی طالب ومل معه حیث مال، وارض به اماماً، وعاد من عاداه، ووال من والاه۔

یابن عباس احذر ان یدخلك شك فیه، فان الشك فی علی کفر باللّٰه تعالٰی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباسؓ نے نقل کیا ہے کہ میں نے جناب رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں اور علی ابن ابی طالبؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں:

① مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جوامع الکلم عطا فرمایا ہے اور علیؑ کو جوامع العلم عطا فرمایا ہے۔
② مجھے اس نے نبی بنایا ہے اور علیؑ کو میرا وصی قرار دیا ہے۔
③ مجھے کوثر عطا فرمایا ہے اور علیؑ کو سلسبیل عطا فرمائی ہے۔
④ مجھے وحی عطا فرمائی ہے اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے۔
⑤ مجھے معراج عطا فرمائی ہے اور اسی رات علیؑ کے لیے آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیے گئے اور پردے اُٹھا دیے گئے یہاں تک کہ مَیں اُس کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔

ابن عباس فرماتے ہیں: اس کے بعد رسولؐ خدا نے گریہ فرمایا۔ میں نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے گریہ کیوں کیا؟ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلی بات مجھ سے فرمائی وہ یہ تھی: اے محمدؐ! اپنے نیچے زمین کی طرف دیکھو۔ مَیں نے دیکھا کہ تمام پردے اُٹھا دیے گئے ہیں اور تمام دروازے آسمان کے کھول دیے گئے ہیں اور میں نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا کہ وہ اس حالت میں ہیں کہ اپنا سر اُٹھا کر مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ان سے گفتگو کی اور انھوں نے میرے نیز میرے ساتھ میرے اللہ نے گفتگو کی۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے عرض کیا: (یعنی ابنِ عباسؓ عرض کرتے ہیں:) یارسولؐ اللہ! وہ کون سی کلام تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمائی۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو آپ کا وصی، وزیر اور آپؐ کے بعد آپ کا خلیفہ قرار دیا ہے۔ آپؐ اس کی اطلاع علیؑ کو کر دیں۔ آگاہ رہو کہ وہ آپؐ کی گفتگو کو سن رہا ہے۔ مَیں نے اس کے بارے میں اللہ کی بارگاہ ہی میں علیؑ کو اطلاع کر دی۔ علیؑ نے مجھ سے کہا: میں نے اس حکم کو قبول کر لیا ہے۔ مَیں آپ کی اطاعت کروں گا۔

اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ علیؑ کو سلام کریں۔ تمام ملائکہ نے آپؑ کو سلام کیا اور علیؑ نے اِن تمام کے سلام کا جواب دیا اور میں نے دیکھا کہ تمام ملائکہ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں اور جو فرشتہ بھی میرے قریب سے گذرتا وہ مجھے بھی اس کی مبارک دیتا اور یوں کہتا: اے محمدؐ! قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپؐ کو برحق مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے چچازاد کو آپؐ کا خلیفہ قرار دے کر تمام ملائکہ کو خوش کر دیا ہے۔

میں نے دیکھا کہ تمام حاملانِ عرش بھی اپنے اپنے سر نیچے زمین کی طرف جھکائے کھڑے ہیں۔ میں نے سوال کیا: اے جبرئیلؑ! یہ حاملانِ عرش کیوں اپنے سر جھکائے کھڑے ہوئے ہیں؟ جبرائیلؑ نے عرض کیا: اے محمدؐ! تمام ملائکہ اس وقت علی ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں اور اس پر ایک دوسرے کو بشارت دے رہے ہیں سوائے حاملانِ عرش کے۔ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے علیؑ کی زیارت کی اجازت طلب کی ہے اور اللہ نے ان کو بھی زیارتِ علیؑ کی اجازت عطا فرما دی ہے اور وہ بھی علی ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: میں زمین پر واپس آیا اور میں نے چاہا کہ اس کے بارے میں علیؑ کو خبر دوں تو علیؑ نے ان سارے واقعات کی مجھے خبر دے دی۔ میں اس سے جان گیا کہ میں کسی مقام پر بھی نہیں گیا مگر یہ کہ علیؑ کے لیے اس مقام کے پردے اُٹھا دیئے گئے یہاں تک کہ انھوں نے ہر مقام پر مجھے دیکھا۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے وصیت و نصیحت فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: علی ابن ابی طالبؑ کی مودّت و محبت کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ مجھے قسم

ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ علی ابن ابی طالبؑ کی محبت کے بارے میں اس بندے سے سوال کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے بھی جاننے والا ہے۔ اگر وہ بندہ علیؑ کی ولایت کو اپنے پاس رکھتا ہو گا تو اس کے سارے اعمال قبول کرے گا اور اگر اس کے پاس علیؑ کی محبت وولایت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرے گا اور فوراً اس کو جہنم کی آگ کا حکم سنا دے گا۔

اے ابنِ عباسؓ! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے جہنم کی آگ دشمنِ علیؑ پر اس بندے سے بھی زیادہ سخت ہوگی جو اپنے گمان میں اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے (یعنی جہنم دشمنِ علیؑ کے لیے کافر ومشرک سے زیادہ سخت ہوگی)۔

اے ابنِ عباسؓ! اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیا ومرسلین علیؑ کے بغض پر جمع ہو جائیں (اگرچہ ایسا ہو گا نہیں) تو اللہ تمام کو جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

ابنِ عباسؓ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا کوئی علیؑ کا دشمن ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! اے ابنِ عباسؓ! علیؑ سے ایک قوم دشمنی رکھے گی اور وہ اپنے آپ کو میرے امتی (بھی) قرار دیں گے حالانکہ ان کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اے ابنِ عباسؓ! ان کے بغض کی علامت یہ ہوگی کہ پست ترین لوگوں کو علیؑ پر فضیلت دیں گے اور علیؑ سے افضل قرار دیں گے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، کوئی نبی اللہ نے مبعوث نہیں فرمایا جو مجھ سے افضل ہو، اور کوئی وصی ایسا نہیں ہے جو علی ابن ابی طالبؑ سے افضل ہو۔

ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: جیسے مجھے رسولؐ خدا نے حکم دیا تھا میں ہمیشہ ایسے ہی رہا۔ آپؐ نے مجھے علیؑ کی مودت ومحبت کی وصیت فرمائی تو میں اس پر باقی رہا اور میرا ہر عمل میرے نزدیک سب سے عظیم تھا۔

ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: پھر زمانہ گذرتا رہا اور نبی اکرمؐ کی وفات کا وقت قریب سے قریب تر آ گیا۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپؐ کی وفات کا وقت قریب تر آ گیا ہے آپؐ مجھے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

اے ابن عباسؓ! جو علیؑ کی مخالفت کرے اس کی تم بھی مخالفت کرو۔ کبھی دشمن علیؑ کے لیے مددگار نہ بننا اور ان کے دوست بھی مت بننا۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! پھر آپ لوگوں کو کیوں نہیں حکم دیتے کہ وہ علیؑ کی مخالفت نہ کریں؟

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں پس رسولِ خداؐ نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپؐ گریہ کرتے کرتے بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو پھر فرمایا: اے ابن عباسؓ! میرے رب کا علم ان لوگوں پر جاری ہو چکا ہے (یعنی یہ حتماً مخالفت کریں گے)۔

مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اس کے مخالفین میں سے کوئی بھی اس دنیا سے نہیں جائے گا کہ جو اس کے حق کا انکار کرے گا مگر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہیئت کو تبدیل کر دے (یعنی اس کی شکل کو تبدیل کر دے گا)۔

اے ابن عباسؓ! اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے تمھاری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ تم سے راضی ہو تو پھر علی ابن ابی طالبؑ کے راستہ پر چلو اور جس طرف علیؑ میلان رکھتے ہیں اس طرح تم بھی میلان رکھو۔ اور اس کی امامت پر راضی رہو جو اس سے دشمنی کرے اُسے تم بھی دشمن رکھو اور جو اس سے محبت کرے اس سے تم بھی محبت کرو۔

اے ابنِ عباسؓ! خبردار! علیؑ کے بارے میں شک نہ کرنا، کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر کرنا ہے۔ (یعنی علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ (کے انعام) کا کفر و انکار کرنا ہے)۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو حکمِ خدا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنى ابوالطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنى محمد بن القاسم الأنبارى قال: حدثنى ابى عن الحسين بن سليمان الزاهد قال: سمعت ابا جعفر الطائى الواعظ

Presented by Ziaraat.Com

یقول: سمعت وهب بن منبه یقول: قرأت فی زبور داود اسطراً منها ما حفظت ومنها ما نسیت فما حفظت قوله: یاداود اسمع منی ما اقول والحق اقول، من اتانی وهو یحبنی ادخلته الجنة۔ یاداود اسمع منی ما اقول والحق اقول، من اتانی وهو مستحی من المعاصی التی عصانی بها غفرتها له وأنسیتها حافظیه۔ یاداود اسمع منی ما اقول والحق اقول، من اتانی بحسنة واحدة ادخلته الجنة۔ قال داود: یارب ما هذه الحسنة؟ قال: من فرج عن عبد مسلم۔ فقال داود علیہ السلام الهی کذلك لا ینبغی لمن عرفك ان یقطع رجاءه منك۔

(بحذف اسناد) حسین بن سلیمان الزاهد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوجعفر طائی واعظ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور میں سے چند سطریں پڑھیں جن میں سے بعض مجھے یاد ہیں اور بعض کو میں بھول چکا ہوں اور وہ چند سطریں جو مجھے یاد ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

"اے داؤدؑ! میں جو بیان کروں وہ تم سنو اور یاد رکھو، میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے۔ پس مجھ سے محبت رکھنی ہوگی۔ جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

اے داؤدؑ! جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور یاد رکھو! میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور وہ اس حالت میں ہو کہ اپنے کیے ہوئے گناہوں پر شرم سار اور پشیمان ہو تو میں اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دوں گا اور جنہوں نے ان گناہوں کو یاد کر رکھا ہو گا (کراما کاتبین) ان کو اس کے تمام گناہ فراموش کرا دوں گا۔

اے داؤدؑ! جو میں بیان کروں اسے سنو اور یاد رکھو، میں جو بیان کرتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور اس کے پاس

Presented by Ziaraat.Com

ایک نیکی ہو میں اس کو بھی جنت میں داخل کر دوں گا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ کون سی نیکی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤدؑ! وہ نیکی کسی مومن و مسلم بندے کے لیے کشادگی کے اسباب فراہم کرنا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! اگر ایسے ہی ہے تو جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ اپنی امید کو تیری ذات سے منقطع نہ کرے۔

انسان کے عیب دار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوغالب احمد بن محمد الزرارى قال: حدثنى جدى محمد بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد عن عاصم بن حميد عن ابى عبيدة الحذاء قال: سمعت ابا جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام يقول: قال رسولُ اللّٰه: ان اسرع الخير ثواباً البر، واسرع الشر عقابا البغى، وكفى بالمرء عيبا من يبصر من الناس ما يغنى عنه من نفسه، وان يعير الناس بما لا يستطيع تركه، وان يؤذى جليسه بما لا يعنيه.

(بحذف اسناد) ابوعبیدۃ الحذاء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: سب سے جلدی جس نیکی پر ثواب ملتا ہے وہ اطاعت اور سب سے جلدی جس برائی پر عذاب ملتا ہے وہ بغاوت ہے اور کسی شخص کے عیب دار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیبوں کو تلاش کرے جو خود اس کی اپنی ذات میں پائے جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی ان چیزوں پر سرزنش و ملامت کرے جس کو وہ خود چھوڑنے کی قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھی کو ایسی چیزوں کے ذریعے اذیت دے جو بے فائدہ اور بے معنی ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا کا علیؑ کے بارے میں خدا سے سوال کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنى الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا ابوعلى بن همام الاسكافي قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميرى قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن عيسٰى قال: حدثنى ابى عن عبدالله ابن المغيرة عن ابن مسكان عن عمار بن يزيد عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: لما نزل رسولؐ الله بطن قديد قال لعلى بن ابى طالب عليه السلام: ياعلى انى سألت الله عزوجل ان يوالى بينى وبينك ففعل، وسألته ان يواخى بينى وبينك ففعل، وسألته ان يجعلك وصيى ففعل۔ فقال رجل من القوم: والله لصاع من تمر فى شن بال خير مما سأل محمد ربه، هلا سأله ملكاً يعضده على عدوه أو كنزاً يستعين به على فاقته؟ فأنزل الله تعالىٰ: ﴿فعلك تارك بعض ما يوحٰى اليك وضائق به صدرك ان يقولوا لولا انزل عليه كنز وجاء معه ملك انما انت نذير والله على كل شئ وكيل﴾۔

(بحذف اسناد) عمار بن یزیدؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا (یعنی دعا کی) کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان دوستی ومحبت قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ اور پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان برادری اور بھائی چارہ قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ پھر میں نے بارگاہِ خدا میں دعا کی کہ وہ تمہیں میرا وصی قرار دے تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبولِ کرتے ہوئے ویسے ہی قرار دیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس گفتگو کو سننے کے بعد قوم کا ایک فرد کھڑا ہو گیا اور کہا: خدا کی قسم، کھجوروں کا ایک صاع (یعنی تین کلو) جَو بالوں کی تھیلی میں ہو میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ جس کا محمدؐ نے اپنے ربّ سے سوال کیا۔ آگاہ ہو جاؤ! کاش محمدؐ اپنے رب سے کسی فرشتے کے بارے میں سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا اور دشمن کے خلاف اس کے بازو کو مضبوط کرتا یا کسی خزانے کے بارے میں دعا کرتا کہ اس خزانے کے ذریعے اس کے فاقوں کو دور کرنے میں مدد ملتی۔ اس کی ان باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○ (سورۂ ہود: آیت ۱۲)

''جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی جاتی ہے ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت) شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ اٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نازل نہیں کیا یا (ان کی تصدیق کے لیے) ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار اور وکیل ہے''۔

عبدالملک بن مروان کا مکہ میں خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ الوالد السّعيد رحمه الله قال: أخبرنى محمد ابن محمد قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن موسٰى بن المتوكل قال: حدثنا على بن الحسين السعد ابادى عن احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن محمد بن ابى عمير عن غير واحد من اصحابه عن ابى حمزة الثمالى قال: حدثنى من حضر عبدالملك بن مروان وهو يخطب الناس بمكة، فلما صار الى موضع العظة من

Presented by Ziaraat.Com

خطبته قام اليه رجل فقال: مهلامهلا انكم تأمرون ولا تأتمرون وتنهون ولا تنتهون وتعظون ولا تتعظون، افاقتداء بسيرتكم أو طاعة لأمركم؟ فان قلتم اقتداء بسيرتنا فكيف يقتدى بسيرة الظالمين وما الحجة فى اتباع المجرمين الذين اتخذوا مال اللّٰه دولا وجعلوا عباد اللّٰه خولا، وان قلتم اطيعوا أمرنا واقبلوا نصحنا فكيف ينصح غيره من لم ينصح نفسه ام كيف تجب طاعة من لم تثبت له عدالة، وان قلتم خذوا الحكمة من حيث وجدتموها واقبلوا العظة ممن سمعتموها فلعل فينا من هو افصح بصنوف العظات واعرف بوجوه اللغات منكم، فتزحزحوا عنها واطلقوا قفالها وخلوا سبيلها ينتدب لها الذين شردتم فى البلاد ونقلتموهم عن مستقرهم الى كل واد، فواللّٰه ما قلدناكم أزمة أمورنا وحكمناكم فى ابداننا واموالنا واديانتا لتسيروا فينا بسيرة الجبارين، غير انا نصبر انفسنا لاستبقاء المدة وبلوغ الغاية وتمام المحنة، ولكل قائم منكم يوم لا يعدوه وكتاب لابد ان يتلوا ﴿لا يغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون﴾۔

قال: فقام الية بعض اصحاب المشائخ فقبض عليه، وكان ذٰلك آخر عهدنا به ولا ندرى ما كانت حاله۔

(بحذف اسناد) جناب ابوحمزہ ثمالی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ جب عبدالملک بن مروان مکہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا تو میں اس وقت وہاں پر موجود تھا۔ جب وہ خطبہ دیتے ہوئے وعظ و نصیحت کرنے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے عبدالملک سے مخاطب ہو کر کہا: بس کرو! بس کرو! کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتے، دوسروں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رُکتے، دوسروں کو وعظ کرتے ہو لیکن خود

Presented by Ziaraat.Com

اس وعظ کا اثر قبول نہیں کرتے۔

بتاؤ ہم لوگ تمھاری سیرت کی اتباع کریں یا تمھارے حکم کی اطاعت کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ظالموں کی سیرت کی اتباع کیسے کی جاسکتی ہے اور ان مجرموں کی سیرت کی اتباع کے واجب ہونے پر ہمارے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے، وہ مجرم کہ جنہوں نے اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دے رکھا ہے اور اللہ کے بندوں کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے ایسے لوگوں کی اتباع کیسے کی جاسکتی ہے؟

اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے حکم و امر کی اطاعت کرو اور ہماری وعظ و نصیحت کو قبول کرو تو جو خود وعظ و نصیحت کے اثر کو قبول نہیں کرتا اس کی وعظ کا اثر دوسروں پر کیسے ہوسکتا ہے۔ پھر جو خود عادل نہیں ہے اس کی اطاعت بھلا کیسے واجب ہوسکتی ہے؟

اور اگر تم یہ کہتے ہو (کہ ہمارے کردار کو چھوڑو) تم حکمت کو حاصل کرو، جہاں سے بھی مل سکے (خواہ ہم اس قابل نہیں) اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو تو یقیناً ہمارے درمیان ایسے افراد موجود ہیں جو تم سے زیادہ فصاحت کے ساتھ وعظ کرنے والے ہیں اور لغات کو تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ پس تم (مع اپنے ظلم و ستم کے) دور ہو جاؤ اور ان کی زبانوں سے تالے کھول دو تاکہ وہ وعظ کرسکیں اور ان کے راستے خالی کردو اور چھوڑ دو تاکہ لوگ ان کی طرف ہر شہر سے آسکیں۔ جن کو تم نے دھتکارا ہوا ہے اور ہر وادی سے وہ ان کی طرف منتقل ہوسکیں اور آکر قرار حاصل کریں۔

خدا کی قسم، ہم نے اپنے اہم امور میں تمھاری تقلید نہیں کی اور ہم نے تم کو بدنوں، اموال اور دینی اُمور میں حاکم نہیں بنایا کہ تم ہمارے درمیان جابروں، ظالموں اور مجرموں کی سیرت رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم اُس وقت کا انتظار کر رہے ہیں، جس میں تمھارا کام تمام ہو جائے اور تمھاری ساری محنت پوری ہو جائے اور یاد رکھو تمھارے ہر قیام کرنے والے کے لیے ان کے لیے ایک دن ہوگا جس کو تمھارے خلاف قرار دیا جائے گا اور اس وقت تمھاری کتاب (نامۂ اعمال) کو پڑھا جائے گا اور اس کے بعد اس نے اس آیت کی تلاوت کی:

لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا (سورۂ کہف: آیت ۴۹)

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (سورۂ شعراء: آیت ۲۲۷)

Presented by Ziaraat.Com

''ہائے افسوس یہ کیسی کتاب ہے جس نے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا ہے اور نہ کوئی بڑا یعنی سب کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے.......... اور عنقریب جو ظالم ہیں، وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کون سا ٹھکانہ ہے جس کی طرف ان کو پلٹایا جائے گا''۔

راوی بیان کرتا ہے اس کے بعد چند لوگ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے اس شخص کو گرفتار کر لیا اور یہ آخری وقت تھا کہ جب ہم وہاں پر موجود تھے اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا اور کیا سلوک کیا گیا، مجھے کچھ علم نہیں ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کا علیؑ کو وصیت کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرني محمد ابن محمد قال: أخبرني ابوجعفر محمد بن على بن الحسين قال: حدثنا ابى قال: حدثنا احمد بن ادريس قال: حدثنا محمد بن عبدالجبار عن القاسم ابن محمد الداوى عن على بن محمد الهرمزدارى عن على بن الحسين عليهما السلام عن ابيه الحسين عليه السلام قال: لما مرضت فاطمة بنت محمد رسول الله وصت الى على بن ابى طالب عليه السلام ان يكتم امرها ويخفى خبرها ولا يؤذن احداً بمرضها، ففعل ذلك، وكان يمرضها بنفسه وتعينه على ذلك اسماء بنت عميس رحمها الله على استمرار بذلك كما وصت به، فلما حضرتها الوفاة وصت امير المؤمنين عليه السلام ان يتولى امرها ويدفنها ليلا ويعفى قبرها، فتولى ذلك اميرالمؤمنين عليه السلام ودفنها وعفى موضع قبرها، فما نفض يده من تراب القبر هاج به الحزن وارسل دموعه على خديه وحوّل وجهه الى قبر رسول الله فقال: السلام

Presented by Ziaraat.Com

علیك یارسولؐ اللّٰه عنی وعن ابنتك وحبیبتك وقرة عینك وزائرتك والثابتة فی الثری ببقعتك المختارة اللّٰه لها سرعة اللحاق بك، قل یارسولؐ اللّٰه عن صفیتك صبری وضعف عن سیدة النساء تجلدی الا ان فی التأسی لی بسنتك والحزن الذی حل بی لفراقك لموضع التعزی ، ولقد وسدتك فی ملحود قبرك بعد أن فاضت نفسك علی صدری وغمضتك بیدی وتولیت امرك بنفسی، نعم وفی كتاب اللّٰه نعم القبول وانا للّٰه وانا الیه راجعون، قد استرجعت الودیعة واخذت الرهینة واختلست الزهراء، فما اقبح الخضراء والغبراء یارسولؐ اللّٰه، أما حزنی فسرمد وأما لیلی فمسهد، لا یبرح الحزن من قلبی او یختار اللّٰه لی دارك التی فیها انت مقیم، كمد منیخ وهمٌّ مهیج، سرعان ما فرّق بیننا والی اللّٰه أشكو، وستنبك ابنتك بتظاهر امتك علی وعلی هضمها حقها، فاستخبرها الحال، فكم من غلیل معتلج بصدرها لم تجد الی بثه سبیلا، وستقول ویحكم اللّٰه بیننا وهو خیرالحاكمین۔

سلام علیك یارسولؐ اللّٰه سلام مودع لا سأم ولا قال، فان انصرف فلا عن ملالة وان اقم فلاعن سوء ظن بما وعد اللّٰه الصابرین، الصبر ایمن واجمل، ولولا غلبة المستولین علینا لجعلت المقام عند قبرك لزاماً والتثبت عنده معكوفا، ولأعولت اعوال الثكلی علی جلیل الرزیة، فبعین اللّٰه تدفن بنتك سراً ویهضم حقها قهراً ویمنع ارثها جهرا، ولم یطل العهد ولم یخلق منك الذكر، فالی اللّٰه یارسولؐ اللّٰه المشتكی وفیك اجمل العزاء، فصلوات اللّٰه علیها وعلیك ورحمة اللّٰه وبركاتہ۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذفِ اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت فاطمہؑ بنتِ محمدؐ بیمار ہوئیں تو آپؑ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے وصیت فرمائی کہ میری بیماری کی خبر لوگوں سے پوشیدہ رکھنا اور کسی کو میری بیماری کے بارے میں خبر نہ ہونے پائے۔

امیر المومنینؑ نے ایسے ہی کیا۔ آپؑ خود ہی بی بی کی تیمارداری کرتے رہے اور آپؑ کے ساتھ آپؑ کی مدد اسماء بنت عمیسؓ کرتی رہی۔ جیسے آپؑ نے وصیت فرمائی تھی، ویسے ہی انھوں نے انجام دیا۔

جب آپؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بی بیؑ نے دوبارہ وصیت فرمائی کہ میرے غسل و کفن اور دفن کے معاملے کو آپؑ خود اپنے سپرد لیں اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹادینا۔

امیر المومنینؑ نے آپ کے تمام امور کو اپنے ذمہ لیا اور آپؑ کو رات ہی میں دفن فرمایا اور آپؑ کی قبر کی جگہ کو پوشیدہ رکھا۔ جب آپؑ قبر کی مٹی کو ہاتھوں سے جھاڑ رہے تھے تو اس وقت آپؑ کے حزن وغم میں شدت پیدا ہوگئی اور شدتِ غم سے آپؑ نے گریہ شروع کر دیا اور آنسو آپؑ کے رخساروں پر جاری ہو گئے۔ آپ نے اپنا رخِ انور رسولِ خدا کی قبر کی طرف کیا اور رسولِ خدا کی خدمت میں سلام کرتے ہوئے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میری طرف سے اور آپؐ کی بیٹی اور آپؐ کی حبیبہ اور آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور آپؐ کی زائرہ، آپؐ کے روضہ کے قریب خاک کے نیچے آرام فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آپؐ کی ملاقات کے لیے سب سے پہلے اختیار دیا اور چُن لیا ہے۔

یارسولؐ اللہ! آپؐ کی بیٹی کی شہادت سے میرے صبر کی طاقت کم ہوگئی ہے اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میری طاقت اور اہمیت کمزور ہوگئی ہے۔ مگر یہ کہ میں آپؐ کی سنت کی اتباع کروں اور وہ غم اور حزن جو آپؐ کے جانے کی وجہ سے مجھے لاحق ہوا، وہی بہت بڑی مصیبت تھا اور جب میں نے آپؐ کو قبر میں سلایا تھا تو اس وقت آپؐ کے غم نے میرے سینے کو جکڑ لیا تھا اور میں نے اپنے ہاتھوں سے آپؐ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپؐ کی تدفین وغیرہ کے امور کو اپنے ذمہ لیا اور جو کچھ کتاب میں آیا ہے وہ بہت اچھا ہے اور ہر مصیبت کو قبول کرنے کا بہترین انداز یہ ہے کہ انسان یوں کہہ دے: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اب آپؐ نے مجھ سے اپنی

Presented by Ziaraat.Com

امانت اور اپنی زہراؑ مجھ سے اچانک واپس لے لی ہے۔ یارسولؐ اللہ! یہ کتنا بڑا غم ہے جس کی مثل زیرِ آسمان اور زمین کے اوپر کوئی غم موجود نہیں ہے۔

بہر حال میرا غم ہمیشہ رہے گا اور میری راتیں اِس غم میں جاگتے گزر جائیں گی۔ میرے دل سے یہ غم ختم نہ ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے وہی گھر چن لے جس میں آپؐ قیام پذیر ہو چکے ہیں۔ آہ! کتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔ میں اس کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں۔

یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ اس کے بارے میں عنقریب آپؐ کی بیٹی آپؐ کو سب کچھ بیان کر دے گی۔ اور اس کے حق کے غصب کرنے پر اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اس کے بارے میں (پھر) بتائے گی اور بیان کرے گی کہ کتنے ایسے غم تھے جو اس کے سینے میں موجزن ہیں۔ جن کو سنانے کے لیے کوئی (سننے والا) اسے نہیں ملا۔ وہ آپؐ سے بیان کرے گی اور عنقریب ان سب کو سننے کے بعد آپؐ فرمائیں گے کہ اللہ ہمارے لیے حکم کرنے والا ہے اور وہ سب سے بہترین حاکم ہے۔

یارسولؐ اللہ! میری طرف سے آپؐ کو الوداعی سلام ہو۔ ایسا سلام کہ جس میں کوئی اُکتاہٹ نہیں ہے اور کوئی شکوہ نہیں ہے۔ یارسولؐ اللہ! اگر میں چلا جاؤں تو اس لیے نہیں کہ مجھے ملالت لاحق ہو گئی ہے اور اگر میں دکھڑا سنا رہا ہوں تو اس وجہ سے نہیں کہ جو خدا نے صبر کرنے والوں کے لیے وعدہ فرمایا ہے اس کے بارے میں سوئے ظن پیدا ہو گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے صابرین سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور اگر ان کے حق سے منہ پھیرنے والوں نے، میرے اوپر تسلط حاصل نہ کر لیا تو پس آپ کی قبر پر ہی رہوں گا اور میں آپؐ کی قبر کا مجاور ہی بن کر رہوں گا اور اس عظیم مصیبت پر اس طرح غم کروں گا جیسے بوڑھی ماں اپنے جوان بیٹے کے مرنے پر نڈھال ہوتی ہے۔

یارسولؐ اللہ! اللہ کی مدد سے آپؐ کی بیٹی کو چھپا کر رات کو دفن کر رہا ہوں اور اس کی قبر کو میں نے مخفی رکھا ہے کہ جس کے حق کو چھینا گیا اور جسے میراث سے محروم کیا گیا۔ جس کے عہد کو پورا نہیں کیا گیا اور ابھی آپؐ کی یاد ختم نہیں ہوئی تھی کہ (مجھے) آپؐ کی بیٹی کا غم بھی مل گیا۔

یارسولؐ اللہ! اللہ سے شکوہ کرتا ہوں کہ وہ آپؐ کے بارے میں میرے غم کو اچھا اور

Presented by Ziaraat.Com

احسن غم قرار دے۔ پس آپؐ پر اور آپؐ کی بیٹی پر اللہ کی طرف سے درود اور رحمت اور اس کی برکت نازل ہو۔

موت گناہوں کا کفارہ ہے

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنی محمد ابن محمد قال: حدثنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین قال: حدثنا محمد بن علی ماجیلویه عن عمه محمد ابن ابی القاسم عن احمد بن محمد ابن خلف عن ابیه ومحمد بن سنان عن محمد بن عطیة عن ابی عبدالله جعفر ابن محمد علیہ السلام قال: قال رسولؐ الله: الموت كفارة لذنوب المؤمنين۔

(بحذف اسناد) محمد بن عطیہ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا، حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے: ''موت مومنین کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

دین تیرا بھائی ہے

(وعنه) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنی ابوالحسن زکریا بن یحییٰ الکنیحی قال: حدثنی ابوهاشم داؤد بن القاسم الجعفری قال: سمعت الرضا علی بن موسیٰ علیهما السلام یقول: ان امیرالمؤمنین صلوات الله علیه قال لکمیل بن زیاد فیما قال: یاکمیل اخوك دینك فاحتط لدینك بما شئت۔

(بحذف اسناد) جناب ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفریؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت

Presented by Ziaraat.Com

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے کمیل بن زیاد سے فرمایا:

''اے کمیلؓ! تیرا دین تیرا بھائی ہے پس تم اپنے دین کے بارے میں جتنی چاہو احتیاط کرو''۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی لوگوں سے نا اُمید ہو جاؤ

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنى الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد قال: حدثنى ابى قال: حدثنى محمد بن الحسن الصفار قال: حدثنا على بن محمد القاشانى عن حفص بن غياث القاضى قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: اذا أراد أحدكم ان لا يسأل الله شيئا الا اعطاه فلييأس عن الناس كلهم، ولا يكون له رجاء الا من الله عزوجل، فانه اذا علم الله تعالىٰ ذٰلك من قلبه لم يسأل الله شيئا الا اعطاه، ألا فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا، فان فى القيامة خمسين موقفاً كل موقف مقام ألف سنة، ثم تلا هذه الآية ﴿فى يوم كان مقداره خمسين الف سنة﴾۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث قاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی ایسا ہونا چاہیے کہ جب بھی وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ اس کو عطا کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ تمام لوگوں سے نا اُمید ہو جائے اور سوائے خدا کے باقی کسی سے کوئی امید نہ رکھے۔ تحقیق جب اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل کی کیفیت کو جان لے گا تو پھر وہ اللہ سے جس چیز کا سوال کرے گا اللہ اس کو عطا کرے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

آ گاہ ہو جاؤ! پس تم لوگ اپنے آپ کا خود محاسبہ کرو، قبل اس کے کہ تمھارا محاسبہ کیا جائے۔ پس تحقیق قیامت کے دن پچاس مقامات پر تمھیں کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمھیں کھڑا رکھا جائے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ (سورۂ معارج، آیت ۴)

''قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی''۔

علم کو اپنے لیے خزانہ قرار دو

(وعنه) قال: أخبرنى الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الحبيش الكاتب عن الحسن بن على الزعفرانى عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى عن حبيب بن بصير عن احمد بن بشر بن سليمان عن هشام بن محمد عن ابيه محمد السائب عن ابراهيم بن محمد اليمانى عن عكرمة قال: سمعت عبدالله ابن العباس يقول لابنه على بن عبدالله: ليكن كنزك الذى تدخره العلم كن به أشد اغتباطاً منك بكنز الذهب الأحمر، فانى مودعك كلاما ان انت وعيته اجتمع لك به خير أمر الدنيا والآخرة، لاتكن ممن يرجوا الآخرة بغير عمل ويؤخر التوبة لطول الأمل، ويقول فى الدنيا قول الزاهدين ويعمل فيها عمل الراغبين، ان اعطى منها لم يشبع وان منع منها لم يقنع، يعجز عن شكر ما يؤتى ويبتغى الزيادة فيما بقى، ويأمر بما لاياتى يحب الصالحين ولا يعمل عملهم، ويبغض الفجار وهو احدهم، ويقول لم أعمل فأتعنى ولا اجلس فأتمنى، فهو يتمنى المغفرة وقد دئب فى المعصية،

Presented by Ziaraat.Com

قد عمر ما يتذكر فيه من تذكر، يقول فيما ذهب لو كنت عملت ونصبت كان ذخراً لي ويعصى ربه تعالىٰ فيما بقى غير مكترث، ان سقم ندم على العمل، وان صح أمن واغتر وأخر العمل معجبا بنفسه ما عوفى وقانطا اذا ابتلى، ان رغب اشر وان سقط له هلك، تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها على ما يستيقن، لا يثنو من الرزق بما قد ضمن له ولا يقنع بما قسم له، لم يرغب قبل ان ينصب ولا ينصب فيما يرغب، ان استغنى بطر وان افتقر قنط، فهو يبتغى الزيادة وان لم يشكر ويضيع من نفسه ما هو اكثر، يكره الموت لا ساء ته ولا يدع الاساء ة فى حياته، ان عرضت شهوته واقع الخطيئة ثم تمنى التوبة، وان عرض له عمل الآخرة دافع، يبلغ فى الرغبة حين يسأل ويقصر فى العمل حين يعمل، فهو بالطول مدل وفى العمل مقل، يتبادر فى الدنيا ثعبا لمرض فاذا أفاق واقع الخطايا، ولم يعرض يخشى الموت ولا يخاف الفوت، يخاف على غيره بأقل من ذنبه ويرجوا لنفسه بدون عمله، وهوعلى الناس طاعن ولنفسه مداهن، يرجوا الامانة ما رضى ويرى الخيانة ان سخط ،ان عوفى ظن انه قد تاب وان ابتلى طمع فى العافية وعاد، لا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه الغذاء ويمسى ونية العشاء وهو مفطر، يتعوذ بالله منه من فوقه ولا ينجو بالعوذ منه من هو دونه، يهلك في بغضه اذا أبغض ولا يقصر فى حبه اذا أحب، يغضب في اليسير ويغضى على الكثير، فهو يطاع ويعصى والله المستعان۔

(بحذف اسناد) جناب عکرمہؒ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے عبداللہ ابن عباسؓ سے سنا ہے کہ آپ نے اپنے فرزند علی بن عبداللہؒ سے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

اے میرے فرزند! اپنے لیے علم کو خزانہ قرار دو اور سرخ سونے سے زیادہ تمہیں علم پر خوش حالی و شادمانی حاصل ہونی چاہیے۔ میں تجھے ایک کلام ودیعت کرتا ہوں اگر تم نے اسے غور سے سنا اور اسے اپنے پاس محفوظ رکھا تو گویا دنیا و آخرت کی ساری نیکیاں تمھارے لیے جمع ہو جائیں گی۔

اے فرزند! اس بندے کی طرح نہیں ہونا چاہیے جو بغیر عمل کے آخرت کی بہتری کی امید رکھے اور اپنی خواہش اور لمبی آرزو کی وجہ سے توبہ کرنے میں تاخیر کرے اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو زاہدوں اور پرہیزگاروں والی کرتے ہیں اور ان کا عمل ان لوگوں کا سا ہوتا ہے جو دنیا میں رغبت رکھتے ہیں اور ان کو عطا کیا جائے تو ان کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کو اس سے روکا جائے تو وہ قناعت نہیں کرتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو عطا کیا ہے، اس پر اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور زیادہ کے حصول کی خواہش کرتے ہیں اور جو خود انجام نہیں دیتے اس کا دوسروں کو حکم دیتے ہیں، نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں، لیکن نیک لوگوں والے عمل انجام نہیں دیتے۔ بُرے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ حالانکہ خود وہ شخص بُرا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے کبھی وہ کام نہیں کیا جس پر مجھے ندامت اُٹھانی پڑے اور میں کبھی ایسی جگہ پر نہیں بیٹھتا تاکہ مجھے اس کی تمنا باقی رہے۔

وہ مغفرت و بخشش کی تمنا رکھتا ہے جبکہ وہ گناہوں میں ڈوبا رہتا ہے اور زندگی کو ایسی چیزوں میں بسر کرتا ہے کہ جن سے تذکر حاصل کر سکے اور جو چیز اس سے ضائع ہو جائے اس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ اگر اسے انجام دے لیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ بن جاتا (یعنی جو چیز ضائع ہو جائے اس پر پچھتاتا ہے) لیکن جو چیز باقی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں پروا نہیں کرتا۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے اور اگر تندرست رہے تو اپنے آپ کو امن میں شمار کرتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے۔ اور وہ اپنے نفس پر تعجب کرتے ہوئے عدل کو مؤخر کر دیتا ہے، اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ نااُمید ہو جاتا ہے اور جب رغبت پیدا کرتا ہے تو سب سے شریر ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑ دیا جائے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس کے نفس پر ظن غلبہ پیدا کرتا ہے لیکن یقین اس پر غالب نہیں آتا اور جو رزق اس کے

Presented by Ziaraat.Com

حصہ میں قرار دیا گیا ہے وہ اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور جو رزق اس کی قسمت میں رکھا گیا ہے اس پر وہ قناعت نہیں کرتا اور جب تک اس کو معین نہ کیا جائے تب تک وہ اس کام میں رغبت نہیں رکھتا اور جس میں رغبت رکھتا ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

اگر وہ بے نیاز ہو جائے تو بہک جاتا ہے اور اگر محتاج ہو جائے تو وہ نا اُمید ہو جاتا ہے اور زیادتی رزق کی خواہش رکھتا ہے اگر چہ وہ شکر ادا نہ کر کے خود اپنی طرف سے اکثر کو ضائع کر دیتا ہے۔ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے موت سے ڈرتا ہے لیکن برے اعمال کو اپنی زندگی میں چھوڑنے کے لیے تیار بھی نہیں ہے اور جب اس کو شہوت آ جائے تو وہ خطا اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر توبہ کی تمنا کرتا ہے اور جب آخرت کا عمل اس کے سامنے آتا ہے تو اس کو وہ رد کر دیتا ہے۔ جب وہ خدا سے سوال کرتا ہے تو اس انداز میں کہ انتہائی خلوص و رغبت اس میں پائی جاتی ہے اور جب عمل کرتا ہے تو اس میں بہت زیادہ کوتاہی کرتا ہے۔ وہ آرزوئیں اور خواہشیں لمبی رکھتا ہے لیکن عمل بہت کم کرتا ہے اور بیماری کی وجہ سے دنیا میں بہت جلدی کرتا ہے (یعنی بیماری سے نجات چاہتا ہے) اور جب اس بیماری سے اس کو افاقہ ہوتا ہے تو پھر خطا اور گناہ کرنے لگتا ہے اور جب کوئی چیز اس کو میسر نہ ہو تو موت سے ڈرتا ہے مگر اعمال کے ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں ڈرتا ہے اور اپنے بارے میں بغیر عمل کے بھی آخرت کی امید رکھتا ہے۔

لوگوں کو برائیوں کے انجام دینے میں لعن طعن کرتا ہے اور خود برائیوں پر قائم رہتا ہے۔ جب وہ خوش و خرم ہوتا ہے تو امانت داری کا خیال رکھتا ہے اور جب ناراض ہو جائے تو ضیافت کاری کرتا ہے اور اگر وہ عافیت میں قرار دیا گیا ہو تو اپنے آپ میں گمان کرتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو چکی ہے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر عافیت کے بارے میں طمع و لالچ کرتا ہے اور توبہ کی طرف لوٹتا ہے مگر راتوں کو عبادتِ خدا میں قیام نہیں کرتا اور دن کو روزہ نہیں رکھتا۔ اس کی ہمت ہے کہ دن رات کھاتا ہے اور عشا کی نیت کرتا ہے، لیکن ادا نہیں کرتا جبکہ روزہ رکھنے کی نیت ہی نہیں کرتا۔ اپنے سے طاقت ور سے تو خدا کی پناہ طلب کرتا ہے لیکن جو اس سے کمزور اور ناتواں ہوتا ہے اس کے بارے میں اپنے دل میں خوفِ خدا نہیں لاتا اور اللہ کی پناہ طلب نہیں کرتا۔ جب غضب ناک ہوتا ہے تو اپنے بغض میں ہلاک ہو جاتا ہے یعنی حد سے

Presented by Ziaraat.Com

تجاوز کر جاتا ہے اور جب محبت کرتا ہے تو اس میں بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ چھوٹی غلطی پر غضبناک ہو جاتا ہے اور بڑی غلطی پر صرف نظر کر جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے لیکن خود نافرمانی کرتا ہے۔

اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا ابوعبدالله محمد بن قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا محمد بن محمد بن سلمان الناعدي قال: حدثني هرون بن حاتم قال: حدثنا اسماعيل بن بويه ومصعب بن سلام عن ابى اسحاق عن ربيعة السعدى قال: اتيت حذيفة بن اليمان فقلت له۔ حدثني بما سمعت من رسولؐ الله أو رأيته لأعمل به؟ قال: فقال لى عليك بالقرآن۔ فقلت له: قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحدثني، اللهم انى اشهدك على حذيفة انى أتيته بما لم أسمعه ولم أره من رسولؐ الله قد منعنيه وكتمنيه۔ فقال حذيفة: ياهذا قد ابلغت فى الشدة۔ ثم قال: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل امرك، ان آية الجنة فى هذه الأمة لبينة انه ليأكل الطعام ويمشى فى الاسواق فقلت له: بين لى آية الجنة اتبعها وبين لى آية النار فأتقيها۔ فقال لى: والذى نفسى بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيامة وآية الحق الى يوم القيامة لآل محمد عليهم السلام، وآية النار وآية الكفر والدعاة الى النار الى يوم القيامة لغيرهم۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن بویہ اور مصعب بن سلام ان دونوں نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے ربیعہ سعدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں حذیفہ بن یمانؓ کی خدمت

Presented by Ziaraat.Com

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ میرے لیے وہ بات بیان کریں جو آپ نے رسولؐ خدا سے سنی ہے یا آپ نے ان میں دیکھی ہے تاکہ میں اس پر عمل کر سکوں۔

آپؓ نے مجھے فرمایا: تم اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو۔

مَیں نے اس سے عرض کیا: میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ میں آپ کی خدمت میں اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ میرے لیے حدیث رسولؐ خدا کو بیان فرمائیں اور اس کے بعد اس نے کہا: اے میرے اللہ! میں تجھے حذیفہ پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں ان کے پاس آیا تھا تاکہ جو مَیں نے رسولؐ خدا سے نہیں سنا تھا اور جو میں نے آپ کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ اس سے سنوں اور یہ مجھے اس سے روک رہا ہے اور مجھ سے یہ چیزیں پوشیدہ رکھ رہا ہے۔

حذیفہ نے فرمایا: اے شخص! تو بہت انتہاء تک چلا گیا۔

پھر اس نے میرے لیے فرمایا: مَیں بہت بڑی حدیث میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا تمہارے لیے بیان کر رہا ہوں، لیکن یہ چھوٹا سا ٹکڑا تمام اُمور کو جامع ہے۔

تحقیق اس اُمت کے لیے آیت و جنت واضح طور پر ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے حذیفہ سے عرض کیا: آپ میرے لیے وہ جنت کی نشانی بیان فرمائیں، تاکہ میں اس کی اتباع کر سکوں اور جہنم کی نشانی بھی بیان کریں، تاکہ میں اس سے بچ سکوں۔

چنانچہ حذیفہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق وہ جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے جنت کی طرف ہدایت کرنے والے اور قیامت تک کے لیے حق کی نشانی اور آیت آلِ محمدؐ میں اور جہنم اور کفر کی نشانی اور جہنم کی طرف قیامت تک کے لیے لوگوں کو دعوت دینے والے وہ آلِ محمدؐ کے غیر ہیں (یعنی آلِ محمدؐ کے دشمن ہیں)۔

علیؑ اپنے محبّ سے محبت کرنے والے ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:

Presented by Ziaraat.Com

أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن خالد المراغی رحمه الله قال: حدثنی القاسم بن محمد الدلال عن سبرة بن زیاد عن الحکم بن عتیبة عن خنیس بن المعتمر قال: دخلت علی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فقلت: السلام علیك یا امیرالمؤمنین ورحمة الله وبرکاته کیف امسیت؟ قال: امسیت محباً لمحبنا ومبغضا لمبغضنا وامسی محبنا مغتبطا برحمة من الله کان ینتظرها وامسی عدونا یؤسس بنیانه علی شفا جرف هار، وکان ذٰلك الشفا قد انهار به فی نار جهنم، وکان ابواب الرحمة قد فتحت لأهلها، فهنیئا لاهل الرحمة رحمتهم والتعس لأهل النار والنار لهم۔

یاخنیس من سره ان یعلم امحب لنا اُم مبغض فلیستحن قلبه، فان کان یحب ولیاً لنا فلیس بمبغض لنا ، وان کان یبغض ولینا فلیس بمحب لنا، ان الله تعالٰی اخذ المیثاق لمحبنا بمودتنا وکتب فی الذکر اسم مبغضنا، نحن النجباء وافراطنا افراط الانبیاء۔

(بحذفِ اسناد) حکم بن عتیبہ نے خنیس بن المعتمر سے بیان کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے امیر المومنینؑ ! خداوند کریم آپؑ پر اپنی رحمت اور برکتیں نازل فرمائے، آج آپؑ نے شام کس حالت میں کی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آج میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے سے محبت کرنے والوں سے محبت کرنے والا ہوں اور اپنے سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی کرنے والا ہوں، اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت پر رشک کر رہا ہے گویا کہ وہ رحمتِ خدا کو اپنے شاملِ حال ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے اور میں شام اس حالت میں کر رہا ہوں کہ میں اپنے دشمن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا

Presented by Ziaraat.Com

ہے اور وہ اس کی حرارت کو محسوس کر رہا ہے اور وہ اس میں ہی رہے گا۔ رحمت کے دروازے اہلِ رحمت کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ پس اہلِ رحمت کو رحمت مبارک ہو اور اہلِ جہنم کے لیے جہنم کے دروازے کھلے ہوئے ہیں یعنی ان کے لیے جہنم ہے۔

اے حبیس! جو چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کہ وہ ہمارا محبّ ہے یا ہمارا دشمن تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو ملاحظہ کرے، اگر وہ ہمارے محبّ سے محبت کرتا ہے تو پھر وہ ہمارا دشمن نہیں ہوگا اور اگر وہ ہمارے محبّ سے بغض رکھتا ہے تو پھر وہ ہمارا دوست نہیں ہوسکتا۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبّ سے ہماری مودّت کا عہد و پیمان لیا ہوا ہے اور کتاب میں ہمارے دشمنوں کے نام تک لکھ دیے ہیں۔ ہم نجبا ہیں اور ہمارے حق میں اِفراط و تفریط کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے انبیا کے حق میں اِفراط و تفریط کرنے والا ہے۔

حضرت علیؑ کا طلحہ اور زبیر کے بارے میں خبر دینا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنى ابوبكر محمدبن عمر الجعابى قال: حدثنا ابو العباس احمد بن سعيد بن عقدة الهمدانى قال: حدثنا ابوعوانة موسٰى بن يوسف بن راشد قال: حدثنا عبدالسلام بن عاصم قال: حدثنا اسحاق بن اسماعيل جنويه قال: حدثنا عمر بن ابى قيس عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو قال: أخبرنى رجل من تميم قال: كنا مع على بن ابى طالب عليه السلام بذى قار ونحن نرى انا سنختطف فى يومنا، فسمعته يقول: والله لنظهرن على هذه الفرقة ولنقتلن هذين الرجلين ـ يعنى طلحة وزبير ـ ولنستبيحن عسكرهما ـ قال التميمى: فأتيت الى عبدالله بن عباس فقلت: اما ترى الى ابن عمك وما يقول؟ فقال لا تعجل حتٰى تنظر ما يكون، فلما كان من امر البصرة

Presented by Ziaraat.Com

ما كان أتيته فقلت: لا ارى ابن عمك الا قد صدق۔ فقال: ويحك انا كنا نتحدث اصحاب محمد ان النبیؐ عهد اليه ثمانين عهداً لم يعهد شيئًا منها الى احد غيره، فلعل هذا مما عهد اليه۔

(بحذف اسناد) جناب منہال بن عمرؒ نے نقل کیا کہ بنو تمیم کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا، وہ بیان کرتا ہے کہ ہم مقام ذی قار میں امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ تھے اور ہم جلدی جلدی چلتے جا رہے تھے۔ میں نے سنا کہ امیر المومنین علیؑ فرما رہے ہیں: خدا کی قسم، ہم ضرور اس قوم پر غلبہ حاصل کریں گے اور ہم ان دونوں اشخاص یعنی طلحہ اور زبیر کو قتل کریں گے اور ہم ان دونوں کے لشکر کو نابود کر دیں گے۔ یہ تمیمی شخص بیان کرتا ہے: میں عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے عبداللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے چچازاد کیا فرما رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے؟

جب جنگ میں بصرہ والوں کا کام تمام ہو گیا تو میں پھر عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا: اے عبداللہ ابن عباسؓ! جو کچھ آپ کے چچازاد بھائی (یعنی امیر المومنین علیؑ) نے فرمایا تھا وہ سب کچھ سچ ثابت ہوا ہے۔

جناب عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر ہم تمام اصحاب محمدؐ نے اس کو بیان کیا ہے کہ حضرت نے آپؑ سے اسی (۸۰) عہد لیے کہ جو آپ کے غیر میں سے کسی سے نہیں لیے گئے اور ممکن ہے کہ یہ بھی ان عہدوں میں سے ایک عہد ہو۔

محمدؐ و آل محمدؐ کا عمل ایک ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنى محمد بن ابى القاسم عن احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه قال: حدثنى من سمع حنان بن سدير يقول:

Presented by Ziaraat.Com

سمعت ابی سدیر الصیرفی یقول: رأیت رسولؐ اللّٰہ فیما یری النائم وبین یدیه طبق مغطی بمندیل، فدنوت منه وسلمت علیه فرد السلام وکشف المندیل عن الطبق، فاذا فیه رطب، فجعل یأکل منه، فدنوت منه فقلت: یارسولؐ اللّٰہ ناولنی رطبة، فناولنی واحدة، فأکلتها، ثم قلت: یارسولؐ اللّٰہ ناولنی اخری، فناولنیها فأکلتها وجعلت کلما اکلت واحدة سألته اخری حتٰی اعطانی ثمانی رطبات فأکلتها، ثم طلبت منه اخری فقال لی: حسبك۔

قال: فانتبهت من منامی، فلما کان من الغد دخلت علی جعفر بن محمد الصادق علیهما السلام وبین یدیه طبق مغطی بمندیل کأنه الذی رأیته فی المنام بین یدی رسولؐ اللّٰہ، فسلمت علیه فرد علی السلام ثم کشف عن الطبق فاذا فیه رطب، فجعل یأکل منه فعجبت لذلك وقلت: جعلت فداك ناولنی رطبة، فناولنی فأکلتها، ثم طلبت اخریٰ فناولنی فأکلتها، وطلبت اخری حتٰی اکلت ثمانی رطبات ثم طلبت منه اخریٰ فقال لی: لو زادك جدی رسولؐ اللّٰہ لزدتك، فأخبرته الخبر فتبسم متبسم عارف بما کان۔

(بحذفِ اسناد) حنان بن سدیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رسولؐ خدا کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سامنے کھجوروں کا ایک طشت پڑا ہوا ہے جو ایک رومال کے ساتھ ڈھکا ہوا ہے۔

میں آپؐ کے قریب ہوا اور آپؐ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا اور اس طشت سے آپؐ نے رومال کو اُٹھایا۔ اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ آپؐ نے اس سے کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں آپؐ کے قریب ہوا، اور آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے بھی کھجور عطا فرمائیں۔ آپؐ نے مجھے ایک کھجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو کھایا۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اور عطا فرمائیں۔ آپؐ نے ایک اور عطا فرمائی اور میں نے اس کو بھی کھا لیا۔ پھر میں سوال کرتا رہا اور آپؐ ہر سوال پر مجھے ایک کھجور عطا فرماتے رہے اور میں ان کو کھاتا رہا، یہاں تک کہ آٹھ عدد کھجوریں آپؐ نے مجھے عطا فرمائیں۔ میں نے ان کو کھایا پھر میں نے اور طلب کیں تو آپؐ نے فرمایا: بس اتنی ہی کافی ہیں۔

اس کے بعد راوی بیان کرتا ہے: میں نیند سے بیدار ہوا۔ جب دوسرے دن میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو جس طرح میں نے خواب میں جناب رسولؐ خدا کے سامنے کھجوروں کا طشت دیکھا تھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا ویسے ہی میں نے آپؑ کے سامنے بھی کھجوروں کا ایک طشت دیکھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔

میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا اور آپؑ نے سلام کا جواب دیا پھر آپؑ نے اس طشت سے رومال کو اٹھایا تو اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ پھر آپؑ نے ان سے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے اس پر تعجب کیا اور اس کے بعد آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں مجھے بھی عطا فرمائیں۔ آپؑ نے مجھے ایک کھجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو بھی کھایا اس طرح ایک ایک کر کے میں طلب کرتا رہا اور آپؑ دیتے رہے، یہاں تک کہ آٹھ کھجوریں مجھے آپؑ نے عطا فرمائیں پھر میں نے جب اس سے زیادہ طلب کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے نانا رسولؐ خدا نے زیادہ دی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دیتا۔ جب میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں خواب والا سارا واقعہ نقل کیا تو آپؑ اس طرح مسکرائے جیسے جاننے والا مسکراتا ہے۔

علم بہترین وراثت ہے

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی الشیخ الصالح عبدالله بن محمد بن عبدالله بن یاسین قال: سمعت العبد الصالح علی بن محمد بن علی الرضا علیه السلام بسر من رأی یذکر عن

Presented by Ziaraat.Com

آبائه علیهم السلام قال: قال امیرالمؤمنین: العلم وراثة کریمة، والآداب حلل حسان، والفکرة مرآة صافیة، والاعتذار منذر ناصح، وکفی بك أدباً ترکك ما کرهته من غیرك۔

(بحذفِ اسناد) شیخ صالح عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبد صالح علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے سرمن رائے میں سنا کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے نقل فرمایا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے: علم بہترین وراثت ہے اور ادب خوبصورت زیور ہے اور فکر صاف ستھرا شیشہ ہے اور عذر ڈرانے والا اور نصیحت کرنے والا ہے اور تیرے باادب ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تو ایسی چیز کو چھوڑ دے جس کو تو اپنے غیر سے پسند نہیں کرتا۔

اے ابنِ آدمؑ قیامت کے سوالوں کے جواب تیار کر

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید قال: حدثنی ابی عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی حمزة الثمالی کان علی بن الحسین علیہ السلام یقول: ابن آدم لاتزال بخیر ما کان لك واعظ من نفسك، وما کانت المحاسبة من همك، وما کان الخوف لك شعاراً والحزن لك دثارا۔ ابن ادم انك میت ومبعوث وموقوف بین یدی اللّٰه عزوجل ومسئول، فأعد جواباً۔

(بحذفِ اسناد) حسن بن محبوب نے ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام ارشاد فرمایا کرتے تھے:

اے فرزندِ آدمؑ! تو اس وقت تک نیکی اور خیر کو نہیں پا سکتا جب تک خود تیرا نفس تیرے

Presented by Ziaraat.Com

لیے واعظ نہ بن جائے اور تیرا ضمیر تیرا محاسبہ نہ کرے اور خوف تیرے لیے شعار نہ بن جائے اور غم وحزن تیرے لیے لباس نہ ہو جائے۔

اے فرزندِ آدمؑ! جان لو کہ تم نے مرنا ہے اور پھر تمھیں دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور پھر وہاں پر تم سے سوالات کیے جائیں گے ان کے جوابات تیار کرلو۔

جو اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد الجرجانی قال: حدثنا اسحاق بن عبدون قال: حدثنا محمد بن عبداللّٰه بن سلمان الحضرمی قال: حدثنا محمد بن اسماعیل الأحمسی قال: حدثنا المحاربی عن ابن ابی لیلی عن الحکم بن عتیبة عن ابن ابی الدرداء عن ابیه قال: نال رجل من عرض رجل عند النبیؐ، فرد رجل من القوم علیه، فقال النبیؐ: من رد عن عرض اخیه کان لیه حجابا من نار۔

(بحذفِ اسناد) ابوالدرداء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رسولِؐ خدا کی خدمت میں دوسرے آدمی کی آبروریزی کرنا شروع کر دی۔ اس کی قوم کے ایک اور شخص نے اس کا دفاع کیا۔

رسولِؐ خدا نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا خداوند کریم اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان ایک حجاب قرار دے گا۔

اس حدیث کو سونے کے پانی سے تحریر کرنا چاہیے

(وعنه) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ

Presented by Ziaraat.Com

قال: أخبرنا محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن ابيه عن سعيد بن عبدالله عن احمد بن ابی عبدالله البرقی قال: حدثنا سليمان بن مسلم الكندی عن محمد بن سعيد بن غزوان عن عيسٰی بن ابی منصور عن ابان بن تغلب عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: نفس المهموم لظلمنا تسبيح، وهمه لنا عبادة، وكتمان سرنا جهاد فی سبيل الله، ثم قال ابوعبدالله عليه السلام: يجب ان يكتب هذا الحديث بالذهب۔

(بحذف اسناد) جناب ابان بن تغلبؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے اوپر ہونے والے ظلم کی وجہ سے کسی نفس کا غم زدہ ہونا خدا کی تسبیح کے برابر ہے اور اس کا ہمارے لیے پریشان ہونا عبادت خدا کے برابر ہے اور اس کا ہمارے اسرار و رموز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد کے برابر ہے۔ پھر حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا: واجب ہے کہ اس حدیث کو سونے سے تحریر کیا جائے۔

میں اور میرے شیعہ حوض پر چمکتے ہوئے چہروں سے آئیں گے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا ابوعوانة موسیٰ بن يوسف القطان قال: حدثنا محمد بن يحيیٰ الأودی قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا علی بن هاشم بن بريد عن ابيه عن عبدالرحمٰن بن قيس الرجی قال: كنت جالسا مع امير المؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام علی باب القصر حتیٰ ألجئته الشمس الی حائط

Presented by Ziaraat.Com

القصر، فوثب لیدخل فقام رجل من همدان فتعلق بثوبه وقال: یا امیرالمؤمنین حدثنی حدیثا جامعا ینفعنی اللّٰه به قال: او لم یکن فی حدیث کثیر؟ قال: بلٰی ولکن حدثنی حدیثا ینفعنی اللّٰه به ۔ قال: حدثنی خلیلی رسولؐ اللّٰه ارد انا وشیعتی الحوض رواء مرویین مبیضة وجوههم، ویرد عدونا ظمثانا مظمئنین مسودة وجوههم، خذها الیك قصیرة من طویلة انت مع من احببت ولك ما اکتسبت ارسلنی یااخا همدان، ثم دخل القصر۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمٰن بن قیس الرجی نے بیان کیا ہے: میں امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ بابِ قصر پر بیٹھا ہوا تھا کہ سورج کی روشنی قصر کی دیوار پر پڑی۔ آپؑ کھڑے ہوئے تا کہ اندر تشریف لے جائیں۔ پس ہمدان کے ایک شخص نے آپؑ کے دامن کو تھام لیا اور عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ میرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کریں جس کو اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔ آپؑ نے فرمایا: خواہ وہ کوئی بڑی حدیث ہو؟ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں! جو بھی ہو لیکن ایسی ہونی چاہیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔

آپؑ نے فرمایا: میرے خلیل رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا:

میں اور میرے شیعہ حوض پر وارد ہوں گے اور وہ میرے پیچھے ہوں گے، ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور ہمارے دشمنوں کو حوض سے دور کیا جائے گا۔ وہ مایوس ہوں گے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اے ہمدانی! اس حدیث کو یاد کرلو یہ ایک بڑی حدیث کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ قیامت کے دن تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہوگا اور جو اس دنیا میں کرے گا اس کو قیامت کے دن پائے گا۔

اے میرے ہمدانی بھائی! اب مجھے اجازت دے دو۔ پھر آپؑ اپنی دولت سرا میں داخل ہو گئے۔

Presented by Ziaraat.Com

ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد الزعفرانى عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى عن يوسف بن كليب عن معاوية بن هشام عن الصباح بن يحيىٰ المزنى عن الحارث ابن حصيرة قال: حدثنى جماعة من اصحاب امير المؤمنين عليه السلام انه قال يوما: ادعوا غيناً وباهلة وحيا اخر وقد سماها، فليأخذوا اعطياتهم فوالذى فلق الحب وبرئ النسمة ما لهم فى الاسلام نصيب، وانا شاهد فى منزلى عند الحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لى فى الدنيا والآخرة، لأحدن غينا احدة تضرط بأهله، ولئن ثبتت قدماى لأردن قبائل الى قبائل وقبائل الى قبائل، ولأبهرجن ستين قبيلة ما لها فى الاسلام نصيب۔

(بحذف اسناد) حارث بن حصیرہ نے روایت بیان کی ہے: امیر المومنین علی علیہ السلام کے اصحاب کی ایک جماعت نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ نے فرمایا:

قبیلہ غین وباہلہ اور ایک اور کا نام لیا جس کو میں بھول چکا ہوں، کو میرے پاس بلاؤ تاکہ وہ بیت المال میں سے اپنے حصّے کو لے جائیں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جو دانہ کو چیر کر اس سے نرم و نازک شگوفہ نکالتا ہے ان لوگوں کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ مقام حوض پر خدا نے مجھے جو مقام عطا کیا ہے اور مقام محمود پر سے بھی میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ میرے دنیا اور آخرت دونوں میں دشمن ہیں اور اس قبیلہ غین پر ایسی حد لگاؤں گا کہ باہلہ والوں کو بھی عبرت حاصل ہو جائے گی اور اگر مجھے ثابت قدمی ملے تو میں ضرور ان قبائل کو دوسرے قبائل کی طرح رد کر دوں اور ایسے ساٹھ قبائل کو ضائع اور ختم کر دوں جن کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری طور پر مسلمان ہیں لیکن حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہیں)۔

Presented by Ziaraat.Com

غمِ حسینؑ میں ایک آنسو سے اللہ جنت میں گھر عطا کرے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرنى ابوعمرو عثمان الدقاق اجازة قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا احمد بن يحيىٰ الأزدى قال: حدثنا مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عن الحسين بن على عليهما السلام قال: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بوأه اللّٰه بها فى الجنة حقبا. قال احمد بن يحيىٰ الاودى: فرأيت الحسين بن على عليه السلام فى المنام فقلت: حدثنى مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عنك انك قلت: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بوأه اللّٰه بها فى الجنة حقبا، قال: نعم. قلت: سقط الاسناد بينى وبينك.

(بحذفِ اسناد) احمد بن یحییٰ ازدی نے مخول بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ربیع بن منذر سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت امام حسین ابن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک قطرہ یا ایک آنسو جاری ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل قرار دے گا۔ احمد بن یحییٰ ازدی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے آپؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک آنسو جاری ہو جائے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے عرض کیا: آج سے میرے اور آپؑ کے درمیان کا سارا سلسلۂ سند ختم ہو گیا ہے (یعنی آئندہ راویوں کا نام ذکر نہیں کروں گا بلکہ بلاواسطہ اس حدیث کو آپؑ سے نقل کروں گا)۔

حسد گزشتہ اُمتوں سے سرایت کر کے آیا ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابونصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا علی بن احمد ابن شبابة قال: حدثنا عمر بن عبدالجبار قال: حدثنا ابی قال: حدثنا علی ابن جعفر بن محمد عن اخيه موسٰی بن جعفر عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰه ذات يوم لأصحابه: ألا إنه قد دب اليكم داء الامم من قبلكم، وهو الحسد، ليس بحالق الشعر لكنه حالق الدين، وينجی منه ان يكف الانسان يده ويخزن لسانه ولا يكون ذا غمز علی اخيه المؤمن۔

(بحذف اسناد) حضرت علیؑ بن جعفر محمدؑ نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفرؑ سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے جد (تمام پر درود وسلام ہو) سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ کہ گزشتہ اُمتوں کی بیماری تمھاری طرف سرایت کر رہی ہے اور وہ بیماری حسد ہے۔ اس نے تمھارے بالوں کو ختم نہیں کرنا بلکہ اس نے تمھارے دین کو برباد کر دینا ہے اور اس سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھے اور اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کے عیبوں کو بیان کرنے والا نہ بن جائے۔

خواہشات اتباع حق سے روک دیتی ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد

Presented by Ziaraat.Com

الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابن الولید قال: حدثنا عنبر بن محمد قال: حدثنا شعبة عَن سلمة بن جمیل عن ابی طفیل عامر بن واثلة الکنانی رحمہ اللہ قال: سمعت امیر المؤمنین علیہ السلام یقول: ان اخوف ما اخاف علیکم طول الأمل واتباع الهوی، فأما طول الامل فینسی الآخرة واما اتباع الهوی فیصد عن الحق، ألا وان الدنیا قد تولت مدبرة والآخرة قد اقبلت مقبلة، ولکل واحدة منهما بنون فکونوا من ابناء الاخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا، فان الیوم عمل ولا حساب والآخرة حساب ولاعمل۔

(بحذف اسناد) جناب ابوطفیل عامر بن واثلہ کنانیؒ نے بیان کیا ہے میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

میں تمھاری طرف سے دو چیزوں کے بارے میں سب سے زیادہ خوف زدہ ہوں۔ بڑی بڑی آرزوئیں اور خواہشِ نفس کی اتباع، کیونکہ بڑی بڑی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں اور خواہشِ نفس کی اتباع حق سے روک دیتی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! دنیا تمھارے پیچھے ہے اور آخرت تمھارے سامنے ہے اور ان میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے چاہنے والے بنو۔ دنیا کے چاہنے والے مت بنو۔ تحقیق آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور آخرت کے دن حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

اہلِ بیتؑ کا دشمن جہنم میں جائے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابوالطیب الحسین بن محمد التمار قال: حدثنا ابن ابی اویس قال: حدثنی ابی عن حمید بن قیس عن عطاء

Presented by Ziaraat.Com

عن ابن عباس قال: قال رسولؐ اللّٰه: یابنی عبدالمطلب انی سألت اللّٰه لکم ان یعلم جاھلکم وان یثبت قائمکم وان یھدی ضالکم وان یجعلکم نجداء جوداء رحمآء، ولو ان رجلا صلی وصف قدمیه بین الرکن والمقام ولقی اللّٰه ببغضکم اھل البیت دخل النار۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عباسؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:
اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمھارے جاہل کو علم کی دولت سے نوازے اور تمھارے قیام کرنے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور تمھارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمھارے بہادروں کو رحیم اور سخی قرار دے اور اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان نماز کے دوران میں مرجائے اور وہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ تم اہلِ بیتؑ سے بغض رکھتا ہو تو اللہ اس کو ضرور جہنم میں داخل کرے گا۔

رسولؐ خدا کو علیؑ کی فضیلت بیان کرنے کا حکم ہوا

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابومحمد عبداللّٰه بن محمد بن سعید بن زیاد من کنانة قال: حدثنا احمد بن عیسٰی بن الحسن الجرمی قال: حدثنا نصر بن حماد قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیه السلام عن جابر بن عبداللّٰه الانصاری قال: قال رسولؐ اللّٰه: ان جبرئیل نزل علی وقال: ان اللّٰه یأمرك ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبا علی اصحابك لیبلغوا من بعدھم ذٰلك عنك، ویأمر جمیع الملائکة ان تسمع ما تذکره، واللّٰه یوحی الیك یامحمد ان من خالفك فی امره

Presented by Ziaraat.Com

دخل النار، ومن اطاعك فله الجنة۔

فأمر النبیؐ منادياً فنادى بالصلاة جامعة، فاجتمع الناس وخرج حتٰى رقى المنبر، وكان اوّل ما تكلم به، اعوذ باللّٰه من الشيطان الرجيم۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ، ثم قال: ايها الناس انا البشير وانا النذير، وانا النبی الأمی ، انی مبلغكم عن اللّٰه عزوجل فی أمر رجل لحمه من لحمی ودمه من دمی وهو عيبة العلم، وهو الذی انتخبه اللّٰه من هذه الأمة واصطفاه وهداه وتولاه، وخلقنی واياه، وفضلنی بالرسالة وفضله بالتبليغ عنی، وجعلنی مدينة العلم وجعله الباب، وجعله خازن العلم والمقتبس منه الأحكام، وخصه بالوصية، وأبان امره، وخوف من عداوته، وازلف من والاه، وغفر لشيعته، وامر الناس جميعا بطاعته۔ وانه عزوجل يقول: من عاداه عادانی، ومن والاه والانی، ومن ناصبه ناصبنی ومن خالفه خالفنی، ومن عصاه عصانی، ومن آذاه اذانی، ومن ابغضه ابغضنی، ومن احبه احبنی، ومن ارداه أردانی، ومن كاده كادنی، ومن نصره نصرنی۔

ياايها الناس اسمعوا ما آمركم به واطيعوه، فانی اخوفكم عقاب اللّٰه ﴿يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بينها وبينه امداً بعيدا ويحذركم اللّٰه نفسه والى اللّٰه المصير﴾۔

ثم اخذ بيد على بن ابی طالب امير المومنينؑ فقال: معاشر الناس هذا مولى المؤمنين، وحجة اللّٰه على خلقه اجمعين، والمجاهد للكافرين، اللهم انی قد بلغت وهم عبادك وانت القادر على صلاحهم فأصلحهم، برحمتك

Presented by Ziaraat.Com

یاارحم الراحمین، واستغفر اللّٰہ لی ولکم۔

ثم نزل عن المنبر فأتاہ جبرئیلؑ فقال: یامحمد ان اللّٰہ عزوجل یقرئك السلام ویقول لك: جزاك اللّٰہ عن تبلیغك خیراً، قد بلغت رسالات ربك ونصحت لأمتك وارضیت المؤمنین وارغمت الکافرین۔ یامحمد ان ابن عمك مبتلی ومبتلی بہ، یامحمد قل فی کل اوقاتك ﴿الحمد للّٰہ رب العالمین وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

حضرت جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ اپنے اصحاب کے سامنے علیؑ کی فضیلت کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمائیں تاکہ یہ لوگ بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے آپؐ کی طرف سے اس فضیلت کو بیان کریں اور اللہ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ جو خطبہ ارشاد فرمائیں گے، وہ تمام غور سے سماعت فرمائیں۔

یارسولؐ اللہ! اللہ نے آپؐ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ علیؑ کی فضیلت کے بارے میں جو شخص بھی آپؐ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا اور جو آپؐ کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

رسولؐ خدا نے منادی کو نماز باجماعت کی ندا کا حکم دیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ گھر سے باہر تشریف لائے اور آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے اپنی گفتگو کا یوں آغاز فرمایا:

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

پھر آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! میں بشیر بھی ہوں اور نذیر بھی، میں نبی الامی بھی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے سامنے ایسے بندے کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جس کا گوشت میرا گوشت ہے اور جس کا خون میرا خون ہے اور وہ علم کا خزانہ اور پوشیدہ رکھنے کا محل ہے اور وہ

Presented by Ziaraat.Com

جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو چن لیا ہے اور اس کو ہدایت یافتہ بنایا اور اپنا ولی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور اس کو خلق فرمایا ہے۔ مجھے اپنی رسالت کے ساتھ فضیلت بخشی ہے اور اس کو میری طرف سے اس رسالت کی تبلیغ کا شرف عطا فرمایا ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے۔ اور اس کو علم کا خزانہ دار قرار دیا ہے اور تمام احکام اس سے اخذ کیے جائیں گے اور اللہ نے اس کو میرا وصی ہونے کے لیے خاص قرار دیا ہے اور اس کے امر کو واضح کیا ہے اور اس کی دشمنی سے ڈرایا ہے اور اس کی محبت کے لیے تیار کیا ہے اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور تحقیق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

جس نے اس سے عداوت کی اس نے میرے ساتھ عداوت کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی۔ جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا جس نے اس کو زیر کرنے کی کوشش کی اس نے مجھے زیر کرنے کی کوشش کی اور جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو اس کے بارے میں حکم دیا ہے، اس کو سنو اور اس کی اطاعت کرو اور میں تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اس دن کا عذاب جس کے بارے میں اس سے ارشاد ہوتا ہے:

> يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ۭ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (سورہ آل عمران، آیت ۳۰)

وہ دن کہ جس دن ہر شخص اپنے عمل خیر کو اپنے سامنے پائے گا جو اس نے کیا ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور خواہش کرے گا کہ کاش میرے اس عمل اور میرے درمیان ایک بہت بڑا پردہ حائل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے بارے میں

Presented by Ziaraat.Com

خبردار کرتا ہے اور تم نے اس کی جانب ہی پلٹ کر جانا ہے“۔

پھر آپؐ نے علی ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! یہ مومنین کا مولا اور اللہ کی تمام مخلوق پر اس کی حجت اور کافروں کے مقابلے میں جہاد کرنے والا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یوں فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح کرنے پر قادر رہے۔ تو ان کی اپنی رحمت کے ذریعے اصلاح فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اور میں اپنے لیے اور تمھارے لیے اللہ کی بارگاہ میں طلب مغفرت کرتا ہوں۔ پھر آپؐ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے۔

جبرائیلؑ دوبارہ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں تشریف لائے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کے لیے فرمادیا ہے کہ اللہ آپؐ کو اپنی طرف سے اس خبر کی تبلیغ پر جزائے خیر عطا فرمارہا ہے۔

تحقیق آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کردی ہے اور اپنی اُمت کو نصیحت کردی ہے اور مومنین کو آپؐ نے خوش کردیا ہے اور کافروں کو ذلیل ورسوا کردیا ہے۔

اے محمدؐ! تحقیق آپؐ کے چچا کے بیٹے کا امتحان ہوگا اور اس کے ذریعے لوگوں کا امتحان لیا جائے گا۔

اے محمدؐ! آپ ہر وقت یوں فرمایا کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ...... وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

محمد بن حنفیہؒ کا ابنِ عباسؓ کے نام خط

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن عمر المرزبانى قال: حدثنا ابوالحسن بن على بن عبدالرحيم السجستانى عن ابيه عن الحسين بن ابراهيم عن عبدالله بن عاصم عن محمد بن بشر قال: لما سير ابن

Presented by Ziaraat.Com

الزبیر ابن عباس رحمہ اللہ الی الطائف کتب الیه محمد بن الحنفیة رحمہ اللہ: اما بعد فقد بلغنی ان ابن الجاهلیة سیرك الی الطائف، فرفع اللّٰه جل اسمه بذلك لك ذکراً واعظم لك اجراً وحط به عنك وزرا۔ یابن عم انما یبتلی الصالحون وانما تهتدی الکرامة للابرار، ولولم تؤجر الا فیما تحب اذا قلّ أجرك، قال اللّٰه تبارك وتعالٰی: ﴿وعسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم﴾ وهذا لست اشك انه خیر لك عند بارئك، عزم اللّٰه لك علی الصبر فی البلوی والشکر فی النعماء انه علی کل شیئ قدیر۔

فلما وصل الکتاب الی ابن عباس اجاب عنه، فقال: ﴿امابعد فقد اتانی کتابك تعزینی فیه علی تسییری وتسأل ربك جل اسمه ان یرفع به ذکری، وهو تعالٰی قادر علی تضعیف الاجر والعائدة بالفضل والزیادة من الاحسان، وما احب ان الذی رکب منی ابن الزبیر کان رکبه منی اعدا خلق اللّٰه لی احتسابا لذلك فی حسناتی، ولما ارجو ان انال به رضوان ربی۔ یا أخی الدنیا قد ولت وان الاخرة قد اظلت، فاعمل صالحا جعلنا اللّٰه وایاك ممن یخافه بالغیب یعمل لرضوانه فی السر والعلانیة انه علی کل شیئ قدیر﴾۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن بشیرؒ نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب ابن عباسؓ کو ابن زبیر اپنے ساتھ طائف کے سفر پر لے گیا تو جناب محمد بن حنفیہؒ نے ابنِ عباس کے نام ایک خط تحریر فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد تحریر فرمایا: امابعد!

مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ جاہلیت کا فرزند آپ کو طائف کی طرف لے گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذکر کو خیر کے ساتھ بلند کرے اور آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور آپ کے گناہوں کے بوجھ کو ختم کردے (یعنی گناہ معاف کردے) اور نیک لوگوں والی کرامت وعزت عطا فرمائے۔

اے میرے چچازاد! یاد رکھو، ہمیشہ نیک اور صالح لوگوں کو آزمایا جاتا ہے اور تجھے اجر

Presented by Ziaraat.Com

نہیں دیا جائے گا مگر اس چیز کے ساتھ کہ جسے آپ اپنے نزدیک محبوب قرار دیتے ہیں، خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

''اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمھارے حق میں بہتر ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمھارے حق میں بُری ہو اور خدا تو جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے ہو''۔

''اور اس میں تمھیں شک نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تمھارے لیے بہتر اور خیر ہے اور تمھارے بارے میں اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم مصیبت پر صبر کرو اور اس کی نعمتوں پر شکر کرو، کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب یہ خط ابنِ عباس کو ملا تو آپ نے اس کا جواب یوں تحریر فرمایا: امابعد!

آپ کا خط مجھے ملا ہے جس میں آپ نے میرا طائف کے سفر پر بڑا افسوس کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے میری بلندئ ذکر کا سوال کیا ہے اور وہ ذات بلند اور اس پر قادر ہے کہ اجر کو دوگنا کرے اور فضل کے ساتھ مجھے لوٹائے اور اپنے احسان میں زیادتی کرے جس چیز پر ابن زبیر مجھے آمادہ کرنا چاہتا ہے، میں اس پر آمادہ نہیں ہوں گا۔ وہ مجھے خلق خدا سے عداوت پر آمادہ کر رہا ہے اور وہ میری نیکیوں میں اس کا حساب کر رہا ہے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا و رضوان کو پانے کی اُمید رکھتا ہوں۔

اے میرے بھائی! دنیا ہمارے عقب میں ہے اور آخرت ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں نیکی کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو تنہائی اور پوشیدہ اور غیب ہونے کی حالت میں بھی اللہ سے ڈرتے ہیں اور پوشیدہ و علانیہ دونوں صورتوں میں ہمیں اپنی رضائیت اور خوشنودی کو حاصل کرنے والوں میں سے قرار دے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

واجبات کو ادا کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:

Presented by Ziaraat.Com

حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا محمد بن همام ابوعلی قال: حدثنا حمید بن زیاد قال: حدثنا ابراهیم بن عبید بن حنان قال: حدثنا الربیع بن سلمان عن اسماعیل بن مسلم السکونی عن الصادق جعفر ابن محمد علیهما السلام عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: سمعت رسولؐ اللّٰہ یقول: اعمل بفرائض اللّٰہ تکن من اتقی الناس، وارض بقسم اللّٰہ تکن من اغنی الناس، وکف عن محارم اللّٰہ تکن اورع الناس، واحسن مجاورة من یجاورك تکن مؤمنًا، واحسن مصاحبة من صاحبك تکن مسلما۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ کے جد فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ فرائض و واجبات کو پورا کرو، تاکہ تم سب لوگوں سے زیادہ متقی بن سکو۔ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تاکہ تم سب سے غنی ہوسکو اور اپنے آپ کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کر رکھو، تاکہ تم زیادہ پرہیز گار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کو انجام دو، تاکہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا ساتھ نبھاؤ تاکہ تم مسلمان بن سکو۔

Presented by Ziaraat.Com

باب پنجم

حضرت امام حسنؑ کا پہلا خطبہ

(أخبرنا) الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا امير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه يوم الخميس السادس والعشرين من شهر رمضان سنة سبع وخمسين واربع مائة قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا ابوالقاسم اسماعيل بن محمد الانبارى الكاتب قال: حدثنا ابوعبدالله ابراهيم بن محمد الأزدى قال: حدثنا شعيب بن ايوب قال: حدثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن حسان قال: سمعت أبامحمد الحسن بن على عليهما السلام يخطب الناس بعد البيعة له بالامر فقال: نحن حزب الله الغالبون، وعترة رسوله الأقربون، وأهل بيته الطيبون الطاهرون، واحد الثقلين اللذين خلفهما رسولؐ الله فى امته، والثانى كتاب الله فيه تفصيل كل شئ لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه، فالمعول علينا فى تفسيره لا نتظنا تأويله بل نتيقن حقائقه، فأطيعونا فان طاعتنا مفروضة اذ كانت بطاعة الله عزوجل ورسوله مقرونة، قال عزوجل: ﴿ياايها الذين آمنوا اطيعوا الله

Presented by Ziaraat.Com

واطیعوا الرسول وأولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللّٰہ والرسول ولو ردوہ الی الرسول واولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم ﴾ واحذرکم الاصغاء لهتاف الشیطان فانه لکم عدو مبین، فتکونوا کاولیاء الذین قال لهم ﴿لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما تراء ت الفئتان نکص علی عقبیه وقال انی بریٔ منکم انی اری مالا ترون﴾ فتلقون الی الرماح وزرا والی السیوف حزراً وللعبد حطما وللسهام غرضا ﴿ثم لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیراً﴾۔

جناب شیخ مفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسیؒ نے مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے روضۂ مبارک میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ سعید ابوجعفر محمد بن حسن بن علی طوسی کے والد نے بروز جمعرات چھبیس ماہِ رمضان المبارک سال ۴۵۷ ہجری کو خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شیخ مفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمانؒ نے خبر دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ہمیں ابوالقاسم اسماعیل بن محمد انباری الکاتب نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں ابوعبداللہ ابراہیم بن محمد ازدی نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے شعیب بن ایوب نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اور اس نے ہشام بن حسان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابومحمد امام حسنؑ بن علیؑ سے سنا ہے، آپؑ کی امرِ خلافت پر جب بیعت کی گئی۔ آپؑ نے لوگوں سے جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: وہ یوں تھا:

''ہم اللہ کی وہ جماعت ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والی ہے۔ ہم اس کے رسول کی وہ عترت ہیں جو سب سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔ ہم ان کی وہ آلؑ ہیں جو پاک و طاہر ہیں، ہم ان دوگراں قدر چیزوں میں سے ایک ہیں جن کو رسولؐ خدا اپنے پیچھے اپنی اُمت میں چھوڑ کر گئے ہیں اور دوسری چیز جو گراں قدر ہے وہ اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) ہے کہ جس میں ہر چیز کا بیان تفصیل سے موجود ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے باطل اس میں نہیں آ سکتا اور اس کی تفسیر میں ہم پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ ہم اس کی تفسیر و تاویل ظن و گمان

Presented by Ziaraat.Com

کے تحت نہیں کرتے بلکہ ہم اس کی تفسیر یقین کی بنیادوں پر بیان کرتے ہیں۔ پس ہماری اطاعت کرو، کیونکہ ہماری اطاعت واجب و فرض قرار دی گئی ہے، کیونکہ ہماری اطاعت کو قرآن پاک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ ملایا گیا ہے جیسا کہ خداوند کریم نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (سورہ نساء، آیت ۵۹)

''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان صاحبانِ امر کی جو تم میں سے ہیں پس اگر تم کسی چیز میں نزاع اور جھگڑا کرو تو اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف پلٹا دو''۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

اور اگر تم اس کو رسول اور اِن صاحبانِ امر کی طرف پلٹ دو گے جو ان میں سے ہیں کہ جس کو اللہ کے عطا کردہ علم سے معاملہ کی تہہ تک رسائی رکھتے ہیں۔ پس تم لوگوں کو شیطان کی آواز پر لبیک کہنے سے خبردار کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارا واضح دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ تم اس کے ان دوستوں میں سے ہو جاؤ کہ جن کے بارے میں اس نے کہا تھا:

لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ (سورہ انفال، آیت ۴۸)

''آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں بھی تم لوگوں کا حامی ہوں۔ لیکن جب اس نے دو گروہوں کو دیکھا تو اُلٹے پاؤں مڑ گیا اور کہہ رہا تھا: میں تم سے بری ہوں کیونکہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے''۔

تم نیزے زمین پر گراتے ہو وزن سمجھ کر، اور تلوار مارتے ہو ازل سے اور غلام کی طرف طمع و لالچ کے لیے بڑھتے ہو اور تیروں میں بھی تمہاری غرض ہوتی ہے (یعنی خدا کے لیے کوئی کام نہیں کرتے)۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا (سورۂ انعام، آیت ۱۵۸)

''ایسے شخص کا ایمان اس کو فائدہ نہیں دے گا جو پہلے سے ایمان یافتہ نہ ہو یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو''۔

جو اپنے نفس کو خدا کی خاطر روکے وہ جنت میں جائے گا

(وبالاسناد) عنه عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنى ابو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالقاسم جعفر بن محمد (رض) عن ابيه عن سعيد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن على بن أسباط عن عمه يعقوب بن سالم عن ابى الحسن العبدى عن ابى عبدالله جعفر ابن محمد الصادق عليهما السلام قال: ما كان عبد ليجس نفسه على الله الا ادخله الجنة۔

(بحذف اسناد) احمد بن محمد بن عیسٰی نے علی بن اسباط سے اور انھوں نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اور انھوں نے ابوالحسن العبدی سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو خدا کی خاطر گناہوں سے روک کر رکھے گا، اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

میرے بعد تم کو کمزور قرار دیا جائے گا

(وبالاسناد) عنه عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن عمران الزيات قال: حدثنى احمد ابن محمد الجوهرى قال: حدثنا الحسن بن عليل العنزى قال: حدثنا عبدالكريم بن محمد قال: حدثنا محمد بن على قال: حدثنا محمد بن منقر عن زياد بن المنذر قال: حدثنا شرجيل عن أم الفضل بنت العباس قالت: لما ثقل رسولؐ الله فى مرضه الذى

Presented by Ziaraat.Com

توفی فیه افاق افاقة ونحن نبکی فقال: ما الذی یبکیکم؟ فقلنا: یارسولؐ اللّٰه نبکی لغیر خصلة نبکی لفراقك ایانا ولانقطاع خبر السماء عنا ونبکی الامة من بعدك، فقالؐ: اما انکم المقهورون والمستضعفون من بعدی۔

(بحذف اسناد) شرجیل نے اُم الفضل بنت عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ مرض کہ جس میں رسولؐ خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے تھے، اس نے شدت اختیار کی اور آپؐ بے ہوش تھے جب آپؐ کو ہوش آیا تو آپؐ نے دیکھا کہ ہم رو رہے ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کسی اور وجہ سے نہیں رو رہے بلکہ ہم آپؐ کے فراق میں رو رہے ہیں اور آپؐ کے جانے کے بعد آسمان سے وحی اور خبروں کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور ہم اور آپؐ کی امت آپؐ کے بعد روتے رہیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: بہرحال تم اہل بیتؑ پر قہر وغضب کے پہاڑ توڑ دے جائیں گے اور میرے بعد تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنینؑ سے آخری حدیث سنی

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن السعید الهمدانی قال: حدثنا ابوعوانة موسٰی بن یوسف القطان الکوفی قال: حدثنا محمد بن سلمان المقرئ الکندی عن عبدالصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحاق السبیعی عن الاصبغ بن نباتة العبدی قال: لما ضرب ابن ملجم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام غدونا علیه نفر من اصحابنا انا والحارث وسوید بن غفلة وجماعة معنا، فقعدنا علی الباب فسمعنا البکاء فبکینا، فخرج الینا

Presented by Ziaraat.Com

الحسن بن علی علیهما السلام فقال: یقول لکم امیر المؤمنین: انصرفوا الی منازلکم، فانصرف القوم غیری فاشتد البکاء من منزله، فبکیت وخرج الحسنؑ وقال: ألم أقل لکم انصرفوا۔ فقلت لا واللّٰه یابن رسولؐ اللّٰه ما تتابعنی نفسی ولا تحملنی رجلی ان انصرف حتٰی اری امیرالمؤمنین صلوات اللّٰه علیه۔

قال: وبکیت، فدخل فلم یلبث ان خرج فقال لی: ادخل، فدخلت علی امیر المؤمنینؑ فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفراء قد نزف واصفر وجهه ما ادری وجهه أصفر أم العمامة، فأکببت علیه فقبلته وبکیت فقال لی: لاتبك یا اصبغ فانها واللّٰه الجنة۔ فقلت له: جعلت فداك انی اعلم واللّٰه انك تصیر الی الجنة وانما ابکی لفقدانی ایاك یا امیرالمؤمنین جعلت فداك، حدثنی بحدیث سمعته من رسولؐ اللّٰه، فانی اراك لا اسمع منك حدیثاً بعد یومی هذا أبدا۔ قال نعم یا اصبغ، دعانی رسولؐ اللّٰه یوماً فقال لی: یاعلی انطلق حتٰی تأتی مسجدی ثم تصعد منبری ثم تدعو الناس الیك فتحمد اللّٰه تعالٰی وتثنی علیه وتصلی علیّ صلاة کثیرة ثم تقول: ایها الناس انی رسول رسولؐ اللّٰه الیکم، وهو یقول لکم: ان لعنة اللّٰه ولعنة ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیرا اجره۔ فأتیت مسجده (ص) وصعدت منبره، فلما رأتنی قریش ومن کان فی المسجد أقبلوا نحوی، فحمدت اللّٰه واثنیت علیه وصلیت علی رسولؐ اللّٰه صلاة کثیرة ثم قلت: ایها الناس انی رسول رسولؐ اللّٰه الیکم وهو یقول لکم الا ان لعنة اللّٰه

Presented by Ziaraat.Com

ولعنة ملائكته المقربين وانبيائه المرسلين ولعنتى على من انتمى الى غير ابيه او ادعى الى غير مواليه او ظلم اجيرا أجره۔ قال: فلم يتكلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب، فانه قال: قد أبلغت يا ابا الحسن ولكنك جئت بكلام غير مفسر۔ فقلت: ابلغ ذٰلك رسولؐ الله، فرجعت الى النبیؐ فأخبرته الخبر، فقال: ارجع الى مسجدى حتٰى تصعد منبرى فاحمد الله واثن عليه وصل علیؐ ثم قل: يا ايها الناس ما كنا لنجيئكم بشئ الا وعندنا تأويله وتفسيره، الا وانى انا ابوكم، ألا وانى انا مولاكم، ألا وانى انا اجيركم۔

(بحذفِ اسناد) اصبغ بن نباتہؒ نے بیان کیا ہے: جب ابن ملجم ملعون نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو ضرب لگائی تو ہمارے دوستوں کی ایک جماعت اس کو تلاش کرنے چلی گئی جبکہ میں، حارث اور سوید بن غفلۃ ایک جماعت کے ہمراہ آپؑ کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ ہم نے رونے کی آواز سنی تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔

حضرت امام حسن بن علیؑ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں: تم سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ سوائے میرے، باقی تمام لوگ چلے گئے۔ پھر جب دوبارہ بیتِ امیر المومنینؑ سے رونے کی آواز بلند ہوئی تو میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ دوبارہ امام حسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا کہ آپ چلے جائیں؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں لیکن اے فرزندِ رسولؐ خدا! اللہ کی قسم، میری جان اور میرے قدم میرا ساتھ نہیں دیتے۔ امیر المومنینؑ کی زیارت کیے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتا اور اس کے بعد میں نے رونا شروع کر دیا۔ حسنؑ اندر تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے بعد آپؑ دوبارہ تشریف لائے اور مجھے اندر چلنے کے لیے فرمایا۔ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے اور آپؑ کا سر مبارک پیلے عمامہ کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ یہ پیلاہٹ عمامہ کی ہے یا سر مبارک کی۔ میں آپؑ کے اوپر گر پڑا اور آپ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابن نباتہ! نہ رو، خدا کی قسم،

Presented by Ziaraat.Com

وہ سامنے جنت ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ آپؑ جنت کی طرف جا رہے ہیں میں تو اسی لیے رو رہا ہوں کہ اب اس کے بعد میں آپؑ کو نہیں پاؤں گا۔

اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔ آپؑ مجھے ایک حدیث رسولؐ سنائیں جو آپؑ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج کے بعد دوبارہ میں آپؑ سے کبھی کوئی حدیث نہیں سن سکوں گا۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں! اے اصبغ! ایک دن رسولؐ خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! میری مسجد میں چلے جاؤ اور میرے منبر پر تشریف لے جاؤ پھر تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ اس کے بعد خدا کی حمد وثنا اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھنے کے بعد لوگوں سے کہہ دو: اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے رسول بن کر تمھاری طرف آیا ہوں وہ تمھارے لیے فرما رہے ہیں: تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربینؑ اور تمام انبیاء و مرسلینؑ کی لعنت اور میری لعنت ہو اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، اور اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے اور جو کسی اجیر کی اُجرت سے ظلم کرے۔ (آپؑ نے فرمایا:) میں مسجد میں آیا اور آپؐ کے منبر پر چلا گیا۔ اس وقت تمام قریش اور جو لوگ مسجد میں تھے، سب میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں نے خدا کی حمد وثنا بیان کی اور پھر آپؐ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود وسلام پڑھا اور اس کے بعد کہا:

اے لوگو! مَیں رسولؐ خدا کی طرف سے تمھاری طرف اُن کا نمائندہ بن کر آیا ہوں وہ تم لوگوں کے لیے فرما رہے ہیں:

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربینؑ اور انبیاء و مرسلینؑ کی لعنت اور میری لعنت ہے اِس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے یا اجیر کی اُجرت میں اس پر ظلم کرے تو پوری قوم میں سے سوائے عمر بن خطاب کے کوئی بندہ نہ بولا۔ وہ بولا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ نے نبی اکرمؐ کی طرف سے پیغام دے دیا ہے اور تبلیغ کر دی ہے لیکن آپؑ نے ایک ایسی گفتگو فرمائی ہے جو واضح اور روشن نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں رسولؐ خدا کو خبر دیتا ہوں۔ میں نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اس کی خبر دی تو آپؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: میری مسجد میں جاؤ اور میرے منبر پر چلے جاؤ۔ خدا کی حمد وثنا بجالاؤ اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھو۔

پھر لوگوں سے کہو: اے لوگو! ہم کوئی چیز تمھارے لیے بیان نہیں کرتے مگر یہ کہ اس کی تاویل وتفسیر ہمارے پاس ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق میں (علیؑ) تمھارا باپ ہوں۔ مَیں تمھارا مولیٰ ہوں اور میں ہی تمھارا اجیر ہوں۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(وبالاسناد) عنه عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه قال: حدثنی ابی عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال: بنی الاسلام علی خمس دعائم: اقام الصلاة، وایتاء الزکٰوة، وصوم شهر رمضان، وحج البیت، والولایة لنا أهل البیت۔

(بحذفِ اسناد) جناب حسن بن محبوب نے ابوحمزہ ثمالیؒ سے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مشتمل ہے:

- نماز قائم کرنا
- زکوٰۃ ادا کرنا
- ماہِ رمضان کے روزے رکھنا
- حج کرنا
- اور ہم اہلِ بیتؑ کے ساتھ ولایت ومحبت رکھنا

ہر شخص سے چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا

(وبهذا الاسناد) قال: قال رسولؐ اللّٰه: لا تزال قدم عبد مؤمن یوم القیامة من بین یدی اللّٰه عزوجل حتٰی یسأله عن اربع خصال: عمرك فیما افنیته، وجسدك فیما ابلیته، ومالك من این اکتسبته واین وضعته، وعن حبنا أهل البیت۔

فقال رجل من القوم: وما علامة حبکم یارسولؐ اللّٰه؟

Presented by Ziaraat.Com

فقال: محبة هذا۔ ووضع يده علي رأس علي بن أبي طالب۔

گزشتہ سند کے ساتھ رسولؐ خدا سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو بندۂ مومن قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا تو اس سے چار چیزوں کے بارے میں حتماً سوال کیا جائے گا۔

① عمر کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کس چیز میں فنا کر دیا ہے۔
② بدن کے بارے میں اس کو اُس نے کس چیز میں مبتلا اور مصروف رکھا۔
③ مال کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں پر خرچ کیا۔
④ ہم اہلِ بیتؑ کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے ساتھ محبت کی علامت اور نشانی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس شخص کی محبت ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ علی بن ابی طالبؑ کے سر پر رکھا۔

جناب سلمان فارسیؓ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی ابن خالد المراغی قال: حدثنا القاسم بن محمد الدلال قال: حدثنا اسماعيل ابن محمد المزنی قال: حدثنا عثمان بن سعيد قال: حدثنا علی بن عراب عن موسٰی بن قيس الحضرمی عن سلمة بن كهيل عن عياض بن عياص عن ابيه قال: مر علی بن أبی طالبؑ بملأ فيه سلمانؓ ، فقال لهم سلمان: قوموا فخذوا بحجزة هذا، فوالله لا يخبركم بسر نبيكم صلوات الله عليه احد غيره۔

(بحذفِ اسناد) سلمہ بن کہیل نے عیاض بن عیاض سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ ایک گروہ کے قریب سے گذر رہے تھے کہ جن میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے۔ آپؓ (سلمان) نے لوگوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم، اس شخص کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو نبی

Presented by Ziaraat.Com

اکرمؐ کے اسرار ورموز کو بیان کرے۔

سالم بن ابوحفصہ کا تعجب کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى المظفر بن احمد البلخى قال: حدثنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافى قال: أخبرنى ابوجعفر احمد بن مابنداز ان منصور بن العباس العصيانى حدثهم عن الحسن بن على الخزاز عن على بن عقبة عن سالم بن ابى حفصة قال: لما هلك ابوجعفر محمد بن على الباقر عليهما السلام قلت لأصحابى : انتظرونى حتٰى ادخل على ابى عبدالله جعفر بن محمد فأعزيه به، فدخلت عليه فعزيته ثم قلت: انا لله وانا اليه راجعون ذهب والله من كان يقول: قال رسولؐ الله فلا يسأل عمن بينه وبين رسولؐ الله، والله لا يرى مثله ابداً۔

قال: فسكت ابو عبداللهؑ ساعة ثم قال: قال الله تبارك وتعالٰى : ان من عبادى من يتصد بشق من تمرة فأربيها له كما يربى احدكم فلوه حتٰى اجعلها له مثل جبل احد، فخرجت الى أصحابى فقلت: ما رأيت اعجب من هذا كنا نستعظم قول ابى جعفرؑ قال رسولؐ الله بلاواسطة فقال لى ابو عبدالله قال الله تعالٰى بلاواسطة۔

علی بن عقبہ نے سالم بن ابوحفصہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: جب حضرت ابوجعفر محمد بن علی امام باقرؑ کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اس بات کا انتظار کر رہے ہو کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ ان کے والد کی تعزیت کروں۔ مَیں آپؑ کے پاس حاضر ہوا، اور آپؑ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے عرض کیا:

Presented by Ziaraat.Com

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

خدا کی قسم، ہمارے درمیان سے وہ شخص چلا گیا جو یوں فرمایا کرتا تھا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اور اس کے اور رسول خداؐ کے درمیان واسطہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا تھا۔ خدا کی قسم، اس کی مثل کبھی کوئی نہیں دیکھا جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: تحقیق میرے بندوں میں سے جو بھی کھجور کا ایک نصف حصہ صدقہ کرے گا پس وہ اس نصف کو اس کے لیے اس قدر فائدہ مند قرار دیا جائے گا جیسے تم میں سے کوئی بچھڑا سے فائدہ حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اس شخص کے لیے اُحد پہاڑ کے مثل قرار دیا جاتا ہے۔

سالم بیان کرتا ہے: میں یہ سننے کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس باہر آیا اور ان سے کہا: ہم ابوجعفر علیہ السلام کے قول کو عظیم اور بزرگ شمار کرتے تھے۔ میں تو اس سے بھی عجیب تر سن کر آیا ہوں۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے سامنے قولِ خدا کو بغیر واسطے کے ذکر کیا۔ (لا ریب ان ہستیوں کا اللہ اور اس کے رسولؐ سے الہامی وروحانی تعلق اپنی انتہا پر تھا۔ مصلح)

بندے کا ایمان چار چیزوں سے مکمل ہوتا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر ابن محمد عن ابيه عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن على ابن الحكم عن ابى سعيد القماط عن المفضل بن عمر الجعابى قال: سمعت ابا عبداللّٰه جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكمل ايمان العبد حتّٰى تكون فيه اربع خصال: يحسن خلقه، ويستخف نفسه، ويمسك الفضل من قوله: ويخرج الفضل من ماله۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر جعابی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: کسی بندۂ مومن کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ اس میں

Presented by Ziaraat.Com

چار چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

① اس کا اخلاق اچھا ہو۔

② وہ اپنے آپ کو حقیر اور خفیف قرار دے (یعنی اس کے اندر سے ''انا'' ختم ہو چکی ہو)۔

③ اپنے قول میں فضل کو ملحوظ رکھے (یعنی افضل اور اچھی گفتگو کرے)۔

④ اور اپنے مال سے فضل کو نکالے (یعنی زکوٰۃ، صدقات، خمس دے)۔

حدیث قدسی

(وبالاسناد) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد بن حفظة قال: حدثنی ابوحفص عمر بن محمد الزيات الصيرفی قال: حدثنا علی بن مهرويه القزوينی قال: حدثنا داود بن سليمان الغازی قال: حدثنا علی بن موسٰی الرضا قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر العبد الصالح قال: حدثنی ابی جعفر ابن محمد الصادق قال: حدثنی ابی محمد بن علی الباقر قال: حدثنی ابی علی بن الحسين زين العابدين قال: حدثنی ابی الحسين بن علی الشهيد قال: حدثنی ابی امير المؤمنين علی بن ابی طالب قال: حدثنی اخی رسولؐ اللّٰه قال: يقول اللّٰه عزوجل: يابن آدم ما تنصفنی، اتحبب اليك بالنعم وتنمقت الی بالمعاصی، خيری اليك منزول وشرك الی صاعد، ولا يزال ملك كريم يأتينی عنك فی كل يوم بعمل غير صالح۔ يابن آدم لو سمعت وصفك من غيرك وانت لا تدری من الموصوف لسارعت الی مقته۔

ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد بن حفظہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ابوحفص عمر بن محمد زیات صیرفی نے اور وہ بیان کرتے ہیں: مجھے علی بن مہرویہ قزوینی نے اور اس نے کہا: ہمیں داؤد بن سلیمان غازی نے اور انھوں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر عبد صالح نے بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں مجھے

Presented by Ziaraat.Com

میرے والد ابو جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد علیؑ بن حسینؑ زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد حسین بن علیؑ شہید (کربلا) نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے بھائی رسولِؐ خدا نے بیان کیا اور آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے فرزندِ آدمؑ! تو نے میرے حق میں انصاف نہیں کیا۔ میں تیرے ساتھ نعمت کے ذریعے اظہارِ محبت کرتا ہوں اور تم میرے بارے میں میری نافرمانی اور معصیت کے ذریعے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو اور میری خیر تمھاری طرف نازل ہوتی ہے اور تمھاری طرف سے شر میری طرف بلند ہوتی ہے، اور ہر روز تمھاری طرف سے ایک ملکِ کریم غیر صالح عمل لے کر میرے پاس آتا ہے۔

اے فرزندِ آدمؑ! تم نے اپنے اوصاف اپنے غیر سے سنے جبکہ تمھیں کیا معلوم کہ تمھارے اوصاف کیا ہیں (اگر معلوم ہوتے تو) پھر تم اپنی موت کی طرف جلدی کرتے (یعنی مرنے کو پسند کرتے)۔

علم کی خیانت مال کی خیانت سے سخت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسین بن علی بن عمر الکوفی قال: حدثنی القاسم بن محمد بن حماد الدلال قال: حدثنا عبید بن یعیش قال: حدثنا مصعب بن سلام عن ابی سعید عن عکرمة عن ابن عباس قال: قال رسولؐ الله: تناصحوا فی العلم فان خیانة احدکم فی علمه اشد من خیانته فی ماله، وان الله سائلکم یوم القیامة۔

(بحذفِ اسناد) عکرمہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے رسولِؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دوسرے کو علم سکھاؤ کیونکہ تم میں سے کسی کا اپنے علم میں خیانت کرنا مال کی خیانت سے زیادہ سخت اور قابلِ مذمت ہے اور قیامت کے دن خداوندِ متعال تم سے اس

Presented by Ziaraat.Com

کے بارے میں سوال کرے گا۔

بنی اسرائیل کے ایک قاضی کی وصیّت

(وبالاسناد) قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا علی بن الحسین بن عبداللّٰه بن اسلم قال: حدثنی ابی قال: حدثنا معاویة بن سفیان المزنی قال: حدثنی محمد بن اسماعیل بن الحکم عن ابی جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال: کان فی بنی اسرائیل قاض وکان یقضی بینهم۔

قال: فلما حضره الموت قال لأمرأته: اذا مت فاغسلینی وکفنینی وضعینی علی سریری وغطی وجهی فانك لا ترین سوءاً۔

قال: فلما ان مات فعلت به ذٰلك ثم مکثت حیًا وکشف علی وجهه لتنظر الیه فاذا هی بدودة تعترض منخره، ففزعت لذٰلك، فلما کان اللیل اتاها فی منامها فقال لها: افزعك ما رأیت؟ فقالت: اجل لقد فزعت۔ فقال: اما انك ان کنت فزعت ما کان رأیت الا فی اخیك فلان، أتانی ومعه خصم له فلما جلسا الی قلت اللهم اجعل الحق له ووجه القضاء له علی صاحبه، فلما اختصما الی کان الحق له ورأیت ذٰلك بینًا فی القضاء، فوجهت القضاء له علی صاحبه، فأصابنی ما رأیت لموضع هو أی کان معه وان وافقه الحق۔

(بحذف اسناد) محمد بن اسماعیل بن حکم نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک قاضی تھا جو ان کے درمیان قضاوت کیا کرتا

Presented by Ziaraat.Com

تھا۔ آپؑ نے (مزید) فرمایا: جب اس قاضی کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا اور کفن دینا، میت تخت پر رکھنا اور میرے چہرے کو ڈھانپ دینا تا کہ کوئی برائی تمہیں نظر نہ آئے۔ امام نے فرمایا: جب وہ قاضی مر گیا تو اس کی بیوی نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس نے اس کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تا کہ اس کی طرف دیکھے تو اچانک اس نے دیکھا کہ ایک کیڑا اس کی ناک میں گھس رہا ہے۔ پس اس کی بیوی دہشت زدہ ہو گئی۔ جب رات ہوئی تو وہ شخص اس کے خواب میں آیا اور اس نے کہا: جو کچھ تو نے دیکھا ہے، اس کی وجہ سے تم خوف زدہ ہو گئی تھیں۔ اس نے کہا: ہاں! واقعاً میں انتہائی خوف زدہ ہو گئی تھی۔ قاضی نے کہا: اگر تم خوف زدہ ہو گئی تھیں تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ تمھارے فلاں بھائی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا ایک شخص کے ساتھ جھگڑا تھا اور وہ اپنے دشمن کے ہمراہ میرے پاس آیا۔ جب وہ دونوں میرے پاس بیٹھ گئے تو اس وقت میں نے کہا: اے اللہ! تو حق اس میرے رشتہ دار کے لیے قرار دے۔ (یعنی میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی) اور میری قضاوت اس کے حق میں ہو اور اس کے دشمن کے خلاف ثابت ہو۔

جب ان دونوں نے میرے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا اور میں نے بینہ اور بیانات کو سنا تو مجھے معلوم ہوا کہ حق تمھارے بھائی کے ساتھ ہے۔ میں نے اس کے حق میں اور دوسرے کے خلاف فیصلہ کر دیا اب یہ جو تم نے میرے ساتھ معاملہ دیکھا ہے، یہ میری اس خواہش کی وجہ سے تھا اگر چہ وہ حق ثابت ہوئی تھی۔ (یعنی ایک حاکم اور قاضی کے لیے ایسی خواہش بھی موجب گرفت ہے تو اگر وہ خلاف حق فیصلہ کریں گے تو اس کی سزا کتنی ہے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے)۔ (مترجم)

اُونٹ خود بول اُٹھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثني هارون بن عبدالرحمٰن بن خاطب بن ابي بلتعة قال: حدثني زكريا بن اسماعيل الزيدي من ولد زيد بن ثابت الأنصاري عن ابيه سلمان عن عمه سلمان بن زيد بن ثابت عن زيد بن

Presented by Ziaraat.Com

ثابت قال: خرجنا جماعة من الصحابة فی غزاه من الغزوات مع رسولؐ اللّٰه حتٰی وقفنا فی مجمع طرق فطلع اعرابی بخطام بعیر حتٰی وقف علی رسولؐ اللّٰه وقال: السلام علیك یارسولؐ اللّٰه ورحمة اللّٰه وبرکاته۔ فقال له رسولؐ اللّٰه: وعلیك السلام۔ قال: کیف اصبحت بأبی انت وامی یارسولؐ اللّٰه؟ قال له: احمد اللّٰه الیك کیف اصبحت۔

قال: وکان وراء البعیر الذی یقوده الاعرابی رجل فقال: یارسولؐ اللّٰه ان هذا الاعرابی سرق البعیر، فرغا البعیر ساعة فأنصت له رسولؐ اللّٰه یسمع رغاه۔

قال: ثم اقبل رسولؐ اللّٰه علی الرجل فقال: انصرف عنه فان البعیر یشهد علیك انك کاذب۔ قال: فانصرف الرجل واقبل رسولؐ اللّٰه علی الاعرابی فقال: أی شیٔ قلت حین جئتنی؟ قال: قلت اللهم صل علی محمد حتٰی لا تبقی صلاة، اللهم بارك علی محمد حتٰی لا تبقی برکة، اللهم سلم علی محمد حتٰی لا یبقی سلام اللهم ارحم محمدا حتٰی لا تبقی رحمة۔ فقال رسولؐ اللّٰه: انی اقول ما لی اری البعیر ینطق بعذره واری الملائکة قد سدوا الأبق۔

(بحذف اسناد) زید بن ثابتؓ نے بیان کیا ہے: ایک غزوہ میں ہم رسولؐ خدا کے ساتھ جارہے تھے اور صحابہ کی ایک پوری جماعت آپؐ کے ساتھ تھی۔ جب ہم ایک چوراہے پر رُکے تو دیکھا کہ ایک اعرابی ایک اونٹ کی نکیل کو کھینچ کر لایا ہے اور وہ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

السلام علیک یارسول اللّٰہ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔

رسولؐ خدا نے اس کا جواب دیا: علیک السلام۔

پھر اس نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں آپ کے مزاج شریف کیسے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: الحمدللہ! تمہارا کیا حال ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

اس نے عرض کیا: الحمد للہ!

راوی بیان کرتا ہے: وہ اونٹ جس کو اعرابی کھینچ کر لایا تھا اس کے پیچھے ایک شخص تھا جو بول پڑا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اس اعرابی نے میرا یہ اونٹ چرا لیا ہے۔ جیسے ہی اس شخص نے یہ دعویٰ کیا اسی وقت اس اونٹ نے بلبلانا شروع کر دیا۔ رسولؐ خدا اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس بلبلاہٹ کو سنا۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر جناب رسولؐ خدا اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دور ہو جاؤ اس اونٹ سے کیونکہ خود اونٹ نے بول کر تیرے خلاف گواہی دے دی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: وہ شخص اونٹ چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا اور اس کے بعد رسولؐ خدا اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اعرابی! جب تو میرے پاس آ رہا تھا تو نے کون سے کلمات اپنی زبان پر جاری کیے تھے۔

اس نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں یوں کہہ رہا تھا:

اللهم صلی علی محمد حتی لا تبقی صلاة

''اے میرے اللہ! تو محمدؐ پر درود ارسال فرما یہاں تک کوئی درود باقی نہ رہے''۔

اللهم بارك علی محمد حتیٰ لا تبقی برکة

''اے اللہ! تو محمدؐ پر اپنی برکت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی برکت باقی نہ رہے''۔

اللهم سلم علی محمد حتیٰ لا تبقی سلام

''اے اللہ! محمدؐ پر سلامتی نازل فرما یہاں تک کہ کوئی سلامتی باقی نہ رہے''۔

اللهم ارحم محمدا حتیٰ لا تبقی رحمة

''اے اللہ! تو محمدؐ پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی رحمت باقی نہ رہے''۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اچھا! میں بھی کہہ رہا ہوں کیا وجہ ہے کہ اونٹ اس قدر فصاحت کے ساتھ حجت قائم کر رہا ہے اور میں ملائکہ کو دیکھ رہا تھا کہ جو اس بھاگنے والے کو قابو کیے ہوئے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

نبی اکرمؐ نے بادل کے وقت دعا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطیب بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن اسکاف قال: حدثنا مصعب بن مقدام بن شریح عن ابیه عن عائشه ان النبیؐ کان اذا رأی ناشئًا ترك كل شئ وان كان فی صلاة وقال: اللهم انی اعوذبك من شر ما فیه فان ذهب حمد اللّٰه وان امطر قال: اللهم ناشئًا نافعا۔ الناشئ السحاب والمخیلة ایضا السحابة۔

ویروی ان عبید بن الابرص الاسدی قال للمنذر بن ماء السما حین خیره وأراد قتله: ان شئت من الاكحل، وان شئت من الابحل، وان شئت من الورید۔ فقال: ابیت اللعن ثلاث خصال كسحائب عاد ولا خیر فیها لمرتاد۔

(بحذف اسناد) مصعب بن مقدام بن شریح نے اپنے والد سے اور اس نے ام المومنین عائشہؓ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں: تحقیق نبی اکرمؐ جب بھی گھٹا اٹھتی ہوئی دیکھتے، ہر کام کو چھوڑ دیتے حتیٰ کہ اگر آپؐ نماز میں ہوتے تو اس کو بھی ترک کر دیتے اور یوں دعا کرتے:

اللهم انی اعوذبك من شرما فیه

''اے اللہ! جو اس بادل کی گھٹا میں شر موجود ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اگر وہ گھٹا چلی جاتی تو آپؐ فرماتے: الحمدللہ اور اگر اس سے بارش شروع ہو جاتی تو پھر آپ یوں دعا کرتے:

اللهم ناشئًا نافعا

''اے میرے اللہ اس بادل اور بارش کو ہمارے لیے فائدہ مند قرار دے''۔

(ناشی سے مراد بادل اور مخیلہ سے مراد بھی بادل ہے) اس روایت کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

روایت کی گئی ہے کہ عبید بن ابرص اسدی نے منذر بن ماء السماء کو جب قتل کرنے کا

Presented by Ziaraat.Com

ارادہ کیا تو اس وقت اسے کہا: اگر تو چاہے تو میں تیری سرگین (یہ ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو میں تیری ابجل (یہ بھی ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تیری ورید (یہ بھی رگ کو ہی کہتے ہیں) کو کاٹ دیتا ہوں ان تین میں سے جس کو تو چاہے اختیار کر سکتا ہے تو اس نے جواب میں کہا: یہ تینوں چیزیں قومِ عاد کے بادلوں کی مانند ہیں جن میں کوئی خیر نہیں ہے۔

ملک الموت مومنین کے ساتھ بہت زیادہ نرم ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا احمد بن سلمة عن ابراهيم بن محمد عن الحسن بن حذيفة عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: مرض رجل من اصحاب سلمان رحمه الله فافتقده فقال: اين صاحبكم؟ فقالوا: مريض۔ قال: امشوا بنا نعوده، فقاموا معه، فلما دخلوا على الرجل اذا هو يجود بنفسه، فقال سلمان: ياملك الموت ارفق بولى الله۔ قال ملك الموت بكلام يسمعه من حضر: يا ابا عبدالله انى ارفق بالمؤمنين ولو ظهرت لأحد لظهرت لك۔

(بحذفِ اسناد) حسن بن حذیفہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے ایک بیمار ہو گیا جب آپ نے اسے نہ پایا تو دوسروں سے فرمایا: تمہارا وہ ساتھی کہاں چلا گیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: وہ بیمار ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو، ہم اس کی عیادت کو چلیں۔ پس وہ تمام آپؑ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور اس کی طرف چل دیے۔ جب یہ سارے اس کے گھر میں داخل ہوئے تو

Presented by Ziaraat.Com

وہ جان کنی کی حالت میں تھا۔ جناب سلمانؓ نے ملک الموت سے فرمایا: اے ملک الموت! اللہ کے دوست اور ولی کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔ ملک الموت نے یہ جواب دیا، جس کو تمام حاضرین نے سنا۔

اے ابوعبداللہ! میں مومنین کے لیے انتہائی زیادہ نرمی سے پیش آتا ہوں اور اگر میں اس کا کسی دوسرے کے لیے اظہار کروں تو اس کا آپؐ کے لیے بھی اظہار کروں گا۔

نبی اکرمؐ کی دعا سے بارش کا برسنا

(وبالاسناد) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا ابوالطیب حسین بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم قال: حدثنا ابوعمران موسٰی بن محمد الحناط قال: حدثنا اسحاق بن ابراهیم الخراسانی۔ وهو ابن ابی اسرائیل ۔ قال: حدثنا شریك عن عبداللّٰه بن عمر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال: اصابنا عطش فی الحدیبیة، فجهشنا الی النبیؐ فبسط یدیه بالدعاء فتألف السحاب وجاء الغیث فروینا منه۔

قال ابوالطیب: قال الأصمعی ﴿الجهش﴾: ان یفزع الانسان الی الانسان، قال ابوعبیدة : هی مع فزعه، كأنه یرید البكاء۔ وفی لغة اخری اجهشت اجهاشا فانا مجهش، ومنه قول لبید:

قالت تشكی الی النفس مجهشة
وقد حملتك سبعاً بعد سبعینا

فان تزادی ثلاثا تبلغی املا
وفی الثلاث وفاء للثمانینا

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عمر نے ابوسلمہ سے اور اس نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔
ابوہریرہ کہتا ہے: مقامِ حدیبیہ میں ہم سب پر پیاس کا غلبہ طاری ہوا۔ ہم نے روتے ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

نبی اکرمؐ سے التجا کی۔ پس آپؐ نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی، دعا کے ختم ہوتے ہی بادل جمع ہونا شروع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی جس سے ہم سب سیراب ہو گئے۔

(ابوالطیب نے بیان کیا ہے کہ اصمعی نے بیان کیا ہے کہ جہش کا معنی ہے۔ ایک انسان کا دوسرے انسان سے رو کر یا رونے والی شکل بنا کر فریاد والتجا کرنا ہے۔ ابوعبیدہ نے کہا ہے: جہش زدہ ہو کر التجا کرنا گویا اس سے مراد رونے والا ہی ہے)۔

''ایک دوسری لغت میں بیان ہوا اجهشت اجهاشا، فانا مجهش یعنی میں نے خوف زدہ ہو کر التجا کی اور میں التجا کرنے والا ہوں'' اور اسی سے لبید کا یہ قول ہے:

قالت تشكى الى النفس مجهشة
وقد حملتك سبعا بعد سبعينا

فان تزادى ثلاثا تبلغى املا
وفى الثلاث وفاء للثمانينا

''اس عورت نے کہا: نفس نے میرے سامنے روتے ہوئے وہ فریاد کی حالانکہ میں نے تجھے اُٹھایا سات کے بعد ستر یعنی ۷۷ مرتبہ۔ اور اگر تین دفعہ کا اضافہ کر دیتا تو پورا کرتی اور تین کے پورا کرنے سے اسی (۸۰) پورا ہو جاتا''۔

عمر بن عبدالعزیز کی شان میں شعر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا احمد بن عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابوالفضل الربعی قال: حدثنا جميل المكى قال: حدثنى الأصمعى قال: حدثنا جابر بن عون قال: دخل اسماء بن خارجة الفزارية على عمر بن عبدالعزيز يوم بويع له فأنشأ يقول:

ان اولى الأنام بالحق قدما
هو أولى بأن يكون خليقا

Presented by Ziaraat.Com

بالامر والنهی اللاتی
یأبی بغیره ان یلیقا

من ابوه عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جده فاروقا

فقال عمر: لو امسکت عن هذا لکان أحب لی۔

(بحذف اسناد) جابر بن عون نے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے: جس دن عمر بن عبدالعزیز کی بیعت کی گئی تو اس دن اسماء بن خارجہ فزاریہ اس کے پاس گیا۔ اس نے عمر بن عبدالعزیز کی شان میں یہ اشعار پڑھے:

ان اولی الأنام بالحق قدما
هو أولی بأن یکون خلیقا

بالامر والنهی اللاتی
یأبی بغیره ان یلیقا

من ابوه عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جده فاروقا

''تحقیق لوگوں سے زیادہ حق دار تھا وہ مقدم ہوا اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ اس خیانت کے لیے لائق ہے۔ امر اور نہی دونوں اس کے غیر کو سزاوار نہیں ہیں۔ اس کے والد عبدالعزیز بن مروان کے اور اس کے جو اس کا دادا جو فاروق تھا''۔

خلیفہ کا لوگوں کے گھر میں تجسس کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی قال: حدثنا القاضی ابوعبدالله الحسین بن اسماعیل قال: حدثنا ابوسعید عبدالله بن شبیب قال: حدثنی ابن ابی اویس قال:

Presented by Ziaraat.Com

حدثنی اخی عن سلمان بن بلال عن محمد بن یوسف عن السائب بن برید أن عمر بن الخطاب بینما هو یمشی فی ازقة المدینة اذ هو بأصوات فی بیت فاطلع علیهم فاذاهم علی شراب، فقالوا له حین رأوه: ما هذا یابن الخطاب ألیس اللّٰه تعالٰی یقول: ﴿ولا تجسسوا﴾ قال: فأعرض عمر عنهم وانصرف مبادراً۔

(بحذفِ اسناد) سائب بن برید نقل کرتا ہے: جب عمر بن خطاب حاکمِ مدینہ بنا تو وہ مدینہ کے گلی کوچوں میں رات کی تاریکی میں لوگوں کے گھروں میں جھانکا کرتا تھا اور پھر لوگوں کو برائی پر آواز دے کر خبردار کرتا تھا۔ ایک دن اس نے ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ گھر میں شراب نوشی کر رہے ہیں تو اس نے ان کو خبردار کیا۔ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ خلیفہ ہیں تو ان لوگوں نے کہا: جناب! یہ کون سا طریقہ ہے، کیا حکمِ خدا یہ نہیں ہے کہ ولا تجسسوا "یعنی تم لوگوں کے بارے میں تجسس نہ کرو"۔

راوی بیان کرتا ہے: جب خلیفہ نے یہ سنا تو ان کو چھوڑ کر جلدی جلدی چلا گیا۔

کعب بن سور بصرہ کا قاضی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوسعید الحسن بن عبداللّٰه المرزبانی قال: حدثنا ابن درید قال: حدثنا اسحاق بن عبداللّٰه الطلحی قال: قال الأصمعی ولی عمر بن الخطاب کعب بن سور قضاء البصرة، وکان سبب ذٰلك ان حضر مجلس عمر فجاء ت امرأة فقالت: یاامیرالمؤمنین ان زوجی صوام قوام۔ فقال عمر: ان هذا الرجل صالح لیتنی کن کذا، فردت علیه الکلام قال عمر کما قال، فقال کعب بن سور الأزدی: یاامیر المؤمنین انها تشکو زوجها تخبر أنها لاحظ لها منه۔ قال علیّ بزوجها، فأتی به فقال له: ما بالها تشکوك وما

Presented by Ziaraat.Com

رأيت اكرم شكوى منها۔ قال له: يا أميرالمؤمنين انى امرء افزعنى ما قد نزل فى الحجر والنحل وفى السبع الطوال۔ فقال له كعب: ان لها عليك حقاً فابعل فأوها الحق فصم ثم وصل۔ فقال عمر لكعب: اقض بينهما۔ قال: نعم احل اللّٰه للرجال اربعاً فأوجب لكل واحدة ليلة، فلها من كل اربع ليال ليلة، ويضع بنفسه فى الثلاثة ماشاء، فالزمه ذٰلك۔ وقال لكعب: اخرج قاضياً على البصرة، فلم يزل عليها حتٰى قتل عثمان، فلما كان يوم الجمل خرج مع أهل البصرة وفى عنقه مصحف، فقتل هو يومئذ وثلاثة اخوة له او اربعة، فجاء ت امهم فوجدتهم فى القتلى فحملتهم وجعلت تقول:

ايا عين ابكى بدمع سرب
على فتية من خيار العرب

فما ضرهم غير حين النفوس
أى اميرى قريش غلب

(بحذفِ اسناد) اصمعی نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کعب بن سور کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا اور اس کے تقرر کا سبب یہ تھا کہ عمر کے دربار میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عمر کے سامنے اپنے شوہر کی یوں شکایت کی: اے امیر المومنین! میرا شوہر ہر دن روزے اور ہر رات قیام میں گذار دیتا ہے۔ یعنی راتوں کو عبادتِ خدا میں عبادت کرتے ہوئے اور دن کو روزے سے بسر کرتا ہے۔

عمر نے اس کے جواب میں کہا: اے بی بی! تمہارا شوہر ایک نیک اور صالح شخص ہے کاش میں بھی ایسا ہو جاؤں۔ اس عورت نے دوبارہ اپنی بات کی تکرار کی تو آپ نے پھر ویسا ہی جواب دیا۔

کعب بن سور ازدی نے عرض کیا: جنابِ عالیٰ! یہ عورت آپ کے سامنے اپنے شوہر کی

Presented by Ziaraat.Com

شکایت کر رہی ہے اور آپ کو یہ خبر دے رہی ہے کہ اس کے شوہر کے پاس اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے یعنی اس کے لیے کوئی وقت نہیں ہے۔

عمر نے فرمایا: اے بی بی! اپنے شوہر کو میرے پاس بلاؤ۔ جب اس کو بلایا گیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ تیری بیوی تیری شکایت کر رہی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی شکایت بھی مناسب ہے؟

اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں ایک مصیبت زدہ آدمی ہوں جو کچھ ان سات سالوں میں میری کھیتی باڑی اور باغات میں واقع ہو رہا ہے اس نے مجھے غم زدہ کر دیا ہے۔

اس کے بعد کعب نے اس سے کہا: درست ہے، لیکن تیری بیوی کا تیرے اوپر حق ہے پہلے اس کو پورا کرو پھر عبادت کرو یا روزے رکھو۔

عمر نے کعب سے کہا: آپ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کریں۔

کعب نے کہا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کے لیے چار عورتیں ایک وقت میں حلال فرمائی ہیں اور ہر ایک کے حق میں ایک رات کو لازم قرار دیا ہے۔ چار راتوں میں سے ایک رات اس کا حق ہے اور باقی تین راتیں شوہر کا حق ہیں، وہ ان راتوں کو جیسے چاہے بسر کر سکتا ہے۔ عمر نے اس کے شوہر کو اس کا ملزم قرار دیا ہے اور کعب سے کہا: جاؤ میں نے آپ کو بصرہ کا قاضی مقرر کر دیا ہے۔ پس وہ بصرہ کا قاضی مقرر رہا یہاں تک عثمان قتل ہو گیا اور اس کے بعد وہ جنگِ جمل میں عائشہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوا تو اس کے گلے میں قرآنِ پاک آویزاں تھا اور جنگ جمل کے دن وہ قتل ہوا اور اس جنگ میں اس کے تین یا چار بھائی بھی مارے گئے۔ ان کی ماں آئی اور اس نے اپنے فرزندوں کو قتل کیا ہوا پایا تو یوں مرثیہ پڑھا:

ایا عین ابکی بلمع سرب
علی فتیة من خیار العرب

فما ضرهم غیر حین النفوس
أی امیری قریش غلب

''اے آنکھ! میں گریہ کروں گی آنسوؤں کے ساتھ ان جوانوں پر جو تمام عرب سے بہتر تھے۔ پس اس وقت تک کوئی نفس بھی ان کی شرافت کو نقصان نہیں دے سکتا، خواہ وہ قریش کا سردار ہی کیوں نہ ہو''۔

Presented by Ziaraat.Com

علیؑ کے مقابل میں کفر کے سردار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسن بن علی بن الحسین الکوفی قال: حدثنا القاسم بن محمد الدلال قال: حدثنا یحیٰی بن اسماعیل المزنی قال: حدثنا جعفر بن علی قال: حدثنا علی بن هاشم عن ابیه عن بکیر بن عبدالله الطویل وعمار بن أبی معاویة قال: حدثنا أبوعثمان البجلی مؤذن بنی اقصی قال بکیر: اذن لنا اربعین سنة۔

قال: سمعت علیا علیہ السلام یقول یوم الجمل: ﴿وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم فطعنوا فی دینکم فقاتلوا أئمة الکفر انهم لا ایمان لهم لعلهم ینتهون﴾ ثم حلف حین قرأها انه ما قوتل اهلها منذ نزلت حتی الیوم۔

قال بکیر: فسألت عنها اباجعفر، فقال: صدق الشیخ هکذا قال علی علیہ السلام، هکذا کان۔

(بحذف اسناد) عمار بن ابو معاویہ نے ذکر کیا ہے کہ ہم سے بنو اقصٰی کے مؤذن ابو عثمان بجلی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: بکیر نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ چالیس سال کا تھا تو میں نے خود امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا آپ جمل کے دن قرآن کی اِس آیت کی تلاوت فرمارہے تھے:

وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ

''اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور پھر تمھارے دین میں طعنہ زنی کرنا شروع کر دیں تو پھر تم بھی ان کفر کے سرداروں کو قتل کرو، اور ان کا ایمان میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ممکن ہے وہ اس طرح باز آ جائیں''۔ (سورہ توبہ، آیت ۱۲)

Presented by Ziaraat.Com

پھر مولائے کائناتؑ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم، جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے، میں نے آج سے پہلے اس آیت کے مطابق جنگ نہیں کی تھی۔ بکیر بیان کرتا ہے: میں نے ابوجعفر سے اس کی تصدیق کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بھی بیان کیا: ہاں! یہ شخص سچ کہہ رہا ہے۔ امیر المومنین علیؑ نے یوں بھی فرمایا تھا اور ایسے ہی تھا۔

جس کو موت یاد ہو وہ فراق نہیں کرتا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: أخبرني الحسن بن علي قال: حدثنا احمد ابن سعيد قال: حدثني الزبير بن بكار قال: حدثنا علي بن محمد قال: كان عمرو بن العاص يقول: ان في علي دعابة۔ فبلغ ذٰلك اميرالمؤمنين عليه السلام فقال: زعم ابن النابغة اني تلعابة مزاحة ذودعابة اعافس وامارس، هيهات يمنع من العفاس والمراس ذكر الموت وخوف البعث والحساب ومن كان له قلب، ففي هذا له واعظ وزاجر، أما وشر القول الكذب، انه ليحدث فيكذب ويعد فيلف، فاذا كان يوم البأس فأي زاجر وآمر هو ما لم يأخذ السيوف هام الرجال، فاذا كان ذٰلك فاعظم مكيدته في نفسه ان يمنح القوم استه۔

(بحذف اسناد) علی بن محمد نے بیان کیا ہے: عمرو بن عاص تھا جو کہتا تھا: علیؑ ابن ابی طالبؑ فراق زیادہ کرتے ہیں۔ جب اس کے بارے میں امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے سنا تو آپ نے فرمایا: وہ نالائق عورت کا بیٹا! یہ گمان کرتا ہے کہ میں لہوولعب اور زیادہ فراق کرنے والا ہوں اور افسوس صد افسوس موت کی یاد محشر میں محشور ہونے اور حساب و کتاب کا خوف اس طرح کے لہوولعب اور ہر وقت کثرت سے فراق کرنے سے روکتے ہیں اور جس شخص کے پاس دلؔ (عقل) ہے، اس کے لیے خود یہ ایک اور روکنے والا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ بُری بات جھوٹ ہے کیونکہ یہ جھوٹا جب بولتا ہے جھوٹ ہی بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو

Presented by Ziaraat.Com

وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا پھر اس سے روکنے والا اور حکم دینے والا کون ہوگا۔ اور جب میدانِ جنگ میں تلواریں لوگوں کے سر اُڑا رہی ہوتی ہیں، اس وقت یہ لوگوں کو اپنی شرمگاہ دکھا دیتا ہے۔

زمین کا سب سے افضل ٹکڑا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا عبدالله احمد بن مستورد قال: حدثنا عبدالله ابن يحيٰى عن على بن عاصم عن ابى حمزة الثمالى قال: قال لنا على بن الحسين زين العابدين عليهما السلام: أى البقاع افضل؟ فقلت: الله ورسوله وابن رسوله اعلم۔ فقال: ان افضل البقاع ما بين الركن والمقام ،ولو ان رجلا عمر ما عمر نوح فى قومه ألف سنة الا خمسين عاماً يصوم النهار ويقوم الليل فى ذٰلك الموضع ثم لقى الله بغير ولا يتنا لم ينفعه ذٰلك شيئا۔

(بحذفِ اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت امام علی بن حسین زین العابدینؑ نے مجھ سے سوال کیا: زمین کا کون سا ٹکڑا سب سے افضل ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ اور اس کے رسول کا فرزند اس کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: زمین کا ٹکڑا جو رکن و مقام کے درمیان ہے، وہ پوری زمین میں سے سب سے زیادہ افضل ہے۔ (اے ثمالی!) اگر کوئی شخص حضرت نوح علیہ السلام کی اس زندگی کے برابر زندگی بسر کرے جو آپؑ نے اپنی قوم کے درمیان تبلیغ میں بسر فرمائی جو کہ ساڑھے نو سو سال تھی وہ شخص اس زندگی میں سارے دن روزے رکھے اور ساری راتیں عبادتِ خدا میں بسر کرے اس کی راتیں اور دن اس افضل مقام پر بسر ہوں اور پھر بھی وہ ہماری ولایت کے بغیر مر جائے تو اس کی عبادت اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر اُمید کے بھی نعمت ملتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه قال: حدثنی ابی قال: حدثنی سعد بن عبدالله قال: حدثنا احمد بن محمد بن عیسٰی عن عبدالله بن مسکان عن بکر بن محمد قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: کم من نعمة لله علی عبده فی غیره آمله، وکم من مؤمل املا الخیار فی غیره، وکم من ساعٍ الی حتفه وهو مبطئ عن حظه۔

(بحذف اسناد) بکر بن محمدؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ایسی ہیں جو بندے کو بغیر امید کے اللہ کی طرف سے مل جاتی ہیں اور کافی ایسی نعمتیں ہیں جن کی وہ امید رکھتا ہے لیکن ان کی خیر اس کے لیے اختیار کی جاتی ہیں (یعنی معاملہ اُلٹ ہوتا ہے) اور وہ موت کی طرف جلدی جلدی جا رہا ہوتا ہے جبکہ وہ اپنا حق ادا کرنے میں سستی کر رہا ہوتا ہے۔

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسین محمد بن المظفر قال: حدثنا محمد بن عبد ربه قال: حدثنا عصام بن یوسف قال: حدثنا ابوبکر بن عباس عن عبدالله بن سعید عن ابیه عن ابی هریرة قال: قال رسولؐ الله: اللهم من احبنی فارزقه الکفاف والعفاف، ومن ابغضنی فأکثر ما له وولده۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے مقامِ دعا میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مَن اَحَبَّنِیْ فَارْزُقْهُ الكِفَافَ وَالْعِفَافَ وَ مَن اَبْغَضَنِی فَاَکْثِر مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ

Presented by Ziaraat.Com

"اے میرے اللہ! جو شخص مجھ سے محبت کرے تو اس کو دنیا سے بے نیازی اور پاک دامنی عطا فرما، اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے لیے مال دنیا اور اولاد کی کثرت قرار دے"۔

علیؑ سے محبت کرنے والا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی ابوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا ابوحاتم قال: حدثنا محمد بن الفرات قال: حدثنا حنان بن سدیر عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیهما السلام قال: ما ثبت اللّٰه تعالٰی حب علی فی قلب احد فزلت له قدم الا ثبتت له قدم اخری۔

(بحذف اسناد) حنان بن سدیرؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کے دل میں علیؑ کی محبت قرار دے تو اگر اس کے ایک قدم میں لغزش آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے قدم کو ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔

سلمان فارسیؓ علیؑ سے محبت کیوں کرتے تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا ابوالحسن علی بن العباس قال: حدثنا موسٰی بن زیاد عن یحیٰی بن یعلی عن ابی خالد الواسطی عن ابی هاشم الخولانی عن زازان قال: سمعت سلمان رضی الله عنه یقول: لا أزال احب علیاً علیه السلام، فانی رأیت رسولَ اللّٰه یضرب فخذه ویقول: محبك لی محب ومحبی للّٰه محب، ومبغضك لی مبغض ومبغضی للّٰه تعالٰی مبغض۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) ابو ہاشم خولانی نے زازان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت سلمانؓ سے خود سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے: میں ہمیشہ علیؑ ابن ابی طالبؑ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے خود رسولِؐ خدا کو دیکھا ہے کہ آپ علیؑ کی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: اے علیؑ! جو آپؑ سے محبت کرے گا وہ میرا محبّ ہے اور میرا محبّ اللہ کا محبّ ہے اور جو آپؑ سے بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض رکھنے والا ہے اور جو میرے ساتھ بغض رکھے گا وہ اللہ سے بغض رکھنے والا ہے۔

سلمانؓ، فارسیؓ نہیں بلکہ محمدی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنی ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله قال: حدثنی ابی عن محمد بن یحیٰی و احمد بن ادریس ، جمیعًا عن علی بن محمد بن علی الأشعری قال: حدثنا محمد بن مسلم بن ابی سلمه عن الحسن بن علی الوشا عن محمد بن یوسف عن منصور بن زبرج قال: قلت لأبی عبدالله الصادق علیه السلام : ما اکثر ما اسمع منك یا سیدی ذکر سلمان الفاسی؟ فقال: لا تقل الفارسی ولکن قل سلمان المحمدی، اتدری ما کثرة ذکری له؟قلت: لا۔ قال: لثلاث خلال: احدها ایثاره هوی امیرالمؤمنین علیه السلام علی هوی نفسه، والثانیة حبه للفقراء واختیاره ایاهم علی اهل الثروة والعدد، والثالثة حبه للعلم والعلماء، ان سلمان کان عبداً صالحاً حنفیا مسلما وما کان من المشرکین۔

منصور بن زبرج نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ سے سلمان فارسیؓ کا تذکرہ زیادہ سنتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: سلمانِ فارسیؓ نہ کہو بلکہ سلمانِ محمدی کہو، کیا تم جانتے ہو کہ میں سلمان کو زیادہ کیوں یاد کرتا ہوں؟

Presented by Ziaraat.Com

میں نے عرض کیا: نہیں!

آپؐ نے فرمایا: ان کے تین اوصاف کی وجہ سے میں ان کو زیادہ یاد کرتا ہوں۔

اوّل: وہ اپنی خواہش نفس پر علی علیہ السلام کی خواہش کو مقدم رکھتے تھے (یعنی اپنی خواہش کو آپؑ کی خواہش پر قربان کر دیا کرتے تھے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ میری خواہش کیا ہے بلکہ وہ یہ دیکھتے تھے کہ علیؑ کی خواہش کیا ہے)۔ یہی منزلت اطاعت و اتباع ہے۔

دوم: وہ فقرا اور غربا سے محبت کرتے تھے اور ان کو صاحبان دولت پر ترجیح دیتے تھے۔

سوم: وہ علم اور علما سے محبت کرتے تھے۔

تحقیق حضرت سلمانؓ اللہ کے نیک بندے تھے جو دین حنیف ابراہیمی پر قائم و دائم تھے اور وہ کبھی مشرک نہیں رہے۔

جس نے علیؑ کو اذیت دی، اس نے رسولؐ کو اذیت دی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن على الزعفرانى قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا عثمان بن سعيد قال: حدثنا منصور ابن مهاجر عن على بن عبدالأعلى عن رز بن حبيش قال: كان عصابة من قريش فى مسجد النبيؐ، فذكروا على بن ابى طالب وانتهكوا منه ورسولؐ الله قائل فى بيت بعض نسائه، فأتى بقولهم فثار من نومه فى أزار ليس عليه غيره، فقصد نحوهم ورأوا الغضب فى وجهه، فقالوا: نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله. فقال رسولؐ الله: ما بالكم ولعلى علیہ السلام، اما تدعون علياً، ألا ان عليا منى وانا منه، من آذى عليا فقد آذانى ، من آذى علياً فقد آذانى.

(بحذف اسناد) علی بن عبدالاعلیٰ نے رز بن حبیش سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ذکر ان الفاظ

Presented by Ziaraat.Com

میں کر رہے تھے کہ آپؐ کی توہین اور ہتک حرمت لازم آتی تھی۔ رسولؐ خدا اس وقت اپنی بیویوں میں سے ایک بیوی کے گھر میں استراحت فرما رہے تھے۔ پس جب آپؐ کو اُن کی باتوں کے بارے میں اطلاع ملی تو آپؐ جلدی سے اپنے بستر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کے جسم اطہر پر صرف ایک ہی چادر تھی۔ جب آپؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو انھوں نے آپؐ کے چہرۂ اقدس پر غضب ناک آثار دیکھ کر کہا: ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو علیؑ سے کیا دشمنی ہے کہ تم علیؑ کو یوں یاد کرتے ہو؟ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔

حق و باطل کو لوگوں کے ذریعے پہچانو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی الزعفرانی قال: أخبرنا ابراهيم بن محمد الثقفی قال: حدثنی ابوالوليد الضبی قال: حدثنا ابوبكر الهذلی قال: دخل الحارث بن حوط الليثی علی أميرالمؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام فقال: يا اميرالمؤمنين ما اری طلحة والزبير وعائشة احتجوا الاعلی حق؟ فقال: يا حارث انك ان نظرت تحتك ولم تنظر فوقك جزت عن الحق، ان الحق والباطل لا يعرفان بالناس، ولكن اعرف الحق باتباع من اتبعه والباطل باجتناب من اجتنبه۔ قال: فهلا اكون كعبد الله بن عمر وسعد بن مالك؟ فقال اميرالمؤمنين عليه السلام: ان عبدالله بن عمر وسعد! خذلا الحق ولم ينصرا الباطل، متی كان امامين فی الخير فيتبعان؟

(بحذف اسناد) ابوبکر ھذلی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: حارث بن حوط لیثی امیر

Presented by Ziaraat.Com

المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: طلحہ و زبیر اور عائشہ نے آپ کے خلاف جو احتجاج کیا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے حارث! تو نے نیچے دیکھا ہے اوپر نہیں دیکھا۔ اسی وجہ سے حق سے پیچھے رہ گیا ہے اور تو حق سے تجاوز کر گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ حق و باطل لوگوں کے ذریعے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ حق کی اتباع کرنے والے کی اتباع کرنے سے حق کو پہچانو اور باطل کو باطل سے اجتناب کرنے والوں سے پہچانو۔

اس نے کہا: پھر میں عبداللہ بن عمر اور سعد بن مالک کی طرح نہ ہو جاؤں؟ امیرالمومنین علیؑ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر اور سعد بن مالک، دونوں نے حق کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے اور باطل کی نصرت اور مدد بھی نہیں کی، اور وہ دونوں کب خیر کی ہدایت کرنے والے ہیں کہ ان کی اتباع کی جا سکے؟

معاویہ اور عمرو بن عاص کی نوک جھوک

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثني محمد بن اسحق الأشعري النحوي قال: حدثني الوليد بن محمد بن اسحاق الحضرمي عن ابيه قال: استأذن عمرو بن العاص على معاوية بن ابي سفيان، فلما دخل عليه استضحك معاوية فقال له عمرو: ما اضحكك يا امير المؤمنين ادام الله سرورك؟ قال: ذكرت ابن ابي طالب وقد غشيك بسيفه فاتقيته ووليت، فقال: اتشمت بي معاوية واعجب من هذا يوم دعاك الى البراز فالتمع لونك واطت اضلاعك وانتفخ منخرك، والله لو بارزته لأوجع قذالك وايتم عيالك وبزك سلطانك، وانشأ عمرو يقول:

معاوي لاتشمت بفارس بهمته
لقي فارسا لا تعتليه الفوارس

Presented by Ziaraat.Com

معاوی لو ابصرت فی الحرب مقبلا
ابا حسن یهوی علیك الوساوس

وایقنت ان الموت حق وانه
لنفسك ان لم تمعن الرکض خالس

دعاك فصمت دون الاذن اذرعا
ونفسك قد ضاقت علیها الامالس

اتشمت بی اذ نالنی حدو مخه
وعضضنی ناب من الحرب ناهس

فأی امرء لاقاه لم یلق شلوه
بمعترك تسفی علیه الروامس

ابی اللّٰه انه لیث غابة
ابواشبل تهدی الیه الفرائس

فان کنت فی شك فأرهج عجاجه
والا فتلك الترهات البسابس

فقال معاویة: مهلا یا أبا عبداللّٰه ولا کل هذا۔ قال: أنت استدعیته۔

(بحذفِ اسناد) ولید بن محمد بن اسحاق حضرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے: عمرو بن عاص نے معاویہ بن ابوسفیان سے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اذن دخول ملنے پر جب عمرو، معاویہ بن ابوسفیان کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ معاویہ قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔ اس نے کہا: خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اس قدر ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟

معاویہ نے کہا: علیؑ ابن ابیطالب کی یاد آ گئی اور تیرا اس کی تلوار سے ڈرنا اور پھر پیٹھ پھیر کر بھاگنا یاد آ گیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

عمرو نے کہا: اے معاویہ! کیا تو مجھے گالیاں دے رہا ہے؟ اس سے زیادہ تعجب خیز وہ دن ہے کہ جس دن علیؑ نے تجھے مقابلے کے لیے پکارا تھا اور تیرا رنگ اُڑ گیا تھا اور تیری ہڈیاں بھی کانپ رہی تھیں اور تیری سانس حلق میں ٹھہر چکی تھی۔ خدا کی قسم، اگر تو اس دن علیؑ کے مقابلے میں نکل پڑتا تو یقیناً تیری گردن توڑ دی جاتی اور تیرے بچے یتیم ہو جاتے اور تیری حکومت کا خاتمہ ہو جاتا۔ اس کے بعد عمرو بن عاص نے یہ اشعار پڑھے:

معاوی لاتشمت بفارس بهمته
لقى فارسا لا تعتليه الفوارس

''اے معاویہ! اس شہسوار کی وجہ سے میری ملامت نہ کر کہ جس کا مقابلہ بڑے بڑے سورما بھی نہیں کر سکتے''۔

معاوی لو ابصرت فى الحرب مقبلا
ابا حسن يهوى عليك الوساوس

''اے معاویہ! اگر میدانِ جنگ میں تیرا سامنا ابوالحسنؑ (علی علیہ السلام) سے ہو جاتا تو اس کے رُعب کی وجہ سے تو پاگل ہو جاتا''۔

وايقنت ان الموت حق وانه
لنفسك ان لم تمعن الركض خالس

''اور تجھے یقین ہو جاتا کہ موت برحق ہے، اور تیرے اندر اتنی بھی طاقت نہ رہتی کہ گھوڑے کو دوڑانے کے لیے ایڑی مار سکتا''۔

دعاك فصمت دون الاذن اذرعا
ونفسك قد ضاقت عليها الامالس

''اس نے تجھے جنگ کے لیے پکارا تھا اور تو خاموش رہا اور ایک ہاتھ بھی آگے نہ گیا اور تیری حالت یہ تھی کہ زمین تیرے لیے تنگ ہو رہی تھی''۔

اتشمت بى اذ نالنى حلو مخه
وعضضنى ناب من الحرب ناهس

''کیا تو میری ملامت کر رہا ہے اس وقت جب تیز دھار تلوار تیری ہڈیوں کی مخ تک کاٹنے والی تھی اور جنگ کی ڈریں تجھے پیس کر رکھ

Presented by Ziaraat.Com

دینے والی تھیں"۔

فأی امرء لاقاه لم یلق شلوه
بمعترك تسفی علیه الروامس

"کسی مرد میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اس کے مقابل میں آئے۔ اس کے مقابل میں میدان میں شیر بھی آئے گا وہ بھی اپنے ہواس کھو بیٹھے گا"۔

ابی اللّٰه انه لیث غابة
ابواشبل تهدی الیه الفرائس

"خدا کی قسم، وہ ایسا شیر ہے کہ جس کے لیے عام شیر خود ہدیہ روانہ کرتے ہیں"۔

فان کنت فی شك فأرهج عجاجه
والا فتلك الترهات البسابس

"اگر تجھے میری ان باتوں میں شک ہے تو اس کے مقابل میں جا کر فقط ایک دفعہ خاک ہی اُڑا دے۔ پس یہ ہی تیرے لیے مصیبت کا غبار ہوگا"۔

معاویہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! بس کرو اس طرح نہ کہو۔ اس نے کہا: اے معاویہ! تو نے خود ہی تو مجھے اس پر اُبھارا ہے۔

ہمارے ماننے والوں کو ہماری طرف سے سلام دینا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن ابیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن احمد بن اسحق عن بکر بن محمد عن ابی عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام قال: سمعته یقول لخیثمة: یاخیثمة اقرأ موالینا السلام، واوصهم بتقوی الله العظیم، وان یشهد أحیاهم جنائز موتاهم، وان یتلاقوا فی بیوتهم، فان لقیاهم حیاة امرنا۔ قال: ثم رفع یده علیه السلام فقال: رحم الله من احیا امرنا۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحذفِ اسناد) جناب بکر بن محمد نے حضرت امام ابوعبداللہؑ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے خیثمہ سے فرمایا: اے خیثمہ! میری طرف سے ہمارے دوستوں اور ماننے والوں کو سلام کہہ دینا اور خداوندِ عظیم سے ڈرنے کی وصیت کرنا۔ اور ان سے کہنا کہ وہ اپنے جنازوں کی تشییع کریں اور ایک دوسرے کے گھروں میں جا کر ملاقات کریں، کیونکہ ان کی آ میں ملاقات کرنا ہمارے امر کو زندہ رکھنا ہے کہ اس کے بعد آپؑ نے دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: خدا ان پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھتے ہیں۔

دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال ابوعبدالله علیہ السلام: ان الدعاء ليرد القضاء، وان المؤمن ليذهب فيحرم بذنبه الرزق.

(بحذفِ اسناد) گزشتہ سلسلۂ سند کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔ تحقیق جب مومن رزق کی تلاش میں جاتا ہے تو اس کا گناہ اُسے رزق سے محروم کر دیتا ہے۔

رسولؐ خدا کی علیؑ کو یمن کے سفر کے وقت وصیت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن خالد المراغى قال: حدثنا ابوصالح محمد بن فيض العجلى قال: حدثنا ابى قال: حدثنا عبدالعظيم بن عبدالله الحسنى رضى الله عنه قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن موسٰى عليهم السلام قال: حدثنى ابى الرضا على بن موسٰى قال: حدثنى ابى موسٰى بن جعفر بن محمد قال: حدثنى ابى جعفر قال: حدثنى ابى محمد بن على قال: حدثنى ابى على بن الحسين قال: حدثنى ابى الحسين بن على عن ابيه اميرالمؤمنين على بن ابى طالب علیہ السلام قال: بعثنى رسولؐ الله على اليمن فقال وهو

Presented by Ziaraat.Com

یوصینی : یاعلی ما حار من استخار ولا ندم من استشار، یاعلی علیك بالدلجة فان الارض تطوی باللیل مالا تطوی بالنهار، یاعلی اغد علی اسم اللّٰه فان اللّٰه تعالٰی بارك لامتی فی بکورھا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے بیان کیا، آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر بن محمد الکاظمؑ نے بیان کیا، آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا: آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی امام باقر علیہ السلام نے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد علیؑ بن حسینؑ امام زین العابدینؑ نے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد حسین بن علیؑ نے بیان کیا، آپؑ نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا، آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے مجھے یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تو اس وقت مجھے ایک نصیحت فرمائی کہ جو کسی سے مہربانی سے پیش آتا ہے وہ گھاٹے میں نہیں رہتا اور جو مشورہ کرے وہ ندامت سے دوچار نہیں ہوتا۔

اے علیؑ! میں آپ کو رات کے آخری حصہ کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ زمین رات کے وقت سب کچھ پوشیدہ کر دیتی ہے جو وہ دن کے وقت پوشیدہ نہیں رکھتی۔

اے علیؑ! اپنی صبح کا آغاز اللہ کے ذکر سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت کو باعث برکت قرار دیا ہے۔

رسولؐ خدا کا اہلِ بیتؑ کے حق میں دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوعبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا أبوبکر محمد بن محمد بن عیسٰی المکی قال: حدثنا عبداللّٰه بن احمد بن حنبل قال: حدثنی أبی قال: حدثنا ھودة بن خلیفة قال: حدثنا عوز عن عطیة العفاری عن أبیه عن ام سلمة رضی اللّٰه عنها قالت: بینا رسولؐ فی بیتی اذ قالت

Presented by Ziaraat.Com

الخادم: يارسولؐ الله ان علياً وفاطمة عليهما السلام فى السدة۔ فقال: قومى فتنحى عن أهل بيتى۔ قالت: فقمت فتنحيت فى البيت قريباً، فدخل على وفاطمة والحسنؑ والحسينؑ وهما صبيان صغيران، فوضعهما النبیؐ فى حجره وقبلهما واعتنق علياً باحدى يديه وفاطمة باليد الاخرى، وقبل فاطمة عليها السلام وقال: اللهم اليك أنا وأهل بيتى لا الى النار۔ فقلت: يارسولؐ الله وأنا معكم؟ فقال: وأنت۔

(بحذفِ اسناد) جناب عطیہ عفاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے اُم المومنین اُم سلمہؓ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے فرمایا: رسولؐ خدا میرے گھر میں موجود تھے کہ آپؐ کی ایک خادمہ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! علیؑ اور فاطمہؑ دونوں برآمدے میں سامنے کھڑے ہیں۔

آپؐ نے ہمیں فرمایا: تم اُٹھ جاؤ اور میرے اہلِ بیتؑ سے الگ ہو جاؤ۔

بی بی فرماتی ہیں: مَیں کھڑی ہو گئی اور گھر ہی میں ایک قریبی جگہ پر چلی گئی۔ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ حاضر ہوئے۔ آپؐ نے دونوں بچوں کو اپنی گود مبارک میں بٹھا لیا اور بوسے لینا شروع کر دیے۔ علیؑ نے آپؐ کے دستِ مبارک کو مضبوطی سے پکڑا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا اور حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے دوسرے ہاتھ کو تھام لیا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا تو رسولؐ خدا نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں اور میرے اہلِ بیتؑ تیری طرف ہیں ہمیں جہنم کی طرف قرار نہ دینا۔

بی بی فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کے ساتھ نہیں ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: تو میرے اہل بیتؑ سے نہیں ہے۔

علیؑ کو رسولؐ خدا سے دس نسبتیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيىٰ قال: حدثنى جدى قال: حدثنا ابراهيم بن على والحسن بن

Presented by Ziaraat.Com

يحيىٰ جميعًا قالا: حدثنا نصر بن مزاحم عن أبي خالد الواسطي عن زيد بن علي بن الحسين عليه السلام عن أبيه عن جده عن أمير المؤمنين عليه السلام قال: كان لي من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عشر لم يعطهن أحد قبلي ولا يعطاهن أحد بعدي. قال لي: أنت ياعلي أخي في الدنيا وأخي في الآخرة، وأنت أقرب الناس مني موقفاً يوم القيامة، ومنزلي ومنزلك في الجنة متواجهان كمنزل الاخوين، وأنت الوصي وأنت الولي وأنت الوزير ، عدوك عدوي وعدوي عدو الله، ووليك وليي ووليي ولي الله.

(بحذف اسناد) جناب زید بن علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والد امام علیؑ بن حسینؑ سے اور انھوں نے امام حسینؑ سے انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے نقل فرمایا کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولؐ خدا کے ساتھ دس نسبتیں ایسی حاصل ہیں جو میرے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں ہیں اور نہ حاصل ہوں گی۔

رسولؐ خدا نے میرے حق میں فرمایا: یاعلیؑ! تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ میرا اور تیرا مکان جنت میں آمنے سامنے ہو گا جیسے دو بھائی آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ تو میرا وصی ہے، میرا وزیر ہے، تیرا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔

علیؑ کا جنگِ جمل سے پہلے زبیر کو نصیحت کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني قال: حدثني أبواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا ابراهيم بن عمر قال: حدثني أبي عن أخيه عن بكر بن عيسىٰ قال: لما اصطف الناس للحرب بالبصرة خرج طلحة والزبير في صف أصحابهما، فنادى أميرالمؤمنين علي بن ابي

Presented by Ziaraat.Com

طالب علیہ السلام الزبیر بن العوام فقال له: یا أبا عبداللّٰه ادن منی لافضی الیك بسر عندی، فدنا منه حتی اختلف أعناق فرسیهما، فقال له أمیر المؤمنین علیہ السلام: انشدتك اللّٰه ان ذکرتك شیئًا فذکرته أما تعترف به؟ فقال: نعم۔ فقال: اما تذکر یوماً کنت مقبلا علی بالمدینة تحدثنی اذ خرج رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرآك معی وأنت تبسم الی فقال لك: یازبیر أتحب علیاً؟ فقلت: وکیف لا أحبه بینی وبینه من النسب والمودة فی اللّٰه ما لیس لغیره۔ فقال: انك ستقاتله وأنت له ظالم۔ فقلت: أعوذ باللّٰه من ذٰلك؟ فنکس الزبیر رأسه ثم قال: انی انسیت هذا المقام۔ فقال له أمیرالمؤمنین علیہ السلام : دع هذا فلست بایعتنی طائعاً؟ قال: بلٰی۔ قال: فوجدت منی حدثا یوجب مفارقتی؟ فسکت ثم قال: لا جرم واللّٰه لا قاتلتك ورجع متوجهاً نحو البصرة، فقال له طلحة: مالك یازبیر تنصرف عنا سحرك ابن أبی طالب؟ فقال: لا ولٰکن ذکرنی ما کان انسانیه الدهر واحتج علی ببیعتی له۔ فقال طلحة: لا ولٰکن جنبت وانتفخ سحرك۔ فقال الزبیر: لم أجبن لکن اذکرت فذکرت۔ فقال له عبداللّٰه: یا أبه جئت بهذین العسکرین العظیمین حتی اذا اصطفا للحرب قلت: اترکهما وانصرف، فما تقول قریش غدا بالمدینة؟ اللّٰه اللّٰه یا أبه لا تشمت الاعداء ولا تشمر نفسك بالهزیمة قبل القتال۔ قال: یابنی ما اصنع وقد حلفت له باللّٰه ألا اقاتله؟ قال له: فکفّر عن یمینك ولا تفسد أمرنا۔ فقال الزبیر: عبدی مکحول حر لوجه اللّٰه کفارة بمینی۔ ثم عاد معهم للقتال۔

فقال همام الثقفی فی فعل الزبیر وما فعل وعتقه عبده فی

Presented by Ziaraat.Com

قال علیؑ:

أيعتق مكحولاً ويعصى نبيه
لقد تاه عن قصد الهدىٰ ثم عوق

اينوى بهذا الصدق والبر والتقى
سيعلم يوماً من يبر ويصدق

اشتان ما بين الضلالة والهدى
وشتان من يعصى النبى ويعتق

ومن هو فى ذات الاله مشمر
يكبر بوّار به ويصدق

أفى الحق أن يعصى النبى سفاهة
ويعتق عن عصيانه ويطلق

كدافق ماء للسراب يؤمه
ألا فى ضلال ما يصب ويدفق

(بحذف اسناد) بکر بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: جب بصرہ کے میدان میں دونوں لشکروں نے اپنی صف بندی کر لی تو طلحہ اور زبیر اپنے ساتھیوں کی صف سے باہر آئے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے زبیر بن عوام کو فرمایا:

اے ابوعبداللہ! میرے قریب آؤ، میرے پاس تمھارا ایک راز ہے۔ وہ آپؑ کے اس قدر قریب آیا دونوں کے گھوڑوں کی گردنیں آمیں قریب تر ہو گئیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اگر میں تجھے کوئی بات یاد کراؤں اور وہ تجھے یاد آ جائے تو کیا تو اس کا اعتراف کرے گا؟

اس نے کہا: جی ہاں!

آپؑ نے فرمایا: پھر اُس دن کو یاد کرو جب تو میرے ساتھ محو گفتگو تھا اور دوران گفتگو رسولؐ خدا تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے تجھے میرے ساتھ مسکراتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: اے زبیر! کیا تو علیؑ سے محبت رکھتا ہے؟

اس وقت تو نے کہا تھا کہ میں کیسے علیؑ سے محبت نہ کروں حالانکہ میرے اور ان کے درمیان

Presented by Ziaraat.Com

رشتہ داری ہے اور خدا کی خاطر بھی مجھے ان سے محبت ہے جو ان کے غیر کے لیے نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: عنقریب تو اس کے مقابلے میں جنگ کرے گا اور اس کے حق میں ظلم کرے گا۔

اور تو نے جواب میں کہا: نہیں! اس بارے میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس بات کے یاد آنے کے بعد زبیر نے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور کہا: میں یہ سب کچھ بھول چکا ہوں۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: چلو اس کو بھی چھوڑو! تو نے میری بیعت رضامندی سے نہیں کی تھی؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے میرے اندر کوئی ایسی چیز دیکھی ہے، جس کی وجہ سے تو مجھ سے جدا ہو گیا ہے؟ وہ خاموش ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد بولا: نہیں! آپ نے کوئی جرم نہیں کیا۔ خدا کی قسم میں اب آپؑ کے مقابلے میں جنگ نہیں کروں گا۔ پھر وہاں سے واپس لوٹا اور میدان چھوڑ کر بصرہ کی طرف جانے لگا کہ طلحہ نے اس سے کہا: اے زبیر! تجھے کیا ہو گیا ہے کیا ابو طالب کے بیٹے کا جادو تجھ پر اثر تو نہیں کر گیا؟

اس نے کہا: نہیں! اس نے مجھے وہ کچھ یاد کروا دیا ہے جو زمانے نے مجھے فراموش کروا دیا تھا اور دوسرا اس نے میرے لیے اپنی بیعت لینے پر میرے خلاف احتجاج کیا ہے۔ طلحہ نے کہا: ایسا نہیں، بلکہ تو بزدل ہو گیا ہے اور تیرے اوپر جادو اثر کر چکا ہے۔ زبیر نے کہا: نہیں! میں بزدل نہیں ہوں بلکہ اس نے مجھے یاد کروایا ہے اور وہ اب مجھے یاد آ گیا ہے۔ عبداللہ (یعنی طلحہ) نے کہا: اب جبکہ دونوں لشکر جمع ہو چکے ہیں اور لڑائی کے لیے صف بندی ہو چکی ہے اب تو چھوڑ کر جا رہا ہے۔ کل قریش کو کیا جواب دے گا کہ میں بزدل ہو گیا تھا۔ اب دشمنوں کو طعنہ زنی کا موقع فراہم نہ کر اور جنگ سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ذلت و رسوائی سے دوچار مت کر۔

زبیر نے کہا: اب بتائیں کیا کروں؟ جبکہ میں قسم اُٹھا چکا ہوں کہ علیؑ سے جنگ نہیں کروں گا۔ طلحہ نے اس سے کہا: قسم کا کفارہ ادا کر دو لیکن ہمارا سارا کام خراب نہ کر۔

زبیر نے کہا: ہاں، میرے پاس ایک غلام ہے، جس کا نام مکحول ہے میں قسم کے کفارے کے طور پر اس کو آزاد کرتا ہوں۔ پھر وہ دوبارہ ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہو گیا۔

جو کچھ زبیر نے کہا تھا اور پھر دوبارہ علیؑ کے مقابلے میں جنگ میں شریک ہوا۔ اس کے

Presented by Ziaraat.Com

بارے میں ہمام ثقفی نے اشعار پڑھے:

أيعتق مکحولا ویعصی نبیه

لقد تاه عن قصد الهدیٰ ثم عوق

''کیا تو نے مکحول کو اپنے نبیؐ کی نافرمانی کرنے کی خاطر آزاد کیا ہے
تحقیق تو ہدایت حاصل کرنے کے بعد دوبارہ نافرمان ہو چکا ہے''۔

اینوی بهذا الصدق والبر والتقی

سیعلم یوماً من یبر ویصدق

''کیا اس نے اس آزادی سے سچائی، نیکی اور تقویٰ کا ارادہ کیا ہے،
عنقریب قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون نیک اور کون سچا ہے''۔

اشتان ما بین الضلالة والهدی

وشتان من یعصی النبی ویعتق

''گمراہی اور ہدایت کے درمیان بہت فرق ہے نبی کی نافرمانی اور
غلام کو آزاد کرنے میں بھی واضح فرق ہے''۔

ومن هو فی ذات الاله مشمر

یکبر بوّار به ویصدق

''کون ہے وہ جس نے ذاتِ خدا کے بارے میں جفا کشی کی، پھر تکبر
کیا اور اس کو بابرکت قرار دے رہا ہے اور صدقہ دے رہا ہے''۔

أفی الحق أن یعصی النبی سفاهة

ویعتق عن عصیانه ویطلق

''کیا یہی حق ہے کہ بیوقوفی میں نبیؐ کی نافرمانی کی جائے اور پھر اس
نافرمانی سے بچنے کے لیے غلام کو آزاد کیا جائے''۔

کذافق ماء للسراب یؤمه

ألا فی ضلال ما یصب ویدفق

''یہ ایسے ہی ہے جیسے سراب، جو انسان کو پانی نظر آتا ہے لیکن وہ دھوکا

Presented by Ziaraat.Com

ہوتا ہے اور جب انسان اس کے قریب پہنچتا ہے تو وہ جلدی سے آگے چلا جاتا ہے"۔

قیامت کے دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن سعيد الهمدانی قال: حدثنا العباس ابن بكر قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثنا كثير بن طارق قال: سألت زيد بن علی بن الحسين عليهما السلام عن قوله تعالٰی: ﴿لا تدعوا اليوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبرا كثيرا﴾ فقال زيد: ياكثير انك رجل صالح ولست بمتهم وانی خائف عليك أن تهلك، انه اذا كان يوم القيامة أمر الله باتباع كل امام جائر الی النار، فيدعون بالويل والثبور ويقولون لامامهم يامن أهلكنا هلم الآن فخلصنا مما نحن فيه، فعندها يقال لهم ﴿لا تدعوا اليوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبوراً كثيراً﴾۔

ثم قال زيد بن علی: حدثنی أبی عن أبيه الحسين بن علی عليهما السلام قال: قال رسول الله ﷺ لعلی بن أبی طالب عليه السلام: أنت ياعلی واصحابك فی الجنة، أنت ياعلی وأتباعك فی الجنة۔

(بحذف اسناد) کثیر بن طارق بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت زیدؒ بن علیؒ بن حسینؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا جس میں خدا فرماتا ہے:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا

"آج تم ایک موت وہلاکت مت پکارو بلکہ آج تم بہت زیادہ موتوں اور ہلاکتوں کو آواز دو"۔ (سورۂ فرقان، آیت ۱۴)

جناب زیدؒ نے فرمایا: اے کثیر! تو ایک نیک اور صالح شخص ہے اور تو برائی کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

متقم بھی نہیں ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہلاک نہ ہو جائے، کیونکہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر جابر و ظالم امام کی اتباع کرنے والوں کو جہنّم کی طرف جانے کا حکم فرمائے گا تو وہ اس وقت ہلاکت اور موت کو آواز دیں گے اور اپنے اماموں سے کہہ رہے ہوں گے: اے ظالمو! جنہوں نے ہمیں ہلاکت میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب سے نجات نہیں دلا رہے؟ اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو پکارو!

پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے ساتھی جنت میں جائیں گے۔ آپؑ اور آپؑ کی اتباع کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

ایمان کیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن سعدان بن مسلم عن أبى بصير قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام ما الايمان؟ فجمع لى الجواب فى كلمتين فقال: الايمان بالله أن لا تعصى الله۔ قلت: فما الاسلام؟ فجمعه في كلمتين فقال: من شهد شهادتنا ونسك نسكنا وذبح ذبيحتنا۔

(بحذف اسناد) ابوبصیرؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؑ نے دو لفظوں میں جامع جواب عطا فرمایا: اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ پھر میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے اس کا جواب بھی دو جملوں میں جواب عطا فرمایا: جو ہماری شہادت کی شہادت دے اور ہمارے طریقہ پر عبادت کرے اور ہمارے طریقہ پر اپنا ذبیحہ کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

مساجد آخرت کے بازار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب التحسين بن محمد التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا العنزى قال: حدثنا على بن الصباح قال: أخبرنا أبو المنذر عن أبى صالح عن أبى هريرة قال: قال رسول اللهﷺ: المساجد سوق من أسواق الآخرة قراها المغفرة وتحفتها الجنة۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مساجد آخرت کے بازاروں میں سے ہیں۔ ان میں رکنا مغفرت ہے اور ان کا تحفہ جنت ہے۔

مومنِ کامل کون ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضى أبوبكر محمد بن عمر بن مسلم الجعابى قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا عبدالله بن محمد ابن على بن عبدالله بن جعفر بن أبى طالب قال: حدثنى أبى انه سمع جعفر ابن محمد يحدث عن أبيه عن جده قال: قال رسول اللهﷺ أكمل المؤمنين ايماناً أحسنهم خلقا۔

(بحذف اسناد) جناب عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالبؑ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے جعفر بن محمدؑ سے سنا ہے کہ انھوں نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل الایمان وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ عمل جس سے انسان محبوبِ خدا بن جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضی أبوبكر محمد بن عمر بن مسلم بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد ابن محمد بن سعید قال: حدثنی سلیمان بن محمد الهمدانی قال: حدثنی محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن عیسٰی الكندی عن جعفر بن محمد علیهما السلام قال: جاء اعرابی الی رسولؐ اللّٰه فقال: یامحمد أخبرنی بعمل یحبنی اللّٰه علیه۔ قال: یااعرابی ازهد فی الدنیا یحبك اللّٰه عزوجل، وازهد فی ما فی أیدی الناس یحبك الناس۔

قال: قال جعفر بن محمد علیهما السلام: من أخرجه اللّٰه تعالٰی من ذل المعصیة الی عز التقوی اغناه اللّٰه بلامال، وأعزه بلاعشیرة، وآنسه بلا بشر، ومن خاف اللّٰه عزوجل اخاف اللّٰه منه كل شئ، ومن لم یخف اللّٰه عزوجل أخافه اللّٰه من كل شئ۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: ایک اعرابی حضرت رسولِ خداؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں محبوبِ خدا بن جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا: اے اعرابی! دنیا میں زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے نیازی ظاہر کرو، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

پھر حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: جس شخص کو خداوند معصیت کی ذلت سے نکال کر تقویٰ کی عزت میں داخل کر دے تو بغیر مال کے وہ غنی کر دیتا ہے اور بغیر خاندان کے اس کو عزیز قرار دیتا ہے اور بغیر کسی بشر کے اس کو انس عطا کر دیتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز میں اس کا خوف پیدا کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہر چیز کا

Presented by Ziaraat.Com

خوف اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔

ولایت اہلِ بیتؑ کے کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسن بن علی بن الحسن الكوفی قال: حدثنا اسماعيل بن محمد المزنی قال: حدثنا سلام بن أبی عمرة الخراسانی عن سعد بن سعيد عن يونس بن الحباب عن علی بن الحسين زين العابدين قال: قال رسول اللهﷺ : ما بال أقوام اذا ذكر عندهم آل ابراهيم فرحوا وستبشروا، واذا ذكر عندهم آل محمد عليهم السلام اشمأزت قلوبهم؟ والذی نفس محمد بيده لو ان عبداً جاء يوم القيامة بعمل سبعين نبياً ما قبل الله ذلك منه حتیٰ يلقاه بولايتی وولاية أهل بيتی۔

حضرت امام علیؑ بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب اُن کے سامنے حضرت ابراہیمؑ کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ خوش ہو جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے آلِ محمدؐ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے چہرے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور اُن کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے؟ مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میں محمدؐ کی جان ہے، اگر کوئی شخص قیامت کے روز ستر (۷۰) انبیاءؑ کے برابر عمل لے کر بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا اور اس کے دل میں میری اور میرے اہلِ بیتؑ کی ولایت نہ ہوگی تو اُس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

جنگِ موتہ کے حالات

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا علی بن سليمان قال: حدثنا محمد ابن حميد قال: حدثنا محمد بن

Presented by Ziaraat.Com

اسحاق المسيبى قال: حدثنا محمد بن فليح عن موسٰى بن عقبة عن محمد بن شهاب الزهرى قال: لما قدم جعفر بن أبى طالب رضی اللہ عنہ من بلاد الحبشة بعثه رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الى مؤتة واستعمل على الجيش معه زيد بن حارثة وعبداللّٰه بن رواحة، فمضى الناس معهم حتٰى كانوا بتخوم البلقاء فلقيهم جموع هرقل من الروم والعرب فانحاز المسلمون الى قرية يقال لها مؤتة، فالتقى الناس عندها واقتتلوا قتالاً شديداً، وكان اللواء يومئذ مع زيد بن حارثه فقاتل به حتٰى شاط فى رماح القوم، ثم أخذه جعفر فقاتل به قتالا شديداً، ثم اقتحم عن فرس له شقراء فعقرها وقاتل حتٰى قتل۔

قال: وكان جعفر أول رجل من المسلمين عقر فرسه فى الاسلام، ثم أخذ اللواء عبداللّٰه بن رواحة فقاتل حتٰى قتل، فأعطى المسلمون اللواء بعدهم خالد بن الوليد، فناوش القوم ورا وغهم حتى انحاز بالمسلمين منهزماً ونجا بهم من الروم، وأنفذ رجلا من المسلمين يقال له عبدالرحمٰن بن سمرة الى النبیؐ بالخبر، فقال عبدالرحمٰن: فصرت الى النبى صلى اللّٰه عليه وآله فلما وصلت الى المسجد قال لى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله: على رسلك يا عبدالرحمٰن۔ ثم قال صلى اللّٰه عليه وآله: اخذ اللواء زيد فقاتل به فقتل رحم اللّٰه زيداً، ثم أخذ اللواء جعفر وقاتل وقتل رحم اللّٰه جعفراً، ثم أخذ اللواء عبداللّٰه بن رواحة وقاتل وقتل فرحم اللّٰه عبداللّٰه۔

قال: فبكى اصحاب رسول اللّٰه وهم حوله، فقال لهم النبى صلى اللّٰه عليه وآله وما يبكيكم؟ فقالوا: وما لنا لا نبكى وقد ذهب خيارنا وأشرافنا وأهل الفضل منا۔ فقال لهم علیہ السلام:

Presented by Ziaraat.Com

لا تبكوا فانما مثل اُمتى مثل حديقة قام عليها صاحبها فأصلح رواكبها وبنى مساكنها وحلق سعفها فأطعمت عاماً فوجاً ثم عاما فوجا فلعل اخرمها طعما أن يكون أجودها قنوانا واطولها شمراخا، والذى بعثنى بالحق نبيا ليجدن عيسٰى بن مريم فى اُمتى خلقاً من حواريه۔

قال: وقال كعب بن مالك يرثى جعفر بن أبى طالب رضی اللہ عنہ وعن المستشهدين معه :

هدت العيون ودمع عينك تهمل
سحاً كما وكف الضباب المخضل

وكأن ما بين الجوانح والحشا
مما تأوبنى شهاب مدخل

وجداً على النفر الذين تتابعوا
يوماً لمؤتة اسندوا لم يغفلوا

فتغير القمر المنير لفقدهم
والشمس قد كسفت وكادت تأفل

قوم على بنيانهم من هاشم
فرع اشم و سؤدد ما ينقلوا

قوم بهم نصر الاله عباده
وعليهم نزل الكتاب المنزل

وبهديهم رضى الاله لخلقه
وبجهدهم نصر النبى المرسل

بيض الوجوه ترى بطون أكفهم
تندى اذا اغبر الزمان الممحل

www.Ziaraat.com Sabeel-e-Sakina

Presented by Ziaraat.Com

(بحذف اسناد) محمد بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب جعفر بن ابو طالبؓ ہجرت حبشہ سے واپس آئے تو رسولؐ خدا نے آپ کو موتہ کی طرف روانہ کیا اور آپ کے ساتھ ایک لشکر بھی تھا، جس میں زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ آپ کی قیادت میں جا رہے تھے کہ بلقاء کی سرحد تک پہنچ گئے۔ وہاں پر ان کا روم اور عرب کے ایک لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا۔ مسلمانوں کا گروہ موتہ کے قریہ کے قریب اُن کے گھیرے میں آ گیا اور وہاں دونوں لشکروں کے درمیان شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ اس وقت لشکرِ اسلام کا پرچم زید بن حارثہ کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ لڑ رہے تھے، یہاں تک کہ وہ دشمن کے نیزوں کا نشانہ بن گئے اور شہید ہو گئے۔ پھر پرچم حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے تھام لیا۔ آپ نے بھی اس پرچم کے سائے میں شدید لڑائی کی۔ آپؓ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

راوی بیان کرتا ہے: مسلمانوں میں سب سے پہلے مسلمان حضرت جعفرؓ تھے، جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گھوڑے سے گرے تھے۔ پھر پرچمِ اسلام کو عبداللہ بن رواحہ نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے پرچم اسلام خالد بن ولید کے سپرد کر دیا۔ اُس نے دشمن پر حملہ کیا اور ان کو دھوکا دیتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر سمیت شکست کے ساتھ پسپائی اختیار کی اور اس طرح ان کو بچا کر روم سے واپس لے آیا۔

مسلمانوں میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالرحمان بن سمرہ تھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اُن سے آگے نکل آیا۔ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب وہ نبی اکرمؐ کے پاس آیا تو اُس وقت آپؐ مسجد میں تھے وہ بیان کرتا ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمان! کیا پیغام لے کر آئے ہو۔

پھر آپ نے فرمایا: سب سے پہلے پرچمِ اسلام زید نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور اُس نے جنگ کی اور وہ شہید ہو گیا، خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ پھر پرچم اسلام جعفرؓ نے اُٹھایا اور اُس نے جنگ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر بھی رحم فرمائے۔ پھر پرچم اسلام عبداللہ بن رواحہ نے اُٹھایا اور اُس نے جنگ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر رحم فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ خبر سننے کے بعد نبی اکرمؐ کے اصحاب جو آپ کے اردگرد بیٹھے تھے، نے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اُن سے دریافت کیا: کیا بات ہے تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم کیوں نہ روئیں؟ جو ہم سب سے خیر و خبیر تھے اشرف اور افضل تھے، وہ اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگ گریہ نہ کرو، کیونکہ میری امت کی مثال ایک باغ کی سی ہے، جس کا باغبان اس پر کھڑا ہے جو اُس کی بلند شاخوں کو کاٹتا رہتا ہے اور اس سے مساکن تیار کرتا رہتا ہے اور وہ اُس کی فضول شاخوں کو کاٹتا ہے۔ یہ باغ ایک سال ایک گروہ کو پھل دیتا ہے اور دوسرے سال دوسرے گروہ کو۔ ہر ایک یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا موٹا پھل زیادہ مزیدار ہوگا اور یہ کھجور کی چوٹی سے زیادہ لمبا ہوگا، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ اپنی اُمت میں اپنے مددگاروں کی ایک جماعت رکھتے تھے، جن کو اُن کا حواری کہا جاتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: کعب بن مالک نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور دوسرے شہدا کے لیے یوں مرثیہ پڑھا:

هدت العيون ودمع عينك تهمل
سحاً كما وكف الضباب المخضل

''آنکھیں پھوٹ پڑیں اور اُنہوں نے بادلوں کی طرح آنسو بہانا شروع کر دیئے اور انھوں نے رونے میں بخل کیا''۔

وكأن ما بين الجوانح والحشا
مما تأوبني شهاب مدخل

''گویا کہ ہماری پسلیوں میں کسی نے نیزہ گھونپ دیا ہے''۔

وجداً على النفر الذين تتابعوا
يوماً لمؤتة اسندوا لم يغفلوا

''اور کوشش کرنا واجب ان لوگوں کے لیے ہے جو موتہ کے دن ان کی اتباع کرتے تھے وہ اس کو فراموش نہ کریں''۔

Presented by Ziaraat.Com

فتغير القمر المنير لفقدهم
والشمس قدر كسفت وكادت تأفل

''چمکتا ہوا چاند اُن کے جانے کی وجہ سے تبدیل ہو گیا اور سورج کو گرہن لگ گیا اور قریب تھا کہ وہ ڈوب جاتا''۔

قوم علی بنیانهم من هاشم
فرع اشم و سؤدد ما ينقلوا

''وہ ایسی قوم تھی جن کی بنیاد ہاشم تھے اور وہ ایسی شاخیں ہیں کہ جو سربلند اور ہمیشہ بزرگ و برتر رہنے والے ہیں''۔

قوم بهم نصر الاله عباده
وعليهم نزل الكتاب المنزل

''اور اُن کے سبب اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور ان پر کتاب کو نازل کرتا ہے''۔

ويهديهم رضى الاله لخلقه
ويجهدهم نصر النبى المرسل

''اور اُن کی ہدایت کی وجہ سے اللہ اپنی خلق پر راضی ہے اور نبی مرسلؐ کی مدد میں کوشش کرنے کے ساتھ''۔

بيض الوجوه ترى بطون أكفهم
تندى اذا اغبر الزمان الممحل

''جب زمانے کے لوگ بُخل کی گرد سے آلود ہوتے ہیں تو اُس وقت ان کے ہاتھوں کی سخاوت چہروں کو روشن کر دیتی ہے''۔

جنگِ اُحد کے دن نبی اکرمؐ کا دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن محمد بن المظفر البزاز قال: حدثنا احمد بن عبيد العطاردى قال: حدثنا أبو بشر بن بكير قال: حدثنا زياد بن

Presented by Ziaraat.Com

المنذر قال: حدثنی أبو عبدالله مولی بنی هاشم قال: حدثنا أبو سعید الخدری قال: لما کان یوم احد شج النبی صلی الله علیه وآله فی وجهه وکسرت رباعیته فقام علیہ السلام رافعاً یدیه یقول: ان الله اشتد غضبه علی الیهود أن قالوا ﴿عزیر بن الله﴾ واشتد غضبه علی النصاری أن قالوا ﴿المسیح بن الله﴾ وان الله اشتد غضبه علی من أراق دمی وآذانی فی عترتی۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: جب اُحد کے دن نبی اکرم کا چہرۂ مبارک زخمی ہوا اور آپؐ کے سامنے والے دانت شہید ہو گئے تھے۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک کو اُٹھائے ہوئے یوں دعا کی: اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا یہودیوں پر جب اُنہوں نے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اُس کا سخت غضب ہو۔ نصاریٰ پر، جب اُنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اللہ کا سخت عذاب ہو اُس شخص پر، جس نے میرا خون بہایا اور مجھے زخمی کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی (واضح رہے کہ حضورؐ اپنی عترت کو پہنچنے والی ایذا سے پیشگی باخبر تھے)۔

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن علی بن مالك النحوی قال: حدثنا أحمد بن عبدالجبار قال: حدثنا بشر بن بکر عن محمد بن اسحاق عن مشیخة قال: لما رجع علی بن ابی طالبؑ ، من احد ناول فاطمة سیفه وقال:

أفاطم هاك السیف غیر ذمیم
فلست برعدید ولا بلئیم

لعمری لقد أعذرت فی نصر أحمد
ومرضات رب للعباد رحیم

Presented by Ziaraat.Com

قال: وسمع یوم احد وقد هاجت ریح عاصف کلام هاتف یهتف وهو یقول:

لا سیف الا ذوالفقار
ولا فتی الا علی

فاذا ندبتم هالکاً
فابکوا الوفی أخا الوفی

(بحذفِ اسناد) محمد بن اسحاق نے اپنے ایک بزرگ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُحد کے میدان سے واپس تشریف لائے تو آپؑ نے جنابِ سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو اپنی تلوار سپرد کرتے ہوئے فرمایا:

أفاطم هاك السيف غير ذميم
فلست برعديد ولا بلئيم

"اے فاطمہؑ! اس تلوار کو سنبھالو یہ اچھی ہے، اس کی اچھائیاں شمار نہیں ہوتیں۔ پس مَیں بھی بزدل نہیں ہوں اور نہ ہی مَیں وہ کہ جس کی ملامت کی جائے"۔

لعمری لقد أعذرت فی نصر أحمد
ومرضات رب للعباد رحیم

"مجھے اپنی پوری زندگی کی قسم ہے کہ محمدؐ کی نصرت کروں گا اور اپنے ربِ رحیم کی خوشنودی حاصل کروں گا"۔

راوی بیان کرتا ہے: اُحد کے دن یہ سنا گیا کہ ایک تیز ہوا چلی، اس میں ایک ھاتف (یعنی ندا دینے والا جو نظر نہ آیا) کی آواز سنائی دی، جو یہ کہہ رہا تھا:

لا سیف الا ذوالفقار
ولا فتیٰ الا علی

"کوئی تلوار نہیں سوائے ذوالفقار کے اور کوئی جوان نہیں سوائے علیؑ کے"۔

فاذا ندبتم هالکاً
فابکوا الوفی أخا الوفی

Presented by Ziaraat.Com

"جب تم کسی مرنے والے پر گریہ کرنا چاہتے ہو پس گریہ کرو۔ پورا پورا عطا کرتا ہے اور پورا دینے والے کا بھائی ہے"۔

حضرت عمارؓ کا جناب عائشہ سے مکالمہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن محمد الكاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالكريم الزعفرانی قال: حدثنی أبواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفی قال: حدثنا محمد بن عثمان عن أبی عبدالله الأسلمی عن موسٰی بن عبدالله الاسدی قال: لما انهزم أهل البصرة أمر علی بن أبی طالبؑ ان تنزل عائشة قصر أبی خلف، فلما نزلت جاء ها عمار بن ياسر رضی الله عنه فقال لها: يا أمة كيف رأيت ضرب بينك دون دينهم بالسيف؟ فقالت: استبصرت ياعمار من أجلی انك غلبت۔ قال أنا اشد استبصارا من ذٰلك، أم والله لو ضربتمونا حتٰی تبلغونا سعفات هجر لعلمنا انا علی الحق وانكم علی الباطل۔ فقالت له عائشة، هكذا يخيَّل اليك اتق الله ياعمار، فان سنك قد كبرت ودق عظمك وفنی أجلك واذهبت دينك لابن أبی طالب، فقال عمارؓ: انی والله اخترت لنفسی فی أصحاب رسول الله صلی الله عليه وآله فرأيت علياً أقرأهم لكتاب الله عزوجل وأعلمهم بتأويله وأشدهم تعظيماً لحرمته وأعرفهم بالسنة، مع قرابته من رسول الله صلی الله عليه وآله وعظم عنائه وبلائه فی الاسلام۔ فسكتت۔

(بحذفِ اسناد) جناب موسیٰ بن عبداللہ الاسدی نے بیان کیا ہے: جب اہلِ بصرہ کے لشکر کو جنگِ جمل میں شکست ہوئی تو امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے حکم دیا کہ بی بی

Presented by Ziaraat.Com

عائشہ کو ابو خلف کے مکان پر ٹھہرایا جائے۔ جب اُم المومنین کو ابو خلف کے مکان میں ٹھہرایا گیا تو حضرت عمار یاسرؓ اُن کے پاس تشریف لائے اور بی بی سے کہا! آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے ان بیٹوں نے جو آپ کے گروہ میں نہیں تھے، آپ کے مقابلے میں کیسے جنگ کی ہے؟

بی بی نے کہا: اے عمارؓ! میں نے غور کیا ہے کہ میری ہی بدولت تم نے لوگوں پر غلبہ حاصل کیا۔

عمارؓ نے کہا: اے ماں! مجھے تو اس سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم اگر تم لوگوں سے جنگ کرتے کرتے ہمیں بلند چوٹیوں پر جانا پڑتا تو ہم ضرور جاتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور تم سب باطل پر ہو۔

بی بی عائشہؓ نے آپ سے یوں کہا: اے عمارؓ! اللہ سے ڈرو، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم بوڑھے ہو چکے ہو اور تمہاری ہڈیاں ٹیڑھی ہو چکی ہیں اور تمہاری موت قریب ہے، تم ابو طالبؑ کے بیٹے کی خاطر اپنا دین ضائع کر دو گے۔

جناب عمارؓ نے بی بی سے کہا: خدا کی قسم، میں نے تمام احباب رسولؐ خدا کا خود امتحان لیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ علی علیہ السلام اُن سب سے زیادہ کتاب خدا کو پڑھنے والے اور اس کی تاویل وتفسیر جاننے والے اور اپنی حرمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ عزت والے اور نبی اکرمؐ کی سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے اور رسول اکرمؐ کے ساتھ (سب سے زیادہ) قربت رکھنے والے ہیں اور اسلام میں ان کی سب سے زیادہ خدمات ہیں اور (سب سے زیادہ) مصیبت برداشت کرنے والے ہیں۔ جب بی بی نے یہ سنا تو خاموش ہوگئی۔

اہل کوفہ کے بارے میں ابو عبداللہؑ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن أحمد ابن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسىٰ عن الحسن بن علي ابن أبي حمزة عن عبدالله بن الوليد قال: دخلنا على أبي عبدالله عليه السلام في زمن بني مروان فقال: ممن أنتم؟ قلنا: من

Presented by Ziaraat.Com

أهل الكوفة۔ قال: ما من البلدان أكثر محباً لنا من أهل الكوفة لا سيما هذه العصابة، ان الله هداكم لأمر جهله الناس، فاجبتمونا وابغضنا الناس، وبايعتمونا وخالفنا الناس، وصدقتمونا وكذبنا الناس، فأحياكم الله محيانا وأماتكم مماتنا، فاشهد على أبي كان يقول: ما بين أحدكم وبين ان يرى ما تقربه عينه أو يغتبط الا ان تبلغ نفسه هكذا ۔ وأهوى بيده الى حلقه ۔ وقد قال الله عزوجل في كتابه: ﴿ولقد أرسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم أزواجاً وذرية﴾ فنحن ذرية رسول الله صلى الله عليه وآله۔

(بحذف اسناد) عبداللہ ابن ولیدؒ بیان کرتے ہیں: بنی مروان کے زمانہ میں ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپؑ نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اتنے ہمارے محبّ کسی دوسرے شہر میں نہیں ہیں، جتنے کوفہ میں ہیں خصوصاً اس زمانے کے لوگوں میں سے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ہمارے حق کی معرفت و ہدایت عطا کی ہے جبکہ دوسرے لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ پس تمہیں ہمارا محبّ قرار دیا ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ تم لوگوں نے ہماری بیعت کی ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ تم لوگ ہماری تصدیق کرنے والے ہو، جبکہ دوسرے ہماری تکذیب کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمارے طرزِ زندگی پر زندہ رکھے اور ہماری طرح تمہیں موت عطا فرمائے۔

میں نے آپؑ کو یوں فرماتے ہوئے پایا: تم میں سے ہر ایک جو دیکھتا اور سنتا ہے وہ گواہ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً

"اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں بھی دیں اور اولاد (بھی عطا کی)"۔ (سورۂ رعد، آیت ۳۸)

Presented by Ziaraat.Com

چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح

(وبالاسناد) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمدؑ يقول: ان في السماء الرابعة ملائكة يقولون في تسبيحهم ﴿سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز﴾۔

(بحذفِ اسناد) مفضل بن عمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: آسمان چہارم میں جو ملائکہ ہیں وہ تسبیح یوں پڑھتے ہیں:

سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز

''پاک و منزہ ہے وہ ذات جس نے اپنی ساری مخلوق میں سے ان چند لوگوں کو اپنے عزیز دین کا مطیع قرار دیا ہے''۔

نبی اکرمؐ پر درود

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبيد بن حمدون قال: حدثنا محمد بن حسان بن سهيل قال: حدثنا عامر بن الفضل عن بشر بن سالم البجلي ومحمد بن عمران الذهلي عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من نسى الصلاة على اخطأ طريق الجنة۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے گا، وہ جنت کی طرف جانے والا راستہ بھی

Presented by Ziaraat.Com

بھول جائے گا۔

مساجد زمین پر سب سے مبارک جگہ ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنی ابی قال: حدثنا سعد بن ابن عبدالله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن سيف بن عميرة عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله لجبرئيل عليه السلام: أی البقاع أحب الی الله تبارك وتعالٰی؟ قال: المساجد وأحب أهلها الی الله اولهم دخولًا اليها وآخرهم خروجاً منها۔ قال: فأی البقاع ابغض الی الله تعالٰی؟ قال: الاسواق وابغض أهلها اليه اولهم دخولًا اليها وآخرهم خروجاً منها۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؑ و اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے جبرئیلؑ سے سوال کیا: اے جبرائیل! زمین پر سب سے زیادہ مبارک جگہ کون سی ہے جس کو خدا پسند کرتا ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ جگہ مسجد ہے اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ وہ بندہ محبوب ہے جو سب سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے آخر میں مسجد سے جائے۔

پھر آپؐ نے سوال کیا: زمین کا وہ کون سا ٹکڑا ہے جو خدا کے غضب کا باعث بنتا ہے؟

جبرئیلؑ نے عرض کیا: وہ بازار ہیں اور وہ لوگ جو بازار میں سب سے پہلے جاتے ہیں اور سب سے آخر میں کاروبار بند کر کے آتے ہیں خدا کے غضب کے مستحق ہیں۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی

Presented by Ziaraat.Com

محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعید الھمدانی قال: حدثنا عبید بن أحمد بن مستورد قال: حدثنا عبداللّٰه بن یحییٰ قال: حدثنا محمد بن عثمان بن زید بن بکار بن الولید الجھنی قال: سمعت أبا عبداللّٰه جعفر بن محمدعلیہ السلام یقول: من دخل سوقاً فقال: ﴿أشھد أن لا الٰه الا اللّٰه وان محمداً عبدہٗ ورسولہ اللھم انی أعوذبك من الظلم والمأثم والمغرم﴾۔ کتب اللّٰه له من الحسنات عدد من فیھا من فصیح وأعجم۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عثمان بن زید بن بکار بن ولید الجہنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص بازار میں جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

اشھد ان لا الٰه الا اللّٰه وان محمدا عبدہٗ ورسولہ اللھم انی اعوذبك من الظلم والمائم والمغرم

''میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے میرے اللہ! میں ظلم، گناہ، دھوکا دہی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے، اس بازار میں جتنے عربی و عجمی لوگ موجود ہوں گے، کی تعداد کے برابر نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

نبی اکرمؐ کی ولادت کے دن اہلِ کتاب کا مکہ والوں سے سوال کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنی أحمد بن یوسف الجعفی قال: حدثنا محمد بن حسان قال: حدثنا حفص بن راشد الھلالی قال: حدثنا محمد بن عباد بن سریع البارقی قال:

Presented by Ziaraat.Com

سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لما ولد النبى صلى الله عليه وآله ولد ليلًا فأتى رجل من أهل الكتاب الى الملأ من قريش وهم مجتمعون هشام بن المغيرة ووليد بن المغيرة وعتبة وشيبة فقال: أولد فيكم الليلة مولود؟ قالوا: لا وما ذاك؟ قال: لقد ولد فيكم الليلة أو بفلسطين مولود اسمه أحمد به شامة يكون هلاك أهل الكتاب على يديه فسألوا فأخبروا، فطلبوه فقالوا: لقد ولد فينا غلام۔ فقال قبل ان آتيكم أو بعد؟ قالوا: قبل۔ قال: فانطلقوا معى أنظر اليه، فأتوا أمه وهو معهم فأخبرتهم كيف سقط وما رأت من النور قال اليهودى: فأخرجيه، فنظر اليه ونظر الى الشامة فخر مغشياً عليه، فأدخلته امه فلما أفاق قالوا له: ويلك مالك؟ قال ذهبت نبوة بنى اسرائيل الى يوم القيامة هذا والله مبيرهم، ففرحت قريش لذلك، فلما رأى فرحهم قال: والله ليسطون بكم سطوة يتحدث بها أهل المشرق وأهل المغرب۔

محمد بن عباد بن سریع بارقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: نبی اکرمؐ جس رات پیدا ہوئے اس کے دوسرے دن اہل کتاب میں سے ایک شخص قریش کے سرداروں کے پاس آیا، جو ایک مقام پر جمع تھے اور جن میں ہشام بن مغیرہ، ولید بن مغیرہ عتبہ اور شیبہ بھی تھے۔ اس شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: کیا تمھارے یہاں آج رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ ان سب نے اس کے جواب میں کہا: نہیں! (مگر) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

اس نے کہا: آج رات تمھارے ہاں یا فلسطین میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے جس کا نام احمد ہے، اس کے جسم پر ایک نشان ہے اور تمام اہل کتاب اس کے ہاتھوں ہلاک و ذلیل ہونے والے ہیں۔ تم سب پتہ کرو اور اس کے بارے میں مجھے بتاؤ۔ انھوں نے پتہ کیا تو انھیں معلوم ہوا (کہ ایسا ہوا ہے)۔ انھوں نے اس شخص کو بتایا: ہاں! ہمارے ہاں! آج رات ایک بچہ پیدا

Presented by Ziaraat.Com

ہوا ہے۔اس نے سوال کیا: کیا میرے، تمھارے پاس آنے سے پہلے پیدا ہوا ہے یا بعد میں؟

انھوں نے جواب دیا: تمھارے آنے سے پہلے ہوا ہے۔

پھر اس نے کہا: تم میرے ساتھ چلو میں اس بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ سارے آپؐ کی والدہ ماجدہ کے پاس آئے اور وہ اہل کتاب بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپؐ کی والدہ ماجدہ نے ان کو بتایا کہ آپؐ کیسے پیدا ہوئے اور آپؐ کی پیدائش کے وقت جو نور دیکھا تھا اس کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس یہودی نے کہا: آپؐ لوگ اس بچے کو لے کر آئیں میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔

آپؐ کی والدہ ماجدہ آپؐ کو لے کر باہر آئیں جیسے ہی اُس نے بچے کو دیکھا اور نشان (یعنی مہرِ نبوت) کو موجود پایا تو یہودی غش کھا کر گر گیا۔ آپؐ کی والدہ ماجدہ آپؐ کو لے کر اندر چلی گئیں۔

جب اس شخص کو غش سے افاقہ ہوا تو ان سب سرداروں نے اس سے دریافت کیا، تجھے کیا ہو گیا تھا؟ اس نے کہا: (آج) بنی اسرائیل کی نبوت قیامت تک کے لیے ختم ہو گئی ہے اور یہ اسے ختم کرنے والا ہے۔ جب قریش نے اس کی اس بات کو سنا تو بہت خوش ہوئے۔ جب اس نے ان کی خوشی کو دیکھا تو کہا: خدا کی قسم، تم لوگ اس کے ساتھ مل کر ایسا حملہ کرو گے جس سے تمام اہل مشرق و مغرب میں اس کا نام اور خبر پھیل جائے گی (یعنی اس کی نبوت تمام اہل مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی)۔

مولائے کائناتؑ کی وصیت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم الانباری قال: حدثنا أحمد بن عبيد قال: حدثنا عبدالرحيم بن قيس الهلالی قال: حدثنا العمری عن أبی حمزة السعدی عن أبيه قال: أوصی اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام الی الحسن بن علی عليه السلام فقال فيما أوصی به اليه: يابنی لافقر أشد من الجهل، ولا عدم أعدم من العقل،

Presented by Ziaraat.Com

ولا وحدة اوحش من العجب، ولا حسب كحسن الخلق، ولا ورع كالكف عن محارم اللّٰه، ولا عبادة كالتفكر فى صنعة اللّٰه عزوجل۔

يابنى العقل خليل المرء، والحلم وزيره، والرفق والده، والصبر من خير جنوده۔

يابنى انه لابد للعاقل من أن ينظر فى شأنه فليحفظ لسانه وليعرف أهل زمانه۔

يابنى ان من البلاء الفاقة، وأشد من ذٰلك مرض البدن، وأشد من ذٰلك مرض القلب، وان من النعم سعة المال، وأفضل من ذٰلك صحة البدن، وأفضل من ذٰلك تقوى القلوب۔

يابنى للمؤمن ثلاث ساعات: ساعة يناجى فيها ربه، وساعة يحاسب فيها نفسه، وساعة يخلو فيها بين نفسه ولذتها فيها يحل ويجمل، وليس للمؤمن بد من ان يكون شاخصاً فى ثلاث: مرمة لمعاش، أو خطوة لمعاد، أو لذة فى غير محرم۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ سعدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنے فرزند حضرت امام حسنؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹے! جہالت سے بڑا کوئی فقر اور غربت نہیں ہے۔ سب سے بڑی محرومی عقل سے محرومی ہے تعجب اور حیرانی سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے۔ اچھے اخلاق سے زیادہ اچھا کوئی حسب نہیں ہے۔ خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو روکنے سے زیادہ کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صنعت میں غور وفکر کرنے سے زیادہ کوئی عبادت نہیں ہے۔

اے میرے فرزند! عقل انسان کی دوست ہے۔ حلم و بردباری اس کا وزیر ہے۔ نرمی اس کا باپ ہے اور صبر اس کا بہترین لشکر ہے۔

اے میرے فرزند! عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی شان اور عزت کی طرف نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے زمانے والوں کو پہچانے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے میرے فرزند! تنگ دستی اور فقر و فاقہ سب سے بڑی مصیبت ہے اور اس سے سخت جسم کا مریض ہونا ہے اور اس سے زیادہ سخت دل کا بیمار ہونا ہے۔ نعمات میں سے (ایک) مال کی وسعت ہے۔ اور اس سے بڑی نعمت جسمانی صحت ہے اور اس سے بڑھ کر اور افضل دل کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

اے میرے فرزند! مومن کے لیے تین وقت ہیں:

① وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔
② وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔
③ وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کو آزاد چھوڑ دیتا ہے تا کہ وہ حلال اور پاکیزہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

مومن کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تین چیزوں میں توجہ رہے:

① اپنی معاش کی اصلاح پر توجہ دے
② اس کے قدم آخرت کی طرف ہوں
③ وہ حرام کردہ چیزوں کے علاوہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني محمد بن يعقوب الكليني رحمه الله عن علي بن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن عيسٰى بن عبيد عن حنان ابن سدير الصيرفي عن أبيه عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: جلس جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله ينتسبون ويفتخرون وفيهم سلمان رحمه الله ، فقال له عمر: ما نسبتك أنت يا سلمان وما اصلك؟ فقال: انا سلمان بن عبدالله، كنت ضالًا فهداني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت عائلًا فأغناني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت مملوكاً فأعتقني الله بمحمد صلى الله عليه

Presented by Ziaraat.Com

واٰله، فهذا حسبي ونسبي يا عمر۔

ثم خرج رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله فذكر له سلمان ما قال عمر وما أجابه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله: يامعشر قريش ان حسب المرء دينه، ومروته خلقه، وأصله عقله۔ قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿يا أيها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان أكرمكم عنداللّٰه أتقاكم﴾ ثم أقبل على سلمان رحمه الله فقال له: ياسلمان انه ليس لأحد من هؤلاء عليك فضل الا بتقوى اللّٰه، فمن كنت أتقى منه فأنت أفضل منه۔

(بحذف اسناد) ابن سدیر صیرفی نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا کے اصحاب کی ایک جماعت اپنے اپنے نسب بیان کر کے فخر کر رہی تھی۔ ان میں حضرت سلمان رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ سلمانؓ سے عمر بن خطاب نے کہا: اے سلمان! تیرا نسب کیا ہے؟

آپؓ نے فرمایا: میں سلمان بن عبداللہ ہوں۔ میں گمراہ تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمد مصطفیؐ کے ذریعے ہدایت فرمائی ہے۔ میں غریب و تنگ دست تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمدؐ کے ذریعے (غربت اور تنگ دستی) سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں غلام تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمدؐ کے ذریعے آزادی عطا فرمائی ہے۔ اے عمر! یہ میرا نسب ہے اور یہی میرا حسب ہے۔

پھر رسولؐ خدا باہر تشریف لائے اور سارا واقعہ رسولؐ خدا کی خدمت میں بیان کر دیا گیا۔ تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! انسان کا حسب اس کا دین ہے اور اخلاق اس کی مروت ہے اور عقل اس کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۂ حجرات، آیت ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مذکر اور ایک مونث (یعنی آدمؑ و حواؑ) سے خلق کیا ہے اور پھر تم کو گروہوں اور قبیلوں میں قرار دیا ہے، تا کہ

Presented by Ziaraat.Com

تمھاری شناخت ہو سکے۔ تحقیق تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے
زیادہ عزت واکرام والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے"۔
اس کے بعد رسولؐ خدا حضرت سلمان رحمۃ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے سلمان!
ان میں سے کوئی ایک بھی تمھارے مقابلے میں فضیلت نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس
جس جس سے تم تقویٰ میں فضیلت رکھتے ہو اس اس سے تم افضل ہو۔

علیؑ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبوعوانة موسیٰ بن يوسف بن راشد الكوفي قال: حدثنا محمد بن يحيیٰ الاودي قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا فضيل بن الزبير قال: حدثنا أبوعبدالله مولى بني هاشم عن أبي سخيلة قال: حججت أنا وسلمان الفارسي رحمه الله، فمررنا بالربذة وجلسنا الى أبي ذر الغفاري رحمه الله، فقال لنا: انه ستكون بعدي فتنة ولابد منها فعليكم بكتاب الله والشيخ علي ابن أبي طالب فالزموهما، فأشهد على رسول الله صلى الله عليه وآله اني سمعته وهو يقول: علي أول من آمن بي وأول من صدقني وأول من يصافحني يوم القيامة، وهو الصديق الأكبر، وهو فاروق هذه الامة يفرق بين الحق والباطل، وهو يعسوب المؤمنين والمال يعسوب المنافقين۔

(بحذفِ اسناد) بنوہاشم کے غلام ابوعبداللہ نے ابوسخیلہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں اور سلمان فارسیؓ حج کے لیے جا رہے تھے کہ ہمارا گزر مقام ربذہ سے ہوا اور ہم ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے ہم سے فرمایا: میرے بعد ایک فتنہ اُٹھنے والا ہے۔ اُس کے دوران تمھارے لیے ضروری ہے کہ کتابِ خدا اور بزرگوار علیؑ ابن ابی طالبؑ دونوں

Presented by Ziaraat.Com

کے دامن سے تمسک رکھنا، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ علیؑ وہ ہے جو سب سے پہلے میری نبوت پر ایمان لایا اور سب سے پہلے میری تصدیق کی اور قیامت کے دن سب سے پہلے میرے ساتھ مصافحہ کرنے والا ہے۔ یہ صدیقِ اکبر ہے اور یہ میری امت کا فاروقِ اعظم ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور یہ مومنین کا یعسوب (یعنی بادشاہ) ہے جبکہ منافقین کا یعسوب مال و دولت ہے۔

میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی جماعت ہوں

(وبالإسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد ابن عیسیٰ عن صفوان بن یحییٰ عن یعقوب بن شعیب عن صالح بن میثم التمار رحمه‌الله قال: وجدت فی کتاب میثم رضی الله عنه یقول: تمسینا لیلة عند أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیه‌السلام فقال لنا: لیس من عبد امتحن اللّٰه قلبه بالایمان الا أصبح یجد مودتنا علی قلبه، ولا أصبح عبد ممن سخط اللّٰه علیه الا یجد بغضنا علی قلبه، فأصبحنا نفرح بحب المؤمن لنا ونعرف بغض المبغض لنا، وأصبح محبنا مغتبطا بحبنا برحمة من اللّٰه ینتظرها کل یوم، وأصبح مبغضنا یؤسس بنیانه علی شفا جرف هار، فکأن ذٰلک الشفا قد انهار به فی نار جهنم، وکأن أبواب الرحمة قد فتحت لأصحاب الرحمة، فهنیئًا لأصحاب الرحمة رحمتهم، وتعساً لاهل النار مثواهم، ان عبداً لن یقصر فی حبنا لخیر جعله اللّٰه فی قلبه ولن یحبنا من یحب مبغضنا، ان ذٰلک لا یجتمع فی قلب واحد ﴿وما جعل اللّٰه لرجل من قلبین فی جوفه﴾۔ یحب بهذا قوماً ویحب بالآخر عدوهم، والذی یحبنا فهو

Presented by Ziaraat.Com

يخلص حبنا كما يخلص الذهب لاغش فيه، ونحن النجباء وافراطنا افراط الانبياء، وأنا وصى الأوصياء، وأنا حزب الله ورسوله ﷺ، والفئة الباغية حزب الشيطان فمن أحب أن يعلم حاله فى حبنا فليمتحن قلبه، فان وجد فيه حب من ألَّب علينا فليعلم ان الله عدوه وجبرئيل وميكائيل والله عدو للكافرين۔

(بحذف اسناد) جناب صالح بن میثم التمار رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت میثم رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب میں یہ روایت پڑھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بسر کی۔ آپؑ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کی خاطر امتحان لیا ہو مگر یہ کہ اس حالت میں صبح کرے کہ اپنے دل میں ہماری محبت کو پائے اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوگا وہ صبح نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارا بغض پائے۔ جب ہم صبح کرتے ہیں تو مومن کی جو ہمارے ساتھ محبت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ہم خوش ہوتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ بغض رکھنے والے کے بغض کو بھی جانتے ہیں اور ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کرتا ہے تو وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے خوش و خرم ہوتا ہے اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کا انتظار کرتی ہے۔اور ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا اپنے گھر کی بنیاد دریا کے اس کنارے پر رکھ رہا ہوتا ہے جس میں کٹاؤ ہو اور یہ وہ دریا ہوگا جس میں جہنم کی آگ جاری ہے۔

رحمت والوں کے لیے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں نیز رحمت والوں کو ان کے حصے کی رحمت مبارک ہو اور جہنم والوں کو اپنے بُرے ٹھکانے پر افسوس ہوگا۔ تحقیق جو بندہ ہماری محبت میں کوتاہی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک خیر (نیکی) قرار دیتا ہے اور جو شخص ہمارے دشمنوں سے محبت کرتا ہے، وہ ہمارے ساتھ محبت ہرگز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل قرار نہیں دیے کہ وہ ایک دل کے ذریعے ایک قوم سے محبت کرے اور دوسرے دل کے ذریعے اس کے دشمنوں سے محبت کر سکے۔ پس جو کوئی ہمارے ساتھ محبت کرنے والا ہے اس کی ہمارے ساتھ محبت ایسے خالص

Presented by Ziaraat.Com

ہوگی جیسے سونا ہے کہ جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی، ہم شرفا ہیں، ہمارا راستہ انبیاؑ کا ہے۔

میں تمام اوصیا کا وصی ہوں، میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی جماعت ہوں اور وہ باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ہماری محبت میں اپنی حالت کو معلوم کرے اسے چاہیے کہ وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ اپنے دل میں ان لوگوں کی محبت کو پاتا ہے جنہوں نے ہمارے اُوپر ظلم کیے ہیں تو اس کو جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ، جبرائیلؑ اور میکائیلؑ یہ سب اس کے دشمن ہیں اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

ہماری اور ہمارے شیعوں کی خلقت علّیین سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عیسٰی عن محمد بن خالد عن فضالة عن علی بن أبی طالب، وعن أبی بصیر عن أبی جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال: انا وشیعتنا خلقنا من طینة من علیین، وخلق عدونا من طینة خبال من حمأ مسنون.

(بحذف اسناد) ابوبصیر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمیں اور ہمارے شیعوں کو علّیین کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو خبال کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے جو جہنم کا گڑھا ہے۔

ہم تو علّیین سے پیدا ہوئے
اپنے دشمن مگر خبالی ہیں

رات کا وہ حصہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا محمد بن یوسف بن ابراهیم قال: حدثنا محمد بن زیاد عن أبی أیوب الخراز

Presented by Ziaraat.Com

عن محمد بن عبدة النيسابوری قال: قلت لأبی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: ان الناس يروون عن النبی صلی الله عليه وآله ان فی الليل ساعة لا يدعو فيها عبد مؤمن بدعوة الا استجيب له؟ قال: نعم۔ قلت: متی هی جعلت فداك؟ قال: ما بين نصف الليل الی الثلث الباقی منه۔ قلت له: أهی ليلة من الليالی معلومة أو كل ليلة؟ قال: بل كل ليلة۔

(بحذف اسناد) محمد بن عبدہ نیشاپوری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: لوگ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: رات میں ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ جس میں اگر دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے، کیا ایسا ہی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں!

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! وہ کون سا وقت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ رات کے نصف سے لے کر ایک ثلث باقی رہنے تک کا وقت ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ وقت کسی خاص معینہ رات میں ہے یا ہر رات میں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وقت ہر رات میں ہے۔

رمضان، مبارک مہینہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن يحيٰی بن أبی وسليمان بن زياد المروزی قال: حدثنا عبيد الله بن محمد العيشی قال: حدثنا حماد بن سلمة عن أيوب عن أبی قلابة عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وآله قال: هذا شهر رمضان وهو شهر مبارك افترض الله تعالی صيامه، تفتح فيه أبواب الجنان وتصفد فيه

Presented by Ziaraat.Com

الشياطين، وفيه ليلة خير من ألف شهر، فمن حرمها فقد حرم يردد ذلك ثلاث مرات۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ رمضان کا مہینہ ہے، یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے واجب قرار دیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور تمام شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس میں (ایک) قدر کی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے جو اس کی حرمت کا خیال کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام قرار دے گا اور اس جملے کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

فضیلتِ ماہِ رمضان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا محمد بن يحيٰى بن أبى سليمان قال: حدثنا عبيدالله بن محمد العيشى قال: حدثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن أبى سلمة عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من صام شهر رمضان ايماناً واحتساباً غفر الله له ما تقدم من ذنبه، ومن صلى ليلة القدر ايماناً واحتساباً غفرالله له ما تقدم من ذنبه۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص ماہِ رمضان کے روزے حالتِ ایمان میں رکھے گا اور اپنے آپ کو برائیوں سے روکے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص قدر کی رات میں ایمان اور احتساب کے ساتھ نماز ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا۔

چار بندوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن

Presented by Ziaraat.Com

محمد قال: حدثنا علی بن الحسن ابن فضال عن الحسن بن علی بن یوسف عن زکریا بن محمد عن أبی عبدالله المؤمن عن ابن مسکان عن سلیمان بن خالد عن أبی عبدالله علیہ السلام قال: أربعة لا تردلهم دعوة: الامام العادل لرعيته، والأخ لأخيه بظهر الغيب يوكل الله به ملكاً يقول له: ولك مثل ما دعوت لأخيك، والوالد لولده، والمظلوم يقول الرب عزوجل: وعزتی وجلالی لأنتقمن لك ولو بعد حين۔

(بحذف اسناد) سلیمان بن خالد نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے:

① امام عادل جب اپنی رعایا کے لیے دعا کرے۔
② بھائی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ معین کرتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ جو تم نے اپنے بھائی کے لیے دعا کی ہے، اس کی مثل تمھارے لیے قرار دی گئی ہے۔
③ والد جب اپنی اولاد کے لیے دعا کرے۔
④ مظلوم جب دعا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلالت کی، میں تیرا بدلہ ضرور لوں گا، خواہ ایک زمانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

Presented by Ziaraat.Com